

جاء الحق وفتح الباطل ان الباطل كان زهوقا
 الدلائل القاطعة للادلة الشريفة والجماعة
 المعروف

فیض حقوق بایں

مصنف

اجمل العلماء فضل افضل اربطان المناظرین
 حضرت مولانا الحاج محمد جمال شاہ صاحب اللہ مدظلہ العالی

ناشر

(مولانا حافظ محمد اختصار الدین جلی)
 ملنے کا پتہ اجملی کتب خانہ دیپا سرائے سنبھل

جاء الحق وذهب الباطل فان الباطل كان زهوقا

محمد زکریا مستطاب۔ اہلسنت کیلئے دلائل کا مخزن لا احباب۔ دوہایہ کیلئے باوث فیہ وقاب
سنت و دہایت کی فیصلہ کن کتاب مسائل مختلفہ میں درخشاں آفتاب۔ بارگاہ سنت کیلئے مہکتا
کتاب شاہاب۔ اہلسنت و دوہایہ کے جھگڑوں میں فیصلہ کن شمشیر المایہ سنی یا سہم تاریخی

الدلائل لفاطمة لدا علی اہل السنۃ والجماعة

۶۰ ع ۱۹

المعروف بہ فیصلہ حق و باطل

مصنفہ

حاجی دین و ملت حاجی کفر و ضلالت اجل العلماء افضل الفضلاء علامہ الحقین فخر الوائین
سلطان المناظرین صدر المدرین سند المصنفین مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد اجمل صاحب
قادری رضوی نقیبی مفتی اعظم سنبھل۔ وحمة اللہ علیہ۔
ناشر۔ (مولانا حافظ) محمد اختصاص الدین اجلی خلیفہ اصغر حضرت مصنف علیہ الرحمۃ
ناظم اعلیٰ و متولی مرکزی مدرسلہ اہل سنت اجمل العلوم سنبھل

- ۱۔ اجلی کتب خانہ۔ محلہ دیپاسرے سنبھل ضلع مراد آباد (یو پی)
- ۲۔ مرکزی مدرسلہ اہلسنت اجمل العلوم مسجد جہان شاہ سنبھل ضلع مراد آباد (یو پی)

تہذیب

سرزمین ہند میں جب سے فتنہ وہابیت پھیلا تو مبلغان وہابیت نے مسلمانوں کو یہ فریب دینا شروع کیا کہ صرف مذہب وہابیت ہی قرآن و حدیث احوال سلف و خلفاء کے موافق ہے اور مذہب اہل سنت جو کہلا آہے وہ اہل بدعت ہیں۔ ان کا ہر عقیدہ و عمل قرآن و حدیث و تصریحات سلف و خلفاء کے خلاف ہے۔

محنت ضرورت تھی کہ اس حقیقت کا انکشاف کیا جائے۔ عوامی اہل سنت اگرچہ ایک ایک عقیدے اور عمل میں متقل کتاب اور رسالہ لکھ دیا اور اس کو طشت از بام کر دیا۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسی جامع کتاب نہیں تھی جو عقائد و مسائل مختلف نہایت پر مشتمل ہو۔ اور اس میں کافی دلائل قائم ہوں اور اس کے مختصر ہو۔ میرے اکابر نے مجھے اس خدمت کے لئے متعین کیا تھا میں اپنے مشاغل کی وجہ سے اس کام کو انجام نہ دے سکا۔ اب جبکہ مجھے وقفہ کا شدید حملہ ہوا اور تعلیم و افتاء کے کام کو کچھ فرصت ملی تو مجھے بعض احباب اہم کام کرنے کا حکم دیا۔

میں نے جب ارادہ کیا تو قدرت نے یہ دستگیری فرمائی کہ میرے دل و دماغ کو درست کر دیا اور اس قدر قوت عطا فرمائی کہ ۵ گھنٹے مسلسل کام کرنے لگا۔ اور اس کو تصنیف کرنا شروع کر دیا۔ یہ حصہ اول ہے جس میں معرکہ الارار پندرہ مسائل کا ذکر ہے۔ (۱) امکان کذب (۲) علم غیب (۳) علم باکان و مایکون (۴) علم جنس و علم قیامت (۵) شفاعت (۶) تصرف (۷) توسل (۸) نذار (۹) استعانت (۱۰) میلاد شریف (۱۱) قیام میلاد (۱۲) عرس (۱۳) سوم (۱۴) گیارہویں شریف (۱۵) فاتحہ۔ ان کو صاف کیا گیا ہے اور ہر دو مذاہب کے دعوے کو واضح کر دیا گیا ہے اور وہابیہ کا بطلان و اہلسنت کی حقانیت آفتابِ دل و روشن طور پر ثابت کر دی گئی ہے۔ عبارات و حوالے نہایت ذمہ داری سے نقل کئے گئے ہیں۔ جس میں شبہ ہوا اسکو مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں بلکہ دیکھ سکتے ہیں۔

نہرست مضامین

نامہ مضمون	صفحہ	نامہ مضمون	صفحہ	نامہ مضمون	صفحہ
تہذیب	۲	مسئلہ تصرف	۶۰	مسئلہ فاتحہ	۱۳۰
امکان کذب	۴	مسئلہ توسل	۶۹	مسئلہ سوم	۱۵۲
علم غیب	۱۱	مسئلہ نذار	۷۷	مسئلہ عرس	۱۵۸
علم باکان و مایکون	۲۶	مسئلہ استعانت	۸۶	مسئلہ گیارہویں	۱۶۳
علم جنس	۳۶	مسئلہ میلاد شریف	۱۰۲	خاتمہ الکتاب	۱۷۳
مسئلہ شفاعت	۴۳	مسئلہ قیام میلاد	۱۲۲	حقیر سوانح عمری مصنف	۱۷۱
				نہرست دیگر کتب مطبوعہ	۱۷۵



مسئلہ امکان کذب

عقیدہ وہابیہ۔ پہلے اس مسئلہ میں وہابیہ کے چند اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی اپنی کتاب بیکروزی میں لکھتا ہے :

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ می شمارند و اورا جلالتہ بآئی مدح میکنند بر خلاف انخرس و جہاد کہ ایشانرا کسی بعد از کذب مدح نمیکنند، پر ظاہرست کہ صفت کمال ہمیں است کہ شخصہ قدرت بر تکلم بکلام کاذب میدارد و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت بہ تنزیہ از ثوب کذب تکلم بکلام کاذب نبی نمایند۔ یہاں شخص ممدوح میگرد و بخلات گئے کہ لسان او باوث شدہ۔ (از بیکروزی ص ۱۲۵)

لا نعلم کہ کذب مذکور محال یعنی مسطور | ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا
باشد (از بیکروزی ص ۱۲۵) | محال و ناممکن ہو۔

وہابیہ کا یہ گندہ عقیدہ ان کی بکثرت کتابوں، رسائل سے ثابت ہے۔
اس میں بہت عبارات پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن بخوف طوالت اس کو ترک کیا
جاتا ہے

عقیدہ اہلسنت اس کے مقابل اہل سنت و جماعت کا عقیدہ اور اسکے
مخفروائل یہ ہیں۔ سننے۔ اہل سنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ
جھوٹ جیسے قبیح عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے اور اس کے لئے جھوٹ محال و
ناممکن ہے۔

دلائل قرآن مجید سے

(۱) وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّخَذَ اللَّهُ حَبْلًا | ترجمہ۔ اور اللہ سے زیادہ کسی
(سورۃ نازعہ ص ۸) | بات بچی۔

(۲) وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّخَذَ اللَّهُ قَبْلًا | ترجمہ۔ اور اللہ سے زیادہ کسی
(سورۃ نازعہ ص ۸) | بات بچی۔

دلائل از تفاسیر قرآن شریف

یعنی لَا أَحَدًا أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّخَذَ اللَّهُ قَبْلًا | مراد یہ ہے کہ اللہ سے سچا
يُخْلِقُ الْمِيعَادَ وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الْكُذْبُ | کوئی نہیں وہ خلاف وعدہ نہیں کرتا
وہی شخص قابل تعریف ہوتا ہے بخلات | اور اسکا جھوٹ بولنا ممکن نہیں۔
(تفسیر خازن ص ۳۳۳)

(۲) تفسیر مدارک میں علامہ شفی تحت کیر کر فرماتے ہیں۔

أَيُّ لَا أَحَدٌ مَسَدَقٌ مِنْهُ فِي أَخْبَارِهِ وَ
وَعِدِهِ وَوَعْدِهِ لَا يَسْتَحَالُ الْكَذِبُ عَلَيْهِ
لَفَعْلِهِ كَيُونَهُ إِخْبَارًا عَنْ شَيْءٍ يُخْلَوْنَ مَا
هُوَ عَلَيْهِ (ص ۳۱)

(۳) تفسیر بیضاوی میں ہے۔

لَا يَتَطَرَّقُ الْكَذِبُ إِلَى خَبَرِهِ بِوَجْهِ لَأَنَّهُ
نَقْصٌ وَهُوَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ (بیضاوی)

(۴) تفسیر الواسعہ میں ہے۔

وَالْكَذِبُ مُحَالٌ عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ دُونَ عَيْبِهِ
تفسیر الواسعہ (ص ۴۲)

(۵) تفسیر کبیر میں علامہ امام غفر اللہ عنہ رازی فرماتے ہیں:

فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ يُدَلِّ عَلَى أَنَّهُ
سُبْحَانَهُ مُنَوَّرَةٌ عَنِ الْكَذِبِ فِي وَعْدِهِ
وَوَعْدِهِ قَالَ أَفَحَابِلًا إِنَّ الْكَذِبَ
صِفَةُ نَفْسٍ وَالنَّفْسُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ
ناممکن جانتے ہیں کہ وہ صفت عیب ہو
اور اللہ تعالیٰ پر عیب محال ناممکن ہو

(۶) تفسیر روح البیان میں ہے۔

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَبِثًا إِنَّكَ
لَا تَكُنْ تَكُونُ أَحَدًا لَّا تَرْضَى قَائِمَةً فَإِنَّ
الْكَذِبَ نَقْصٌ وَهُوَ عَلَى اللَّهِ مُحَالٌ
دُونَ عَيْبِهِ

(۷) تفسیر کبیر میں ہے۔

إِنَّ تَجَوُّزَ الْكَذِبِ عَلَى اللَّهِ مُحَالٌ
(از تفسیر کبیر ص ۲۴)

(۸) تفسیر کبیر میں ہے۔

إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُنَّ بَابُ اللَّهِ الْكَذِبَ
بَلْ يَخْرُجُ بِذَلِكَ عَنِ الْإِيمَانِ
(ص ۱۵۶)

ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔

دلائل از کتب عقائد و کلام

(۱) شرح مواقف میں ہے۔ إِنَّهُ تَعَالَى
مُسْتَعِزٌّ عَلَيْهِ الْكَذِبُ إِتِفَاقًا أَمَّا عَيْنُ
الْعُزْلَةِ أَنَّ الْكَذِبَ قَبِيحٌ وَهُوَ سُبْحَانَهُ
لَا يَفْعَلُ الْقَبِيحَ وَأَمَّا لِمَيِّنَا عَمَّ الْكَذِبُ عَلَيْهِ
عَيْنًا فَإِنَّهُ نَقْصٌ وَنَقْصٌ عَلَى اللَّهِ

اہل سنت و معتزلہ کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ
کا کذب ممکن نہ ہے معتزلہ و اہل متبع
و محال کہتے ہیں کہ کذب برا ہے اور اللہ تعالیٰ
برا کام نہیں کرتا۔ اور ہم اہل سنت کے نزدیک
اللہ تعالیٰ پر کذب اس دلیل سے مستغ

تَعَالَى تَحَالَ اجْتِمَاعًا

ہے کہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالیٰ پر بالاجماع محال و ممتنع ہے۔

(از شرح مواقف کشوری ص ۳۳)

(۲) اسی شرح مواقف میں ہے۔

وَقَدْ هَوَىٰ فِي مَسْئَلَةِ الْكَلَامِ بَرْنِ مَوْقِفِ الْإِلَهِيَّاتِ اِمْتِنَاعُ الْكُذْبِ عَلَيْهِ مُجْتَهِدٌ وَتَعَالَى. (از شرح مواقف ص ۶۷)

بیشک موقف الہیات سے مسئلہ کلام میں بیان کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن نہیں۔

(۳) اسی شرح مواقف میں ہے۔

وَلَمْ يَسْتَحَالِ الْكُذْبُ عَلَى اللَّهِ. (از شرح مواقف ص ۶۷)

اللہ تعالیٰ پر کذب کا ممتنع و محال ہونا جان لیا گیا ہے۔

(۴) شرح مقاصد میں ہے۔

الْكُذْبُ مُحَالٌ بِالْإِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّ الْكُذْبَ نَقْصٌ بِاتِّفَاقِ الْعُقَلَاءِ وَهُوَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ لَفَضًا. (از سمن سبر ص ۵۸)

جوٹ باجماع علماء محال و ناممکن ہے کہ وہ باتفاق عقلاء عیب ہو۔ اور عیب اللہ تعالیٰ پر ممکن نہیں۔

(۵) مسامرہ میں ہے۔

لَمْ تَخْلُقْ بَيْنَ الْأَشْعَرِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ فِي أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ وَصُفِّ فَقُصِّ فِي حَقِّ الْوَبَادِ نَا اِبَادِي تَعَالَى مَنَزَكًا عَنْهُ وَهُوَ تَعَالَى عَلَيْهِ تَعَالَى وَالْكُذْبُ وَصُفِّ فَقُصِّ فِي حَقِّ الْوَبَادِ. (مسامرہ ص ۵۸)

ہم نے کہا اشعرہ وغیرہ میں کیا کہیں خلاف نہیں کہ وہ ہر چیز جو بندوں کے حق میں صفت عیب ہے۔ باری تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ اس پر محال ہے اور بندوں کے حق میں کذب محض عیب ہے۔

(۶) اسی مسامرہ میں ہے۔

إِنَّا قُلْنَا لَاجْتِمَاعٍ فِي أَنَّ الْكُذْبَ وَصُفِّ فَقُصِّ عِنْدَ الْعُقَلَاءِ فَقَدْ تَمَّ كَوْنُهُ وَصُفِّ انْفِصَالٌ بِالنَّسْبَةِ إِلَى جَنَابِ قُدُّوسِهِ تَعَالَى فَهُوَ مُسْتَحِيلٌ فِي حَقِّهِ عَنْ وَجْهِ (لمحض ص ۸۳)

ہم اہل سنت کہتے ہیں اس میں کوئی پریشیدگی نہیں ہے کہ بیشک عقلاء کو نزدیک کذب صفت عیب کا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کذب کا صفت عیب ہونا دلیل ثابت ہو چکا۔ پس اللہ تعالیٰ عزوجل کے حق میں وہ کذب محال و ممتنع ناممکن ہے۔

(۷) مسامرہ میں ہے۔

فَيُسْتَحِيلُ عَلَيْهِ شُبْحَانَهُ (سُبْحَانَهُ انْفِصَالٌ كَالْجَهْلِ وَالْكُذْبُ) (از مسامرہ ص ۱۲۶)

اللہ تعالیٰ پر محال ہیں جتنی نشانیاں عیب کی ہیں جیسے جہل اور کذب۔

(۸) شرح فقہ اکبر میں ہے۔

وَالْكُذْبُ عَلَيْهِ مُحَالٌ (ص ۲۲)

اور اللہ تعالیٰ پر کذب محال ناممکن ہے۔

(۹) شرح عقائد جلالی میں ہے۔

الْكُذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَيْبٌ مُحَالٌ فَلَا يَكُونُ مِنَ الْمُمْكَنَاتِ وَلَا شَيْئُهُ الْقُدْرَةُ كَسَائِرِ وَجْهِ النَّقْصِ عَلَيْهِ تَعَالَى كَالْجَهْلِ وَالْعَجْزِ. (از سمن سبر ص ۵۸)

کذب نقص و نقص عیب محال فلا محال ہے تو کذب ایہی ممکنات سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اسے شامل جیسے تمام اسباب عیب مثل جہل و عجز کے۔

(۱۰) علامہ سنی کتاب عمدہ میں فرماتے ہیں

لَا يُؤْمَفُ اللَّهُ تَعَالَى بِالْقُدْرَةِ عَلَى الظُّلُمِ | اللہ تعالیٰ کی ظلم اور جہل اور کذب پر

وَالْتَبَيَّرُوا مِنَ الرَّكْبِ لِأَنَّ الْمَالَ لَا يَنْفَعُ
تَحْتَ الْعُدَّةِ (از سامرہ ۴۵)

(۱۱) تاحی عقد عقائد عقد یہ میں فرماتے ہیں۔

الَّذِينَ يَكْفُرُونَ وَالْقَاتِلِينَ عَلَيْهِمْ مُحَاقٌ لَّنَا
يَكُونُ مِنَ الْمُنْكَرَاتِ وَلَا تَشْفَعُ لَكُمْ
الْقُدْرَةُ (ص ۲۷)

کذب عیب ہو اور عیب خدا پر محال ہو
تو کذب ممکن نہ ہوا۔ اور قدرت اس کو
شال نہ ہوئی۔

(۱۲) علامہ عبد الحمید بغدادی نشر اللالی شرح امالی میں فرماتے ہیں۔

وَالْكَذِبُ فِي حَقِّهِ تَعَالَى مُجَالٌ (ص ۹۲) | کذب اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے

(۱۳) علامہ تغتازانی مترح عقائد میں فرماتے ہیں۔

الذِّبْ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَهُوَ
مَعَالِ (۱۵۳)
اللّٰهِ تَعَالٰی كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَهُوَ
مَعَالِ (۱۵۳)

(۱۳) علامہ بحر العلوم فوارح الحموت میں فرماتے ہیں۔

فہم (ای اللہ تعالیٰ) صادق قطعاً | تو اللہ تعالیٰ یقیناً صادق سچا ہے سبب
 الاستحالة الکذب (ص ۳۲) | کذب کے محال ہونے کے۔

اس پر اور بھی کثیر عبارات پیش کی جا سکتی ہیں۔ بالکلہ ان آیات و تفاسیر اور کتب عقائد سے آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے امکان کذب و باہرہ کا ثابت کرنا غلط و باطل و خلاف تعلیم اسلام ہر اور اہلسنت کا عقیدہ امتناع کذب میحجہ حق ہے اور موافق تعلیم اسلام ہے تو یہ عقیدہ باہرہ سخت گندہ اور ضلال و گمراہی ثابت ہوا۔

مسئله غلام غیب

عَقِيدَةُ وَهَابِيَّةٌ۔ اے میں یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء غیب پر مطلع نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو علم غیب ثابت کرنا خلاف ایمان کفر و شرک ہے۔ اے میں ان کی چند عبارات پیش کی جاتی ہیں۔

- اثبات علم غیب بغير حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔ (افزادای رشیدیہ ص ۳۳)
• علم غیب قاصد حق تعالیٰ کا ہے اس فقرہ کو کسی باوہل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۳۳ ج ۳)
• انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں (از مسئلہ علم غیب ص ۱)
• اللہ کا علم اور کواثبات کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء اولیاء سے لکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات انکو اپنی ذات سے ہے۔ خواہ اللہ کے دین سے بغرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (از تقویتہ الایمان ص ۱)
• عقیدہ اہل سنت - یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب بالذات ہے اور حضرات انبیاء و اولیاء بعبائے خداوندی غیب جانتے ہیں۔ اور اللہ کی عطائے کثیرہ عنوب پر مطلع ہیں۔ اس پر کثیر دلائل تامل ہیں۔

دلائل از آیات قرآنی

- آیت (۱) مَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْلَمَ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَخْتَصِي بِمَنْ يَشَاءُ وَ (آل عمران پک رکوع ۱۸) اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ اسے عام لوگوں کے غیب سے علم ہو۔ ہاں اللہ چاہتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔
- آیت (۲) عَلِمَ الْغَيْبُ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ (جن۔ پک۔ رکوع ۱۲) عیب کا جاننے والا تو اپنا عیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا۔ بواپنے پسندیدہ رسولوں کے۔
- آیت (۳) يَتْلُكُم مِّنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ وَنُجِيِّهِ إِلَيْكَ (سورہ ہود پک رکوع ۴) یہ عیب کی خبریں ہیں۔ ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔
- آیت (۴) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (سورہ نعت پک رکوع ۱) اور یہ نبی عیب بتانے میں بخشیش نہیں دیتا۔
- آیت (۵) ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ وَنُجِيِّهِ إِلَيْكَ (سورہ آل عمران پک رکوع ۸) یہ عیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔
- آیت (۶) وَاعْلَمْنَا مَا لَمْ تُكَلِّمُوا كَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا (سورہ ناز پک رکوع ۱۴) اور تمہیں سکھایا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔
- آیت (۷) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورہ نحل پک رکوع ۱۲) اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔
- آیت (۸) الرَّحْمَنُ عَلَّمَهُ الْفُرْقَانَ (رحمن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔

(سورہ جن پک۔ رکوع ۱)

آیت (۹) فَأَوْحِيَ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ (انجم۔ پک رکوع ۱) اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

آیت (۱۰) وَيُكَلِّمُ الرُّسُلَ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (سورہ بقرہ پک رکوع ۶) اور یہ رسول تمہارے شہیدان اور گواہ اور عالم ہو گئے۔

آیت (۱۱) وَلَا تَحْزَنْ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا تَطْلُبْ وَلَا يَأْتِي بِكَ شَيْءٌ مِّنْهُنَّ (سورہ انعام پک رکوع ۴) اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا ہو۔

آیت (۱۲) وَمَا قَدْ طُنَّا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ (سورہ انعام پک رکوع ۴) ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھانہ رکھا۔

آیت (۱۳) وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامِهِ مُبِينٍ (یس۔ پک رکوع ۱) اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔

آیت (۱۴) وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَقَرٌّ (قمر۔ پک رکوع ۳) اور ہر چھوٹی اور بڑی چیز ٹھہری ہوئی ہے۔

آیت (۱۵) وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ (نمل پک رکوع ۶) اور جتنے عیب ہیں آسمان اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔

آیت (۱۶) وَكَذَٰلِكَ يُزَيِّرُ الْبَرَاءَ هَيْمًا (ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔

(سورہ انعام پک رکوع ۹)

دلائل از احادیث نبوی

حدیث (۱) عَنْ عُمَرَ يَقُولُ قَامَ بَيْنَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَ دَاغِنًا بَدَأَ الْخَلْقَ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ خَوْفًا ذَلِكَ مِنْ حَفَظَةِ وَسَيِّدَةٍ مِنْ نَسَبِيكِه
(بخاری شریف کتاب بدر الخلق ص ۴۵۳ و مشکوٰۃ شریف ص ۵۰۹)

حدیث (۲) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ دَاغِنَ الثَّمَنُ فَصَلَّى النَّظَرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنْ بَلَّيْتُ بَدَنَهُمْ أَمْوَالًا عَظَمًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَيْءٍ فَلْيَسْلُكْ عَنَّهُ فَوَ اللَّهِ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا قَالَ النَّاسُ فَالْتَمَسُوا النَّاسَ الْبَكَاءَ وَالْكُرْدَ مَوْلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَالَ أَنَسٌ فَقَامَ الْبَيْتُ حَتَّى نَقَلَ مِنْ مَدَنِيٍّ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ

النَّاسُ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَذِيفَةَ فَقَالَ مَنْ ابْنِي يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوَلَدُ خُذْ أَشْهُمَ الْكُتْرَانِ يَقُولُ سَلُونِي سَلُونِي فَبُورِثَ عُمَرُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَأً وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بخاری شریف (باب ما يكره من كثرة الصلوة)

ص ۵۹

حدیث (۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَلَوْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْتَفَوْهُ بِالْمَسْئَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا جِئْتُ لَكُمْ بِهِ فَجَعَلْتُ انْظُرَ بَيْنَنَا وَشَهَدَا لَنَا كُلُّ دَجَلٍ رَامَهُ فِي تَوْبَةٍ يَكُنِي فَاثْنَا حَتَّى كَانَ إِذَا لَحِظَ

بِاسْتِثْنَاءِ بَارِئِ فَرَمَاتِهِ هُوَ كَقَمِّهِ سَوَالُ كَرُو
پھر حضرت انس نے فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرے داخل ہونے کی جگہ کہیں ہے فرمایا دُفْعَ پھر حضرت عبد بن حذافہ نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ... یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر حضور نے بکثرت فرمایا کہ مجھ سے سوال کرو مجھ سے سوال کرو حضرت عمر فاروق گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ کے رب ہوتے اور اسلام کے دین ہوتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہوتے پر راضی ہو گئے تو حضور نے سکوت فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں نے سوالات شروع کئے یہاں تک کہ حضور کو سوال سے پریشان کر دیا تو حضور ایک دن منبر پر تشریف لائے اور فرمایا تم مجھ سے جس چیز کا سوال کرو گے میں بیان کروں گا تو میں نے پہلے اس دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص کپڑے میں سر جھاپا کر رہا ہے

یہ دے الی غیر ابیہ فقال یا نبی اللہ من
ابی قال ابوک حذافہ
الحديث (بخاری کتاب الفتن باب التھود
من الفتن معری ۱۲۹)

حدیث (۴) عن حذیفۃ قال قام
فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما تارك شیئا یكون فی مقامہ ذلک
الی قیام الساعة الاحداث بہ حفظہ
من حفظہ ونسبہ من نسبہ
(مسلم شریف کتاب الفتن)
منہ ۳۹ جلد ۲

حدیث (۵) عن حذیفۃ قال قام فینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ما تارك شیئا یكون فی مقامہ ذلک الی
قیام الساعة الاحداث بہ حفظہ من
حفظہ ونسبہ من نسبہ
(مسلم شریف کتاب الفتن منہ ۳۹ ج ۲)
و (مشکوٰۃ شریف منہ ۲۹۱)

حدیث (۶) عن حذیفۃ انہ قال الخبونی
حضرت حذیفہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاھو
کائن الی ان تقوم الساعة یوم القیمۃ
فما منہ شیء الا قد سالتہ
(مسلم شریف کتاب الفتن منہ ۳۹ جلد ۲)
چھوڑا۔

حدیث (۷) (البزید) قال صلی بنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر
وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الفجر
لمنزل فجلس ثم صعد المنبر فخطبنا حتی
العصر ثم نزل فجلس ثم صعد المنبر فخطبنا
حتی غربت الشمس فاخبر بما کان وجا
ہو کائن فاعلمنا الحفظنا الحدیث
(مسلم شریف منہ ۳۹)

دیا یہاں شک کہ آفتاب ڈوب گیا اور غروب ہو
کچھ ہو گیا تھا اور جو ہونے والا تھا سب کی خبر دی
پس ہمارا داناترین ان باتوں کا یاد دیا اور کھنے
والہے۔

حدیث (۸) عن ثوبان قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ذوی
لی الارض فرائیت مشارقھا ومغاربھا
(مسلم شریف منہ ۳۹ ج ۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیشک اللہ تعالیٰ مجھ سے زمین کو سمیٹا تو میں
نے اکی مشرقوں اور مغرب تمام زمین کو دیکھ لیا

حدیث (۹) عن ابن عباس قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد
 دفع فی الدنیا فانظر الیہا والی ما ہو
 کائن فیہا الی یوم القیمة کما
 انظر الی کفی هذه (مواہب لدنیہ
 ص ۱۹۷، ۲۰۶) وشرح مواہب ص ۲۰۶
 حدیث (۱۰) قال لسی قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی
 فی صورہا فی الطین کما عرضت علی آدم
 واعلمت من یومن بی ومن ینکفی بی
 فبلغ ذلک المنافقین فقالوا استہزاء
 فہم یحمد اللہ یعلم من یومن بہ ومن
 ینکفر من لم یخلق بعد ونحن معہ وفا
 بعد فنبغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم وقام علی المنبر فحمد اللہ و
 اثنی علیہ ثم قال ما بان اقوام معنوا فی
 علمی لا تستلونی عن شیئی فی ما بینکم
 و بین الساعۃ الا ینبئکم بہ فقام
 عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من

الی یا رسول اللہ فقال حدیثہ فقام
 فقال یا رسول اللہ رضینا باللہ
 و بالاسلام و بالقرآن و بالانبا
 و بالنبی فاعف عنا عفوا اللہ عنک
 و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فہل انتم مستحون فہل انتم
 مستحون

تفسیر خازن ص ۳۸۲ ج ۱

فرمایا پھر فرمایا ان قوموں کا کیا حال ہے جو میرے
 علم پر اعتراض کرتے ہیں تم اپنے اور تاقیامت
 کسی چیز کا مجھ سے سوال کرو گے تو میں اس کو
 بیان فرما دوں گا تو حضرت عبداللہ بن حذافہ
 سہمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا کیا یا رسول اللہ
 میرا باپ کون ہے فرمایا حذافہ پھر حضرت عمر فاروق
 ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اللہ کے
 رب ہونے اور اسلام دین ہونے اور قرآن کے
 امام ہونے اور آپ کے نبی ہونے پر راضی ہو گئے
 ہلکو معاف فرمائیے اللہ آپ کو معاف کرے
 تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارا لئے
 کیا تم باز آئے۔

حدیث (۱۱) عن ابی ہریرۃ قال جاء
 یسائی راعی غنم فاخل منها شاة
 لطلبہ الراعی حتی انزعھا منه
 قال فصعد الذئب علی تل فاقبی
 استشفو وقال قد عمدت الی
 ذوقی رزقنیہ اللہ اخذتہ بشم
 نزعہ منی فقال الرجل تاللہ ان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک
 بھیریا بکری چرانے والے کے پاس آیا اور اس نے
 بکریوں کی ریڑھ میں سے ایک بکری کو پکڑ لیا اور وہ
 نے اسکو تلاش کیا اور اس بکری کو اس کو چھڑا
 یا تو وہ بھیریا ایک ٹیلے پر چڑھ کر ٹھیکیا اور اپنی
 دُم ہلکے کہنے لگا کہ میں نے اس رزق کا انادہ کیا
 جو مجھے اللہ نے دیا ہے تو اسکو پکڑ لیا اور تو

رأيت كاليوم مذنب بينكلمه فقال
الذنب اعجب من هذا رجل في
الخلايا بين المحرطين يخبركم مدما
مضى وما هو كائن بعدكم قال فكان
الرجل يهوديا فاجاب الى النبي صلى الله
عليه وسلم فاخبره واسلمه فصدقه
النبي صلى الله عليه وسلم
(مشکوٰۃ شریف باب المعجزات)

ص ۵۱۱

حدیث (۱۲) لقد تحكى عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم وما يحرك
طأؤنا حجة الا ذكر لنا عنه علماء
(خصائص کبریٰ ص ۱۵۱ جلد ۲)

حدیث (۱۳) عن ابن مسعود قال
خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوم الجمعة فقال اخرجوا فاذنك فانك
منافق اخرجوا فاذنك فانك منافق
فاخرجوا من السجود فاسا فاضحهم
(یعنی شرح بخاری ج ۲ ص ۲۲۶ و حازن ص ۱۱۵)

حدیث (۱۴) عن عبد الرحمن بن
عائش قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم رأيت ربى عز وجل فى
احسن صورة قال قیّم خیقم الملاء
الاهل قلت انت اعلمه قال فوضع كفه
امین یمنی فوجدت بردها بین یمنی
واعلمت ما فی السموات والارض
(مشکوٰۃ شریف باب المساجد)

ص ۶۹

حدیث (۱۵) سالتی فی ليلة المعراج
فلما استطعت ان اجيبه فوضع یدہ بین
کتفی بلا کیف ولا تحدید ای یمنی
قد رآه لانه سبحانه منزلة عن
المجاجة فوجدت بردها فاذنک فانك
الاولین والآخرین واعلمی علوم ما شتی
فعلم اخذ عهد اعلی کتمه وهو علم لا
یقدر على احمله غیرى وعلمه خیر فی ذیه
وعلمه امری بتبلیغ الی الخاص والعام

حضرت عبدالرحمن بن عائش سے مروی ہے کہ
انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ میں نے اپنے رب عزوجل کو اپنی شان میں
دیکھا رہے فرمایا کہ تاکہ کس بات میں جھگڑا کرتے
ہیں میں نے عرض کیا کہ تو ہی خوب جانتا ہے
فرمایا یمین کے اپنے اپنا دست قدرت میری دووں
شانوں کے درمیان رکھا میں نے اس کے وصول
نیض کی مروی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان
پائی پس جان لیا میں نے جو کچھ کہ آسمانوں اور
زمینوں میں ہے۔

(حدیث) شب معراج میرے لئے مجھ پر سوال
کیا تو میں اسکا جواب نہ دیکھا تو سب نے اپنا
دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا
تو میں نے اس کے وصول نیض کی مروی محسوس
کی تو مجھ کو اولین و آخرین کے علوم عطا ہوئے
اور مختلف علوم سکھائے ایک وہ علم میرے شکے
پھیلنے کا مجھ سے عہد لیا اور اس کے سہل ہونے
کا میرے سوا کوئی قادر نہیں اور ایک ایسا علم تھا
جسکی خاص و عام تک تبلیغ کا مجھ سے عہد

من امتی وھی الانس والجن والملك
(تغییر روح البیان ص ۱۰۸ جلد ۲) کو بتاؤ۔

ثبوت علم غیب از اجماع واقوال سلف و خلف
علامہ قسطلانی مواہب میں اور علامہ زر قانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں

(۱) وقد استشهدوا بنشر امره عليه الصلاة والسلام بين اهل حجاب بلا اطلاع على الغيوب (مستدرک جلد ۲)

(۲) کی میں ہے۔

وقد تواترت الاخبار وانفقت منها على اطلاع صلى الله عليه وسلم على الغيب كما قال عياض واليافى الآيات الدالة على انه لا يعلم الغيب الا الله وقوله ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير لان المنفى علم من غير واسطة كما افاده المتن اما اطلاعه عليه باعلام الله فهو حقيق

(شرح مواہب ص ۱۹۹ ج ۲)

سے ثابت ہے۔

حضرت اسماعیل حقی تغیر روح البیان میں فرماتے ہیں

(۳) وانعقد اجماع على ان نبينا صلى الله عليه وسلم اعلم الخلق وافضلهم عليه وسلم مخلوق من سبک زیادہ عالم اور فاضل ہیں حضرت علامہ علی قاری شرح شفا میں اور قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

ومن معجزاته الباهوة ما جمعه الله له من المعارف اى الجزئية والعلوم الكلية والمدركات الظنية واليقينية والادوار الباطنية والادوار الظاهرية وخاصة به اى مخصصة به من الاطلاع على جميع مصالح الدنيا والدين (منہج)

حضرت قطب الوقت سیدی عبدالعزیز دہلوی کتب ابریز میں فرماتے ہیں۔

واقوى الزواجر في ذلك روحه صلى الله عليه وسلم فانها لم يحجب عنها شئ من العالم فهي مطلعة على غيبه وعلمه وسفله ودنيا و آخره وناره وجنته لان جميع ذلك خلق لاجله صلى الله عليه وسلم فتميزه عليه السلام خارق لهذا العالم باسرها فعنده تميز في اجرام السموات من

سبک نیادہ قوی روح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ اس برحق پاک سے عالم کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں یہ روح عرش اور اسکی بلندی پرستی دنیا و آخرت جنت و دوزخ سب پر مطلع ہے۔ کیونکہ یہ سب اسی ذات پاک کے لئے پیدا کی گئی ہیں آپ کی توفیق جملہ عالموں کے لئے خارق ہے آپ کے پاس اجرام سماوات کی تیز ہے کہ کہاں سے پیدا کئے گئے اور کب

این خلقت و ممت خلقت ولم خلقت
والی این تصویر فی جرم کل سماء و عند
تمیزی ملائکة کل سماء و این خلقت
و ممت خلقت و لم خلقت و الی این تصویر
و تمیز اختلاف مراتبهم و منتہی
درجاتہم و عندہ علیہ السلام
تمیزی فی الحب السبعین و فی ملائکة
کل حجاب علی الصفۃ السابقة و عندہ
علیہ السلام تمیزی فی الاجرام النيرة
التي فی العالم العلوی مثل النجوم
والشمس والقمر والماور و القلم والبرزخ
والسما و الی اللی فیہ علی الوصف
السابق و کن اعندہ علیہ السلام
تمیزی فی الارضین السبع و فی مخلوقات
کل ارض و ما فی البر و البحر من ذلك
فیتمیز جمیع ذلك علی الصفۃ السابقة
و کن اعندہ علیہ السلام تمیزی فی
الجنات و درجاتہا و عندہا سکانتہا
و مقاماتہا فیہا و کن اما بقی من العوالم

و کس فی هذا من احمة للعلم القدیم
الانالی الذی لانہایة لمعلوما تہ و
ذلك لان ما فی العلم القدیم لم
یخص فی هذا العالم فسیحان من
اقد رها علی ذلك و کرمها و شرفها
(ابری نصری ص ۲۲) (ملخصاً ابری نصری)

بالجملہ ان آیات قرآنی و امامیث نبوی و اجماع امت و اقوال سلف سے
علم غیب کے متعلق عقیدہ اہلسنت کی صحت و حقانیت ثابت ہو گئی۔ اور
عقیدہ دہلیہ کا بطلان اور مخالفت آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ظاہر ہو گئی
یہ اسلام کے تینوں دلائل قرآن و حدیث و اجماع کا محقق ذکر کیا گیا جس کو
اور زیادہ تفصیل درکار ہو تو وہ میرے استاد حضرت صدر الافاضل مولانا کمال
محمد نعیم الدین قدس اللہ سرہ العزیز کی کتاب الکلمۃ العلیاء اور میرے پیر
شیخ الاسلام مجدداتہ عارفہ علیہ حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب جن کے
رسائل الطاولة المکیة النبأ المصطفیٰ خالص الاعتقاد وغیرہ کا
مطالعہ کرے اور اپنے ایمان کو درست کرے۔ اور ان حوالوں کو خود دیکھ کر تسلی
حاصل کرے ورنہ میرے پاس آ کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

علم ماکان وما یكون

دلائل از آیات و تفاسیر

آیت اولی خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَسْكَدًا
الْبَیِّنَاتِ (رحمن پٹ رکوع ۱۷) | اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اسکو

(۱) علامہ بغوی تفسیر معالم التنزیل میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:

خَلَقَ الْإِنْسَانَ (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) | اللہ نے انسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
وَمَا یَکُونُ لَآلَہَ کَانَ بَیِّنَاتٍ (یعنی بیان ماکان و ما یكون کا بیان
الاولین و الاخرین) (معاذ اللہ) | بیان کرتے تھے۔

(۲) علامہ محی السنۃ علامہ الدین علی ابن محمد بغدادی تفسیر خازن میں تحت آیہ کریمہ
فرماتے ہیں۔

اراد بالانسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم | آیت میں انسان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
علیہ البیان (یعنی بیان ما یكون و ما کان کا بیان
کان لَآلَہَ صلی اللہ علیہ وسلم | سکھایا۔ کیونکہ حضور اولین و آخرین
یعنی عن خبر الاولین و الاخرین و عن
یوم الدین) (خازن مصری ص ۱۷)

اسم علامہ احمد لکی تفسیر صمدی میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں:

وقبل هو محمد صلی اللہ علیہ وسلم | بیض نے کہا کہ انسان تو محمد صلی اللہ علیہ

لأنه الانسان الکامل والمراد بالبیان | وسلم ہیں کہ وہی انسان کامل ہیں اور بیان
علمہ ماکان وما یكون و ما هو | سے علم ماکان و ما یكون مراد ہے یعنی جو
کان۔ (از تفسیر صمدی مصری ص ۱۲۹) | ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے،
(۳) علامہ جمل تفسیر جمل میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:

وقبل اراد بالانسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم | آیت میں انسان سے محمد صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم (علمہ البیان) یعنی بیان | وسلم مراد ہیں۔ اور بیان سے ماکان و
ما یكون و ما کان لَآلَہَ صلی اللہ علیہ وسلم | یكون کا بیان مراد لیا۔ اس لئے کہ
وسامہ بنی عن خبر الاولین و الاخرین | حضور اولین و آخرین و روز قیامت کی
وعن یوم الدین (تفسیر جمل مصری ص ۱۲۹) | خبریں دیتے۔

(۴) علامہ حسین واعظ تفسیر حسینی میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا مؤذنہ بیان | محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تھا اور
آپجہ بود و بہت و باشد چنانچہ مضمون | ہو گا یہ بیان سکھادیا جیسا کہ مضمون
فعلت علم الاولین و الاخرین (ابن محرز | مدیث ہے کہ مجھے اولین و آخرین کا علم
خبر میدہد) (تفسیر حسینی برعاشیہ قرآن ص ۱۸۷) | سکھادیا گیا۔

آیت ثانیہ: وَ عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ | اور تمہیں سکھادیا جو تم نہیں جانتے تھے
تَعْلَمُ وَ کَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا | اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے
(سورہ شارب پٹ رکوع ۱۶)

(۱) غیر عریس البیان میں تحت آیہ کریمہ ہے

وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ اِیُّ مَعْلُومٍ | اور تمہیں سکھادیا جو تم نہیں جانتے تھے

عواقب الخلق وعلمہ ماکان وما سیکون
(عرائس البیان ص ۱۵۹ جلد ۱)
تفسیر حینی میں تحت آیہ کریمہ ہے :-
در بحر الحقائق میفرماید کہ اس علم اکان
وما یكون است

اور بحر الحقائق میں فرمایا کہ وہ علم ماکان
وما یكون کا ہے ۔

اور تفسیر حسینی برعاشیہ قرآن ص ۱۰۰
آیت ثالثہ و نزلنا علیک الکتاب
تبیانا لکل شیء ۔
اور ہم نے تم پر کتاب اتاری جس میں ہر
شے کا بیان ہے ۔

تفسیر عرائس البیان میں تحت آیہ کریمہ ہے :-

بمختبر عما کان وما یكون من کل
حد و کل علم و محمد صلی اللہ علیہ
وسلمہ ہوا المبین لتبیین الکتاب
کتاب کے بیان کرنے والے ہیں ۔

(عرائس البیان ص ۳۶ جلد ۱)

آیت رابعہ و ما فرطنا فی الکتاب من
شیء ۔ (سورہ النعام پ ۱۰۰)
تفسیر حینی میں تحت آیہ کریمہ ہے :-

فقیل الموح المحفوظ و علی ہذا فانعموم
ظاہر لان اللہ تعالیٰ اثبت ماکان
وما یكون فیہ (تفسیر حینی ص ۲۰ ج ۲)

تفسیر صاوی میں تحت آیہ کریمہ ہے :-
ادین بالکتاب اللوح المحفوظ فالعموم
ظاہر فان فیہ تبیان کل شیء
ماکان وما یكون وما هو کائن
(تفسیر صاوی ص ۱۳ جلد ۲)

آیت خامسہ و علمہ الانسان ما
لم یعلمہ (سورہ اقرار پ ۱ رکوع ۱)
تفسیر معالم میں تحت آیہ کریمہ ہے :-

قیل الانسان ھھنا نحن صلی اللہ
علیہ وسلم بیانہ و علمہ ما لم
تکن تعلمہ (تفسیر معالم ص ۲۲۴ جلد ۲)

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابو زید قال صلی بنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفی
وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت النضر
فنزل فخطبنا ثم صعد المنبر فخطبنا
حتى حضرت العصور ثم نزل فخطبنا ثم
صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس

ابوزید سے روای ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز بجز
پڑھائی اور منبر پر تشریف لیگے پھر خطبہ دیا
یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت آ گیا پھر
منبر سے اتر کر نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف
لے گئے اور میں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج

ناخبر بمکان و بما هو کائن فاعلمنا
اخفطنا
مسلم شریف منہ ۳۹ جلد ۲

حدیث (۲) عن حذیفۃ قال
قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما نزلک شیئاً لیکون فی مقامہ ذلک
الی قیام الساعة الاحداث بہ حفظہ
من حفظہ و نسبیہ من نسبیہ
مسلم شریف منہ ۳۹ جلد ۲

حدیث (۳) عن عمر یقول قام فینا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما
فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل
اهل الجنة منازلہم و اهل النار
منازلہم حفظہ ذلک من حفظہ و
نسبیہ من نسبیہ
(بخاری شریف منہ ۴۵ و مشکوٰۃ شریف منہ ۴۵)

حدیث (۴) عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اللہ قد رفع لی الدینا انا انظر الیہا

والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیمۃ
کا نا انظر الی کفی ہذا
(از مواہب لدینیہ منہ ۱۹ جلد ۲)

حدیث (۵) (حدیث قصہ زبیب میں ہے)
رجل فی الخلدات بین الخرتین بخبر
کہ ہما مضی و ما ہو کائن بعد کہ
(مشکوٰۃ شریف منہ ۵۴ جلد ۲)

حدیث (۶) عن حذیفۃ قال لقد
حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہما لیکون حتی تقوم الساعة
(مسلم شریف منہ ۳۹ جلد ۲)

حدیث (۷) عن حذیفۃ قال قام
فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مقام ما نزلک فیہ شیئاً الی قیام
الساعة الا ذکرہ حفظہ من حفظہ
و نسبیہ من نسبیہ
(از خصائص کبریٰ منہ ۱ جلد ۲)

حدیث (۸) عن ابی ذر قال لقد ترکنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ما

بلند کیا میں قیامت تک ہمیں جو کچھ ہونے
والا ہے نظر فرما رہا ہوں جب تک کہ میں اپنی
اس پتھلی کی طرف نظر کر رہا ہوں۔
(حدیث زبیب میں ہے کہ ان پہاڑوں کے
درمیان کھجوروں میں ایک شخص ہیں جو
تک گزرتے ہوئے اور جو کچھ تھا ہے بعد
ہونے والے اسکی خبر دیتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا جو کچھ ہوگا۔
یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
انہوں نے کہا ہمارے ایک مقام پر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور
قیامت تک کسی چیز کو ہمیں نہیں چھوڑا مگر
اسکو ذکر کیا اسکو یاد رکھا جس نے یاد رکھا
اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔
انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَقْلِبُ طَائِرُ جَنَاحِهِ فِي السَّمَاءِ إِلَّا ذَكَرْنَا
مِنْهُ عُلَمَاءُ وَاهُ الطَّبَرَانِي
از خصائص کبریٰ ص ۱۰۱ جلد ۲

نے ہیں اس حال میں چھوڑا کہ کوئی پرندہ
آسمان میں پر نہیں بدلتا مگر حضور نے اس کا
علم ہمارے سامنے ذکر فرمایا۔

حدیث (۹) عن الغبيرة بن شعيبه
قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه
وسلم مقاما فاختبرنا بما يكون في أمته
الي يوم القيمة وعاء من وعاء و
سنيه من سنيه
(طبرانی از خصائص کبریٰ ص ۱۰۱ جلد ۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی انھوں نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے
اندر قیام فرمایا تو ہمیں اپنی امت میں کیا
تک جو ہو یا ناقہ خبر دی اسکو محفوظ کر لیا
جس نے محفوظ کیا اور بھلا دیا جس نے
بھلا دیا۔

حدیث (۱۰) عن معاذ بن جبل قال
فصل رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم ويجوز في صلواته فلما سلم دعا
بصوته فقال لنا على مصافكم كما انتم
ثم انفصل اليها وقال اما اني ساحلنكم
ما جئسنى عنكم العتداء اني فنت
من الليل فتوضات وصليت ما
قد رى فنعست في صلواتي حتى استقلت
فاذا انار لي تبارك وتعالى في احسن
صورة فقال يا محمد قلت لبيك سب

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی
انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھائی اور نماز میں اختصار کیا جب سلام
پھر بلند آواز سے فرمایا تم جس طرح ہو اس طرح
اپنی جگہوں پر رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے
در فرمایا میں تم سے عنقریب کہو رنگا کہ مجھے
نماز صبح سے کس چیز نے روکا میں نے رات کو
قیام کیا تو وضو کیا اور جب قدر میرے مقدر
حق نماز پڑھی پھر میں نماز میں ادب بگھنے لگا۔
یہاں تک کہ بدن وزنی ہو گیا تو میں اپوزرب

قال فيهم يختصم الملاء الاعلى قلت
لا ادرى قالها ثلاثا قال فوأيته وضع
كفده بين كتفي حتى وجدت برد انامله
بين ثديي فجعل لي كل شيى وعرفت
تبارك وتعالى کے حضور میں ہوں۔ دو بہترین
شان میں ہو تو اس نے فرمایا اے محمد! میں
نے عرض کیا کہ حاضر ہوں اے رب فرمایا کہ اُلو
اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں۔
میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا اسکو تین بار
فرمایا حضور نے فرمایا میں نے دیکھا کرب نے
دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا
یہاں تک کہ میں نے اسکے وصول فیض کی ٹھنک
اپنے سینہ میں محسوس کی تو مجھے ہر چیز روشن
ہو گئی اور میں نے پہچان لیا۔

حدیث (۱۱) قال صلى الله عليه وسلم
ليلة المعراج قطرت في حلقى قطرة
فعلمت مكان وما ميبكون
(تفسیر روح البیان)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
شب معراج میرے حلق میں ایک قطرہ
اُلا گیا تو میں نے جان لیا مکان و ما
یكون کو۔

دلائل از شرح حدیث و سایر اقوال مصنفین

(۱) اشترت اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث معراج کے ذکر میں ہے:
فعلمت ما فی السموات والارض من نعم الله
ہرچہ آسمانہا و ہرچہ دوزمین بود عبارت
پس جان لیا میں نے جو کچھ کہ آسمانوں اور
جو کچھ زمین میں تھا۔ اس کا حاصل یہ ہے

است از حصول تمانہ علوم جزوی و کلی و کتاب علوم جزوی و کلی پر احاطہ
احاطہ آل (از اشعۃ الممعات کشوری ۳۳۳) حاصل ہو گیا۔

(۲) اشعۃ الممعات میں حدیث بنبرہ کی شرح میں ہے:

یعنی احوال مبداء و معاد از اول تا آخر ہمہ [یعنی مبداء و معاد کے حالات اول سے
تا بیان کرد (اشعۃ ۲۴۴ ج ۲) آخر تک تمام بیان کر دیئے۔

(۳) اسی میں فایز ناہما ہو کاٹن الی یوم الفیئۃ حدیث حذیفہ کی شرح میں ہے

پس خبر داد ما را بجزیکہ پیدا شونده است [پس حضور نے ہم کو ہر اس چیز کی خبر دی جو
از حوادث و وقائع و عجائب و غرائب تا پیدا ہونے والی تھی۔ حوادث۔ وقائع
روز قیامت عجائب۔ غرائب اور روز قیامت کی۔۔

(از اشعۃ الممعات صفحہ ۵۹ جلد ۲)

۴) علامہ علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں:

والطالعہ علیہ من علمہ ما یکون وما [اور حضور علیہ السلام کو علم ماکان و ما یکون
تکال (شرح شفا ۳۳۲ ج ۱) پر مطلع کر دیا۔

علامہ قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

و کذا لا یخبر عن الخیوب و الانباء [اسی طرح آپ کا غیبوں کی خبریں دینا اور
بما یکون و کال

(از شرح شفا مصری ۵۴ جلد ۱) ہے۔

۵) علامہ محقق کمال بن شریف مسامرہ میں اور علامہ کمال بن ہمام اس کی شرح میں
فرماتے ہیں:

والخبر علیہ وسلم عن [اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گزرتے ہوئے
مغیبات ماضیہ و عن امور مستقبلہ اور آنے والے غیبوں کی خبر دی تو
فوفعت کما اخبر (از مسامرہ ۱۳) وہ جس طرح خبر دی واقع ہوئے۔

۶) حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

الخبر من الحوادث اللتی تکون [حضور نے ان ہونے والے واقعات کی
واقعات بعد (از شرح شفا ۳۳۲ ج ۱) خبر دی جو اب تک نہیں ہوئے تھے۔

۷) حضرت قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

ومن معجزاته الباہوۃ ما جمعه [اور آپ کے روشن معجزات سے وہ ہیں جو
اللہ من المعارف والعلوم اللہ تعالیٰ علوم و معارف پر مطلع کر کے
من الاطلاع علی قصاص الدنیا و دین و دنیا کی مصالحتیں آپ کے اذر
الدین (از شرح شفا صفحہ ۲۱ ج ۱) جمع فرمائیں۔

۸) علامہ شیخ محقق مدارج النبوت میں فرماتے ہیں:

ہر کہ مطالعہ کند احوال شریفہ اور از [جو حضور کے حالات ابتداء سے انتہا
ابتداء تا انتہا وہ جید کہ چہ تعلیم کردہ تک کا مطالعہ کرے وہ دیکھے گا کہ ان کو
است اور پروردگار دافاعہ کردہ است ان کے رب نے جو کچھ تعلیم کیا اور افافہ
برفے علوم و اسرار ماکان و ما یکون (از ۲۴ ج ۱) کیا وہ علوم و اسرار ماکان و ما یکون ہیں۔

۹) یہی شیخ محقق اسی مدارج میں فرماتے ہیں:

دہر چہ در دنیا است از زبان آدم تا آفاق [اور جو کچھ دنیا میں ہے زمانہ آدم کی تاقیات
اولے بردے منکشف ساقط تا ہمہ حضور پر منکشف ہوئے تاکہ تمام حالات

احوال را از اول تا آخر معلوم گردد و باران
خود را نیز از بعضی احوال خبر داد۔
(از مدارج مشرق ص ۱۹ ج ۱)

علوم خمس و علم قیامت

علوم خمس سے مراد ہے ۱۔ علم قیامت کب ہوگی ۲۔ بارش کب ہوگی یا ماں کے پیٹ میں کیا ہے ۳۔ کل کیا کریگا ۴۔ کہاں مرے گا یہ علوم مراہ میں جو علم غیبی سے ہیں۔ وہابی عقیدہ کا۔ جب یہ علوم غیبی ہیں تو اس میں ان کا وہی عقیدہ ہے جو ادھر مذکور ہوا۔ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کو ان پر مطلع مانا شرک ہے۔ کسی انبیاء، ادیب یا امام یا شہیدوں کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر کی جناب میں بھی یہ عقیدہ نہ رکھے (تقویۃ الایمان ص ۱۰۰) جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا وہ پانچوں باتیں جانتے تھے یعنی غیب کی سب باتیں جانتے تھے سودہ بڑھوٹا ہے۔ بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۰۰)

عقیدہ اہل سنت۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پانچوں باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمادیں تو وہ خدا کی عطیہ سے ان پانچوں کو جانتے ہیں۔

آیت (۱) اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
سورہ لقمان پارہ ۲۱

تفسیر احمدی میں علامہ احمد جیون تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:

وَجُوزَانِ يَعْلَمُهَا مَنْ يَشَاءُ مَنْ
مُحِبِّهِ وَاُولَئِكَ بِقَرِينَةٍ قَوْلُهُ تَعَالَى
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ عَلَيَّ اَنْ يَكُوْنَ
الْخَبِيرُ بِمَعْنَى الْخَبَرِ
تفسیر احمدی مطبوعہ دہلی ص ۳۲ جلد ۲ کے ہو۔

تفسیر عرائس البیان میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں۔

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ اَرْضٍ تَمُوتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
مَنْ يَشَاءُ مَنْ
مُحِبِّهِ وَاُولَئِكَ بِقَرِينَةٍ قَوْلُهُ تَعَالَى
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ عَلَيَّ اَنْ يَكُوْنَ
الْخَبِيرُ بِمَعْنَى الْخَبَرِ
تفسیر احمدی مطبوعہ دہلی ص ۳۲ جلد ۲ کے ہو۔

تفسیر صاوی میں تحت آیہ کریمہ ہے۔

فَلَا مَنَعَ مَنْ كَوَّنَ اللّٰهُ يَطْلَعُ بَعْضُ
عِبَادَةِ الصَّالِحِينَ عَلَيَّ بَعْضُ هَذِهِ الْغَيْبَاتِ
فَتَكُوْنَ مَعْجَزَةً لِلْبَنِيِّ وَكَرَامَةً
تو یہ ممنوع نہیں ہے کہ اللہ اپنے بعض نیک بندوں کو ان غیبوں پر مطلع کر دے تو وہ نبی کے لئے معجزہ اور ولی کیلئے کرامت

لَا يُؤْتِي. (تفسیر صاوی ص ۲۱۵ ج ۳) کے طور پر ہو جائے۔

آیت (۲) غَايِبُ الْغَيْبِ فَلَا يَظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدٌ إِلَّا مَنَ ارَادَ أَنْ يُنَظِّرَهُ

(سورہ جن ۲۹ رکوع ۲۴)

تفسیر صاوی میں تحت آیہ کریمہ ہے:-

فليس في الآية ما يدل على نفي كرامات الاولياء المتعلقة بالكشف ولكن اطلاع الانبياء على الغيب اقوى من اطلاع الاولياء

(تفسیر صاوی ص ۲۱۵ ج ۳)

تفسیر کبیر میں تحت آیہ کریمہ فرماتے ہیں:-

ای وقت وقوع القیامت من الغیب الذی لا ینظره الله احد فان قبل فاذا احملتم ذلك على القيمة فكيف قال الامن ان تقضى من رسول مع انه لا يظهر عند الغيب لاحد قلنا بل يظهره عند قرب القيمة .

دلائل از احادیث نبوی

حدیث (۱) عن انس قال النبى بعثت انا والساعة كهاتين (مشکوٰۃ ص ۲۸۱) (از جامع صغیر ص ۱۸)

حدیث (۲) عن ابن عمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يرسل الله مطرا كأنه الطل فينبت منه اجساد الناس . (از مشکوٰۃ ص ۲۸۱)

حدیث (۳) عن أم الفضل بنت الحارث قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلد فاطمة ان شاء الله غلاما يكون في جحرك فولدت فاطمة الحسين فكان في محجری كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم . (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴)

حدیث (۴) عن سهیل بن سعد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور قیامت مثل ان دو متصل انگلیوں کے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت ذکر کر کے فرمایا۔ پھر اللہ ایک بشارت اوس کی طرح نازل فرمائیگا جس سے لوگوں کے جسم پیدا ہوں گے۔

حضرت ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاطمہ کے انتار اللہ ایک کا پیدا ہوگا جو تیری گود میں پرورش پائیگا تو حضرت فاطمہ کے حضرت حسین پیدا ہوئے اور وہ میری گود میں پلے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یوم خیر الاعطین هذه الراية غدا
سراجا یفوق الله علی ید یدہ یحب
الله ورسوله ویحبہ الله ورسوله
(از مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۳)

حدیث (۵) عن انس رضی اللہ
عنه قال علیہ الصلوٰۃ والسلام هذا
مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض
هاهنا وهاهنا قال فما طاح احدہم
ای ما تلحی عن موضع یدہ علیہ
الصلاة والسلام

(از مواہب لدنیہ صفحہ ۴۹)

اقوال سلف و خلف امت

(۱) تفسیر صاوی میں ہے۔

قال العلماء الحق انہ لم یخرج نبینا
من الدنیا حتی اطلعہ علی تلك الخمس
ولکنہ امر بکتمہا۔

(ص ۲۱۵ جلد ۲)

(۲) علامہ ابراہیم بن جری شامی قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یخرج من
الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالیٰ
ہذا الامور (ص ۱۷)

(۳) علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں۔

وقد اعلمہ اللہ تعالیٰ ما عدا مفاع
الغیب الخمسة وقیل حتی ہی وامرہ
بکتمہا (ص ۱۱)

(۴) علامہ جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوقی علم
الخمس وایضا وعلم وقت الساعة
والروح وانہ امر بکتم ذلك (ص ۱۹۵)

(۵) بی علامہ سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں۔

لقد قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس عالمے اٹھلے
وسا یعلم الروح وقالت طائفہ
بل علمہا واطلعه علیہا ولم یأمر
ان یطلع علیہا۔ ائمہ وھو فطیر الخلا
فی علم الساعة (ص ۱۳)

قیامت کی طرح اختلاف ملتا ہے۔

(۶) سیدی عبدالعزیز دباغ ابو یزید میں فرماتے ہیں۔

وکیف یخفی امر الخمس علیہ الصلاۃ حضور علیہ السلام پر علم خمس کیسے پوشیدہ
والسلاد والواحد من اهل التصوف رہ سکتا ہے کہ آپ کی امت سے کسی
من امتہ الشریفۃ لا یمکنہ التصوف اہل تصوف کو تعریف ممکن نہیں مگر ان
الاب معرفۃ ہذہ الخمس (ابریز مثنوی) پانچوں علموں کے جاننے کے بعد۔
(۴) علامہ شتوانی جمع النہایہ میں فرماتے ہیں۔

قد ورد ان اللہ تعالیٰ لم یخبر النبی بشک وار دہو اک اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہیں اٹھایا یہاں تک کہ
ہر شے پر مطلع کر دیا۔

(۵) حافظ الحدیث احمد سیدی احمد غوث الزماں سے راوی۔

هو صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ آیتہ میں جو پانچ علم ہیں یہ انہیں سے کوئی
شیئی من الخمس المذكورۃ فی الابیۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پوشیدہ نہیں رہا۔
الشرفیۃ یعلمونہا وہم دون الغوث کہ ان کو قطب جلتے ہیں جو غوث سے کم
فکیف بالغوث فکیف سید الاولین ہیں تو غوث کا کیا کہنا ہے۔ تو حضور کے
والاخرین اللہ ہی ہو سبب کل شیئی لئے یہ کیسے مخفی رہیں گے کہ وہ تو ہر شے
ومنہ کل شیئی کا سبب ہیں اور ہر شے ان سے ہے۔

احیاصل اس بحث علم غیب سے ظاہر ہو گیا کہ عقیدہ دہابیہ آیات و
احادیث و تصریحات سلف و خلف کے خلاف ہے تو یہ عقیدہ غلط و باطل ہے
اور عقیدہ اہل سنت موافق آیات و احادیث کے ہے تو یہ صحیح و حق ثابت ہوا۔
نیز یہ بھی ثابت ہو گیا کہ علوم باکان و مایکون و علوم خمس و علم قیامت بھی حضور

علیہ السلام کو عطا فرمادیئے گئے اور حضور نے ان علوم کو بیان بھی فرمادیا۔ جیسا کہ
احادیث مذکورہ سے ظاہر ہے۔ تو اب ان علوم پر حضور کو مطلع نہ ماننا کیسی بے ایمانی
اور نگرانی و ضلالت ہے۔ ہمیں چونکہ اختصار مد نظر ہے اس بنا پر اتنے حواجیات
کو کافی سمجھا گیا ورنہ کافی دلائل پیش کئے جاسکتے تھے۔ جس کو تفصیل و درکار ہو تو
المکملۃ العلیا۔ الدولۃ المکیہ۔ خالص الاعتقاد و غیر رسائل کا
مطالعہ کرے۔

مسئلہ شفاعت

عقیدہ لا وہابیتہ۔ اس میں یہ ہے کہ کوئی نبی۔ ولی شفاعت نہیں کر
سکتا۔ جو انکو شفیع اعتقاد کرے وہ ابوہل کی برابر مشرک ہے۔ کوئی کسی کی حمایت نہیں
کر سکتا۔ (تقویۃ الایمان مٹ) کوئی کسی کا دلیل و حمایتی نہیں (تقویۃ مٹ) وہاں کسی کی
حمایت کی حاجت نہیں (تقویۃ مٹ) (حضور فرماتے ہیں) اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے
اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا دلیل نہیں بن سکتا۔
(تقویۃ مٹ) اسے فاطمہ بچا تو اپنی جان کو آگ سے مانگا لے مجھ سے جتنا چاہو
میرا مال نہ کام آؤں گا میں تیرے اللہ کے ہاں کچھ (تقویۃ مٹ) جو کسی نبی دلی سے
یہ معاملہ کرے اور سکوا پنا دلیل و سفارش جانتے تو وہ ابوہل کی برابر مشرک ہی اس
پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گواہ کو اللہ کا بندہ و مخلوق سمجھے (تقویۃ الایمان مٹ)

عقیدہ اہل سنت اس باب میں یہ ہے کہ شفاعت ثابت و حق ہے حضرات انبیاء
و اولیاء بحکم خداوندی روز قیامت شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس شفاعت

کو مقبول فرمائے گا اور دوزخیوں کو رہا فرمائے گا۔ اسکے دلائل یہ ہیں۔

دلائل از آیات قرآنی

آیت (۱) عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ قَرِيبًا قَرِيبًا کہہ کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ بھڑا مقاماً مَجْمُوداً کہے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

(سورہ بنی اسرائیل چپ رکوع ۹)

آیت (۲) وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْتَهٰی (روافضی چپ رکوع ۱) اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

آیت (۳) وَلَوْ أَنْتُمْ إِذْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ جَاؤُوكَ فَاسْتَغْفِرُوا مِنْهُ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْحِدًا وَاللَّهُ تَوَّابٌ تَرْتَهٰی۔ اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور وہ اضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اس کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرے والا مہربان پائیں۔

(سورہ نسا چپ رکوع ۴)

آیت (۴) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً بِلِئَالِيَيْنَ۔ (سورہ انبیاء چپ رکوع ۷) اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سائے جہاں کے ہیں۔

آیت (۵) مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ (سورہ بقرہ چپ رکوع ۱) کوئی سفارشچی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد۔

آیت (۶) يَوْمَئِذٍ لَا شَفَعَةُ الشَّفَاعَةِ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَبِّهِ لَا اس کی جسے رحمن نے اذن دیدیا ہے۔ اور

قَوْلًا (سورہ طہ چپ رکوع ۱۴) اس کی بات پسند فرمائی۔

آیت (۷) لَا يَلْبِثُ لَكُمْ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَبِّهِ لَا اس کی جسے رحمن نے اذن دیدیا ہے۔

(سورہ مريم چپ ۱۴ رکوع ۴)

آیت (۸) وَاسْتَغْفِرْ لِنَفْسِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور اے محبوب اپنے خاص اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی شفاعت کرو۔

(سورہ محمد چپ رکوع ۲)

آیت (۹) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

(سورہ توبہ پارہ ۱۱ رکوع ۵)

آیت (۱۰) وَإِذْ يَقُولُ اتَّوَعَّلُوا اللَّهَ نَكُم رَسُولُ اللَّهِ تَوَّابٌ تَرْتَهٰی۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے شفاعت کریں تو اپنے سر گھماتے ہیں۔

(سورہ منافقون چپ ۱۶)

آیت (۱۱) وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں شفاعت کا اختیار انہیں ہے جو حق کی گواہی دیں اور علم رکھیں۔

(سورہ زمر چپ ۷)

آیت (۱۲) يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَوْلَىٰ مَوْلًى جِدَنَ كَوْنِي دوست کسی دوست کے کچھ

شَيْئًا وَلَا هُمْ يُصْرُونَ إِلَّا هُنَّ رَحِمَ اللَّهِ
إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

(سورہ دھان ۲۵ پ ۶)

آیت (۱۳) وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ
أَرَادَ اللَّهُ لَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ يَشْفَعُونَ

(سورہ الانبیاء ۲۸ پ ۶)

آیت (۱۴) وَلَا تَشْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَكَ
إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ (سورہ بقرہ ۲۵ پ ۶)

آیت (۱۵) مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ
عِنْدَكَ إِلَّا بِإِذْنِهِ

(سورہ بقرہ ۲۵ پ ۶)

آیت (۱۶) فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ
الشَّافِعِينَ (سورہ مدثر ۲۱ پ ۶)

آیت (۱۷) فَمَالَا مِنْ شَافِعِينَ
وَالصَّادِقِ حَمِيمِ (شعرا پ ۶)

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن عثمان يشفع يوم القيامة روز قیامت تین گروہ شفاعت کریں گے
ثلاثة الانبياء ثم العلماء ثم الشهداء پہلے انبیاء پھر علماء پھر شہدار۔

(از مشکوٰۃ ص ۳۹۵) (۱) ابن ماجہ از

جامع صغير ص ۲ جلد ۲)

حدیث (۲) شفاعتی (اہل الکباثر
من امتی) (مند احمد۔ ابو داؤد۔ نسائی
ابن حبان۔ مستدرک۔ ترمذی۔ بیہقی۔ از
شکوة ص ۲۹۴)

حدیث (۳) شفاعتی (اہل الذنوب
من امتی) (خلیب) (از جامع صغير ص ۲ ج ۲)

حدیث (۴) اشفع لہمتی حتی یبازرینی
یل ارضیت یا محمد فاقول ای
واب سہیت (طبرانی۔ بزار)

حدیث (۵) یا محمد ارفع راسک وقل
تسمع وقل تعطه واشفع تشفع فا
والعرب امتی امتی

(از مشکوٰۃ ص ۳۸۸)

حدیث (۶) شفاعتی (اہل الذنوب
من امتی) (خلیب) (از جامع صغير ص ۲ ج ۲)

حدیث (۶) قال سعد الناس يشفعونني
يوم القيمة من قال لا اله الا الله وحده
من قلبه (رواه البخاری از مشکوٰۃ ص ۳۸۹)
حدیث (۷) يجوز قومه من الذل وشفاعة
محمد فيدخلون الجنة يسمعون الجهم يمين
(بخاری از مشکوٰۃ ص ۳۹۲)
بروز قیامت لوگوں میں میری شفاعت کے
لائق وہ ہے جو کلمہ طیبہ لا اله الا الله محمد رسول
الله خلوص قلب سے کہے۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری
شفاعت سے دوزخ سے ایک ایسی قوم نکلے
گی جو جنت میں داخل ہوں گے۔ اور جنہیں
جہنمیوں کے نام سے پکارا جائے گا۔

حدیث (۸) عن انس قال سألت النبي
صلى الله عليه وسلم ان يشفع لي
يوم القيمة فقال انا فاعل قلت يا
رسول الله ما عين الطليط قال اطلبني
اول ما تطلبني على الصراط قلت وان
لم القاك وعلى الصراط قال فاطلبني
عند الميزان قلت فان لم القاك وعند
الميزان قال فاطلبني عند المحوض فاني
لا اخطئ هذه الثلث المواطن.
(رواه الترمذی از مشکوٰۃ ص ۳۹۳)
حضرت انس سے مروی ہے انھوں نے کہا میں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بروز قیامت اپنی
شفاعت کیلئے سوال کیا تو فرمایا میں کرنے
والا ہوں تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
میں آپ کو کہاں تلاش کروں تو فرمایا مجھے
پہلے پھر صراط پر تلاش کرنا میں نے عرض کیا کہ اگر
میں حضور کو پھر صراط پر نہ پاؤں تو فرمایا کہ
میزان کے پاس تلاش کرنا میں نے عرض کیا کہ
میں بھی نے حضور کو میزان کے پاس بھی نہ پایا تو
فرمایا کہ مجھے محض کوثر پر تلاش کرنا کہ میں
ان تین مقاموں کے سوا نہ رہوں گا۔

حدیث (۹) عن عوف بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان من ادخل الجنة من غير ان يفتحوا له
ابواب الجنة نصف امتي الجنة وبين
الشفاعة
الشفاعة وهي لمن مات لا يشرك بالله
شيئا
(رواه الترمذی وابن ماجه از مشکوٰۃ ص ۳۹۴)
انھوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ میرے رب کی طرف سے ایک گانے
والا میرے پاس آیا اور مجھے میری امت کے
جنت میں نصف داخل ہونے اور شفاعت کے
کرنے کے درمیان امتیاریا تو میں نے توفیق
کو اختیار کیا اور وہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو
مشرب ہو کر نہ مرا ہو۔

حدیث (۱۰) عن عبد الله بن ابی
الجدعاء قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول يدخل الجنة
شفاعة رجل من امتي اكثر من بني تميم
(رواه الترمذی والدارمی وابن ماجه از مشکوٰۃ ص ۳۹۴)
حضرت عبد اللہ بن جدعاء رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری
امت کے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ بنی
تمیم سے جو بڑا قبیلہ ہے زائد لوگ داخل ہوں گے۔
حدیث (۱۱) عن ابی سعید ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال ان من
امتي من يشفع للناس وهم منهم من يشفع
للقبيلة ومنهم من يشفع للعصابة
ومنهم من يشفع للرجل حتى يدخلون
الجنة. (رواه الترمذی از مشکوٰۃ ص ۳۹۴)
حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے بعض امتی بڑی بڑی جماعتوں کی۔
شفاعت کریں گے۔ اور بعض قبیلہ بھر کی
شفاعت کریں گے اور بعض ایک گروہ کی پہا
نک کہ ساری امت جنت میں داخل ہو۔

حدیث (۱۲) عن انس قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل وعدنی ان یدخل الجنة من احدى اربعۃ الف بلا حساب فقال ابو بکر ذنایا رسول اللہ قال وهکذا الختبا لکفیه وجمعها فقال ابو بکر ذنایا رسول اللہ قال وهکذا فقال عمر ذنایا ابوبکر فقال ابو بکر وما عدیک ان یدخلنا اللہ کلنا الجنة (رواہ فی شرح السنۃ از مشکوٰۃ ص ۳۹)

حدیث (۱۱۱) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصف اهل النار فیمر بهم الرجل من اهل الجنة فیقول الرجل منهم یا فلان اما تغفر لی اذ اذلتک سقیئتک شربة وقال بعضہم انا الذی وهبت لک ومنوہ فیشفع لہ فیدخلہ الجنة۔

(رواہ ابن ماجہ از مشکوٰۃ ص ۳۹)

حدیث (۱۱۲) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من النار

کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ میری امت سے چار لاکھ کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہماری تعداد اور زیادہ کیجئے فرمایا اور اتنی مقدار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ لے ابوبکر ہمیں ہمارے عمل پر چھوڑ تو حضرت ابوبکر نے فرمایا پھر کیا بات ہے کہ اللہ تمام امت کو داخل کرے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ہنسی آدمی دوزخوں کی صف پر گرے گا تو ان میں سے ایک شخص کہے گا لے نکلتے کیا تو مجھے پہچانتا نہیں میں وہی ہوں کہ میں نے تجھے برابر کیا تھا اور بعض انکے کہیں گے کہ میں وہ ہوں کہ میں نے تجھے دھوکا پانی دیا تھا تو وہ اس کی شفاعت کرے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لور الشفاعة کانہم الشعارہ
(از مشکوٰۃ ص ۳۹)

حدیث (۱۱۵) اأتی جہنم فاضرب بالہا فینفخ فی فادخلہا فاحمد اللہ بحمدہ محمدۃ احد قبلی مثله ولا یحمدہ احد بعدی مثله ثم اخرج منہا من قال لا الہ الا اللہ فخلصا
(رواہ اسطربانی)

حدیث (۱۱۶) اذ کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبہم وصاحب شفاعتہم غیر فخر۔ (رواہ ترمذی بن ۴۰)

مستدرک احمد۔ از جامع صغیر ص ۳۱

حدیث (۱۱۷) انا اول الناس یشفع فی الجنة وانا اکثر الانبیاء تبعاً
(رواہ مسلم از جامع صغیر ص ۳۱)

حدیث (۱۱۸) اعطیت مالہ یعطین

دوزخ سے ایک ایسی قوم شفاعت سے نیکی گویا وہ تازہ کھیر کی طرح سفید ہونگے۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا میں دوزخ کے قریب پہنچوں گا اور اسکے دروازے کو کھٹکھاؤں گا تو وہ کھول دیا جائے گا میرے لئے تو میں اس میں داخل ہوں گا اور اللہ کی یہی حمد بیان کروں گا جسکی مثل مجھ سے پہلے کسی نے نہ کی ہوگی نہ میرے بعد کسی نے کی پھر میں اس سے ہر اس کو نکالوں گا جس نے باخلاص کلمہ طیب پڑھا۔

جب قیامت کا دن ہوگا میں انبیاء کا امام اور خطیب اور شفاعت کرنے والا ہوں گا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا شخص ہوں جو جنت میں شفاعت کروں گا اور میں عطا مستعین کے انبیاء میں سب سے بڑھ کر ہوں۔

مجھے وہ عطا کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کو

أحد قيلي (إلى قوله) أعطيت الشفاعة -

(مداد بخاری مسلم نسائی احمد بن حنبل طبرانی
بیہقی البیہقی از جامع صغیر جلد ۱)

حدیث (۱۹) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انی اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی یوم
القیامۃ۔ (رواہ بخاری مسلم احمد)

عَدِث (۲۰) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَخْرَجَتْ (الدَّهَوَةَ) الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ رَغِبَ
إِلَى فِيهِ الْخَلْقُ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

[illegible]

عطا نہیں ہوا۔ مجھے شفاعت عطا فرمادی گئی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی دعا اٹھا رکھی ہے وہ میری امت کیلئے روز قیامت شفاعت ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے
تیسری دعا اس روز کے لئے موعود فرمائی تھی جس
میں مخلوق میری طرف رغبت کرے گی یہاں تک
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا
 محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور تیرا رب
 خوب جانتا ہے اُن سے سوال کرو کہ تمہیں کس
 چیز نے رُکایا جبریل انکے پاس آئے اور سوال کیا تو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی بات
 کی خبر دی اور وہ خوب جانتا ہی پھر اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا ہے جبریل ان کے پاس جا کر کہو ہم تمہاری
 مسئلہ کے بارے میں تمہیں راضی کر دیں گے اور
 عینکے مذہب سے دوسرے گئے۔

حديث (٢٢) ان الناس بصيرون
والقيمة حتى امة يتبع بينها يقولون
يا فلان اشفع يا فلان اشفع حتى
يتنهي الشفاعة الى النبي صلى الله
عليه وسلم (رواه بخاري)

حدیث (۲۳) اول من استغفر له
اھل بیتہ الاقرب فاقرّب ثم سائر
العرب ثم الاحاجم (المبرانی)

وَمِنْ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
حَقُّ مَنْ لَمْ يَمُوتْ مِنْ أَهْلِهَا
(از جامع صغير ۳۲۳ جلد ۲)

حدیث (۲۵) من کذب بالشفاعة
فانفیبه الله فیها. (از ترمذی بخاری و غیره)

عن ابن مسعود قال
قال النبي صلى الله عليه وسلم
يكون في حلة والبسها فقوم
عن
العرش مقام لا يقوما أحد
في بطن في الأولون والآخرين.

بروز قیامت لوگ جمع ہوں گے یہاں تک کہ ایک گروہ اپنے نبی کا اتباع کرے گا۔ اور کہیں گے اے فلاں شفاعت کر اے فلاں شفاعت کر۔ یہاں تک کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے پہلے
اہل بیت کی شفاعت کروں گا پھر جو قریب
ترہوں کے پھر تمام عرب کی پھر عربوں کی۔
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بر ذریعہ امت میری شفاعت حق ہے تو
جو اس پر ایمان نہیں لایا تو وہ شفاعت
کا اہل نہیں ہوگا۔

جس نے شفاعت کو جھٹلایا تو اس کے لئے
اس میں کوئی حصہ نہیں
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی
افہو نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرا رب مجھے ایک حد پنائیگا تو میں اس کو
پہنوں گا اور عرش کے دہنی طرف کھڑا ہونگا
کو جہاں کوئی کھڑا نہ ہو سکے گا اس میں تمام

(از فتح الباری ج ۲ ص ۱۹)

حدیث (۲۷۷) عن بريدة قال قال
النبي صلى الله عليه وسلم اني لاشفع
يوم القيامة لكثر ما علي وجه
الارض من شجر وحجر ومدا
(مسند احمد از جامع صغير ج ۱ ص ۱۹)

حدیث (۲۷۸) عن ابن عباس قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی
امتی رجل یقال له اوس بن عبد اللہ
القرنی وان شفاعتہ فی امتی مثل
سبیحة ومضو

رواه ابن عدی از جامع صغير ج ۲ ص ۱۹

حدیث (۲۷۹) عن ابن عباس قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم سلوا اللہ
لی الوسيلة فانه لا یسلو الہائی عبد
فی الدنیا الا کنت له شهیدا
او شفیعاً یوم القيامة (رواه ابن ابی
شیبہ وطبرانی از جامع صغير ج ۲ ص ۱۹)

حدیث (۲۸۰) عن عائشة قال النبی

اولین وآخرین رشک کریں گے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
افہو نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میں بروز قیامت زمین پر جو کچھ درخت
پتھر راہ و غیرہ ہیں ان کی مقدار سے
زائد لوگوں کی شفاعت کروں گا۔

حضرت ابن عباس سے مروی افہو نے کہا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری
امت میں ایک شخص اوس بن عبد اللہ قرنی
ہوگا اور وہ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی برابر
میری امت کی شفاعت کریگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
لئے وسیلہ طلب کرو کہ جو اسکو دنیا میں غلب
کریں گا تو میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا
بروز قیامت۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

صلی اللہ علیہ وسلم سألت اللہ فی
انباء الاربعین من امتی فقال یا محمد
قد غفرت لہم قلت فانباء المحبین
قال انی قد غفرت لہم قلت فانباء
الستین قال قد غفرت لہم قلت
فانباء السبعین قال یا محمد انی
لا استحقی من عبدی انت اعمر
سبعین سنة یحیدنی لا یشرک
بی شیئاً ان اعنہ بالنار
(از جامع صغير ج ۲ ص ۱۹)

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے
اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے چالیس سال
کے لوگوں کے متعلق سوال کیا تو اس نے
فرمایا اے محمد میں نے انکو بخش دیا میں نے
عرض کیا تو پچاس برس والے فرمایا میں نے
انکی مغفرت کردی میں نے عرض کیا تو ساٹھ
برس والے فرمایا میں نے انکی مغفرت کی
کہا میں نے ستر برس والے فرمایا اے محمد
بیشک میں حیا کرتا ہوں کہ میں اسکو ستر سال
کی عمر دوں اور وہ میری عبادت کرے اور
شرک نہ کرے تو میں اسکو آگ کا عذاب دوں

ثبوت اجماع از کتب عقائد وغیرہ

(۱) شرح مواقف میں ہے :

المقصد التاسع فی شفاعت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اجمع الامة ثبوت اصل الشفاعت
المقبولة علیہ الصلوٰۃ والسلام و لکن
عندنا لا لکبار من الامة فی اسقاط

تو اس مقصد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت کے بیان میں ہے امت نے
اجماع کیا ہے حضور کی اصل شفاعت کے
ثبوت اور مقبول ہونے کا لیکن ہمارے
نزدیک یہ شفاعت امت کے کبر و گناہ کرنے

العقاب عنہم لقولہ علیہ السلام شفائی
لاہل الکباثر من امتی فانہ حدیث
صحیح وقولہ تعالیٰ استغفر لذنبک و
للمؤمنین والمؤمنات ای ولذنب
المؤمنین۔
(از شرح مواقف ص ۱۷۱)

(۲) حضرت امام غلام فقہ اکبر میں فرماتے ہیں :
وشفاعة الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام
حق وشفاعة نبیاء علیہ الصلاۃ والسلام
للمؤمنین والمؤمنین ولاہل الکباثر
منہم المستوجبین العقاب حق ثابت
(از فقہ اکبر ص ۱۲)

(۳) شاہ عطاء اللہ میں ہے۔ الشفاعة
ثابتہ للرسول والاخبار فی حق اہل
الکباثر بالمستفیض من الاخبار خلافہ
للمعتزلہ وهذا منی علی ما سبق
من جواز العفو والمغفرة بقیة الشفاعة
فما الشفاعة اولی وقولہ تعالیٰ فما

شفاعہم شفاعة الشافعیین فاستلوا
هذا الکلام یدل علی ثبوت الشفاعة
فی الجملہ (از شرح عقائد ص ۸۷)

(۴) شرح شفا میں حضرت علی قاری فرماتے ہیں۔

الشفاعة ثابتة علی ما اجمع علیہ اہل
السنة لقولہ تعالیٰ یومئذ لا تنفع
الشفاعة الا من اذن له الرحمن
ورفعی له قولا ولا عبرة بمنہم الخوامج
وبعض المعتزلہ مستدلین بقولہ
تعالیٰ فما شفاعة الشافعیین
فانہ مخصوص بالکافرین واما
تخصیصہم احادیث الشفاعة
بزيادة الدراجات فی الجنة فباطل
لنقصیم الادلة باخراجه من دخل
الناس من المؤمنین منها

(از شرح شفا ص ۱۲۶)

(۵) حضرت علی قاری شرح فقہ اکبر میں اس قول امام کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں
فقہ ور شفاعة لاهل الکباثر من
امتی وواہ احمد والوداد ورو الترمذی
گناہ والوں کیلئے ہے میری امت سے انکو

شوم تا ایک ایک از امت من نیا مرزی
تہائے دلو شکستہ نہ ہونے دو گالے محمد تمام
جہان تو میری رضا طلب کرتا ہے اور میں
تمہاری رضا چاہتا ہوں تو حضور فرماتے ہیں
کہ میں اس وقت تک رہی نہ ہوں گا جب تک
تو میرے ایک ایک اتنی کی مغفرت نہ فرمائے گا
(۸) یہی حضرت شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

انکار شفاعت بدعت و فضائل است
چنانچہ کہ خواص بعض معتزلہ براں رفتہ اند
کی طرف خارجی اور معتزلہ گئے ہیں۔
(از اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۴۳)

المحصل کثیر آیات و احادیث اور اجماع سے ثابت ہو گیا کہ عقیدہ اہل سنت صحیح و
حق و بارہ شفاعت ہے اور عقیدہ دہلیہ آیات و احادیث اور اجماع سب کے خلاف
ہے اور شفاعت کا انکار خوارج و معتزلہ کا مذہب ہے جو بدعت اور گمراہی و فضائل
پر اس مسئلہ میں اس قدر دلائل بہت کافی ہیں۔ انھیں سے منصف ہر دو عقائد میں
فیصلہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ تفرق

عَقِیْدَةُ وَهَابِيَّةٍ اس میں یہ ہے کہ مرت اللہ تعالیٰ تفرق کرتا ہے اور اللہ نے
کسی نبی ولی کو تفرق کی طاقت نہیں دی۔ اور جو ان کو اللہ کی دی ہوئی طاقت سے
تفرق مانے وہ مشرک ہے۔ دیکھو یہ ان کی عبادات ہیں:-

سہ ماہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیا۔ پیر و شہید کی عبودت و پرہی کی
شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تفرق ثابت کرے اور اس سے مراد میں مانگے اور اس
توقع پر نذر و نیاز کرے اور اس کی منیت مانے اور اس کو مصیبت کے وقت پکارے
سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اسکو اشراک فی التفرق کہتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۸)
پھر خواہ یہ سمجھے کہ ان کا مولیٰ کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے
کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

ان سب باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور
بے اختیار (تقویۃ الایمان ص ۱۹)

ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی۔ نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے
کی (تقویۃ الایمان ص ۲۰)

اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تفرق کر لینے کی قدرت نہیں دی (تقویۃ الایمان ص ۲۱)
اور وہ ایک ایک میں آپ ہی تفرق کرتا ہے کسی کو کسی کے قبا میں نہیں
دیتا۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۲)

جو کوئی کسی مخلوق کا عالم میں تفرق ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اسکو
مانے سواب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے (تقویۃ الایمان ص ۲۳)

نفع اور نقصان کی امید رکھنی اسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا
شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۴)

عَقِیْدَةُ اَهْلِ سُنَّتٍ :- یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بالذات تفرق کرتا ہے اور
حضرات انبیاء اولیا کو اللہ تعالیٰ تفرق کی قدرت دیتا ہے تو وہ اس قدر طاقت سے

کہتے ہیں نفع اور فائدہ پہنچاتے ہیں چنانچہ اس کے دلائل دیکھئے :

دلائل از آیات

آیت (۱) اِنَّا مَلَكْنَا لَكَ فِي الدُّنْيَا وَآخِرَتِكَ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ (سورہ کہف پ ۶)

آیت (۲) وَنَسْخَرُوا مَا وَدَّ الْجِبَالُ
يَسْمَعْنَ الطَّيْرُ (سورہ انبیار پ ۶)

آیت (۳) وَلَقَدْ اَتَيْنَا دَاوُدَ مِّنْ فَضْلِنَا
يَا جِبَالُ اُدْبِيْ مَعَهُ وَالطَّيْرُ وَآتَاكَ
الْحَبْدُ (سورہ سبا پ ۷)

آیت (۴) وَادَّخَلْنَاكَ مِنَ الطَّيْرِ
كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفَخُ فِيْهَا
فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتَبْرِئُ الْاَكْمَهَ
وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَارْزُقْهُمْ اَمْوَاتِيْ
بِاِذْنِيْ (سورہ مائدہ پ ۵)

آیت (۵) وَرَسُلَيْنَاكَ بِالْبَرْقِ عَاصِفَةً
تَجْرِيْ بِاَمْرِكَ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا

بِهَا وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَالِمِينَ

(انبیاء پ ۶)

آیت (۶) قَالَ رَبِّ اعْفُ بِنِيْ وَهَبْ

لِيْ مَلَكًا لَّا يُغْنِيْ لِاحِدٍ مِّنْ بَعْدِيْ
اَللّٰهُ اَنْتَ الْوَهَّابُ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ

تَجْرِيْ بِاَمْرِهِ رِخَاءً حَيْثُ اَمْسَابُ
الشَّيَاطِيْنِ كُلِّ بَنَاءٍ وَعَوَاصٍ وَآخُوْنِ
مَقْرُوْنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ

(احض پ ۶)

آیت (۷) قُلْ يَتُوبُ لَكُمْ مَلِكُ الْمَوْتِ
الَّذِي دُخِلَ فِيْكُمْ (سورہ سجدہ پ ۶)

آیت (۸) فَاَلْمَلِكُ يَمُوتُ اَمْرًا
(سورہ نازعات پ ۶)

آیت (۹) اِنِّیْ اَخْلَقْتُ لَكُمْ مِنْ
الطَّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَانْفُخْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ

طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَابْرِیْ الْاَكْمَهَ
وَالْاَبْرَصَ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

وَاجْعَلِ الْمَوْتَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ بِاِذْنِ اللّٰهِ
فِيْ يَوْمٍ تَكْمَلُ اِنْ فِيْ ذَلِكَ لَاٰیةٌ لَّكُمْ

برکت رکھی اور ہم کو ہر چیز معلوم ہے

عرض کی لئے میرے رب مجھے بخش دے اور

مجھے ایسی صلعت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو

لائی نہ ہو بیشک تو ہی ہے بڑے دین والا

تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کر دی کہ اس کے حکم

سے نرم نرم چلتی جہاں وہ چاہتا اور دیو

بس میں کر دیے ہر معمار اور غوطہ خور اور

دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے

تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا

فرشتہ جو تم پر مقرر ہے

پس کام کی تدبیر کرنے والوں فرشتوں

کی قسم

(طیعی علیہ السلام نے فرمایا) کہ میں تمہارے لئے

پرندگی ہی صورت بناتا ہوں پھر اس پرند

بناتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ

کے حکم سے اور یقین شفا دیتا ہوں مادر زاد

اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مرنے

جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور یقین بتاتا

ان کتبہ مومنین

(سورہ آل عمران پ ۵)

آیت (۱۰) وما نقموا الا ان اغنا
الله ورسوله من فضلہ

(سورہ توبہ پ ۱)

آیت (۱۱) اذ تقول للذي انعم
الله عليه او نعمت عليه
(سورہ احزاب پ ۲)

دلائل از احادیث

حدیث (۱) قال ابنی علی اللہ علیہ
وسلمہ انی قد اعطیت مفاہیم خزائن
الارض (از بخاری معتبائی مشہد ۵)

حدیث (۲) قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بشت مجوا مع الکلم و
نصوت بالوعب ویدنا انا ما ثم کی متنی
آیت مفاہیم خزائن الارض فوضعت
فی یدی (از مشکوٰۃ ص ۵۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں
جو امع کلم کے ساتھ بیعت کیا گیا اور وعب
کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں سوچنا لا تھا
کریں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں
مجھے دیدی گئیں اور میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

حدیث (۳) عن علی اعطیت مالم
يعط احد من الانبیاء قبلی نصی بالوعب
واعطیت مفاہیم الارض وسمیت احوال
وجعل لی التراب طهورا وجعلت
اسنی خیر الامم

(مسند از جامع صغیر مشہد ۱۶)

حدیث (۴) عن جابر قال انی علی اللہ
علیہ وسلم آیت بمقالیہ لہ دنیا علی
فوس ابلق جاء فی یدہ جبریل علیہ
قطیفة من سندس

(مسند احمد از جامع صغیر مشہد ۱۶)

حدیث (۵) عن ابن عمر قال انی
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ
عباد الاختصاص ہر مجوا یجر الناس فی
الناس الیہم فی حوالہ الجہم

(طبرانی از جامع صغیر مشہد ۱۶)

حدیث (۶) عن ابن عمر قال انی علی
اللہ علیہ وسلم او قیت مفاہیم کل
شیئی (طبرانی از جامع صغیر مشہد ۱۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ علی
کیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوا۔
مجھے زمین کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام
احمد رکھا گیا اور میرے لئے مٹی کو پاک کرنے
والا کیا گیا۔ اور میری امت بہترین اہم
بنائی گئی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا کی
کنجیاں ابلق گھوڑے پر سوار کر کے دی گئیں
اس کو جبریل میرے پاس لائے جس پر
ریشمی سندس کی چادر تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
مروی کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے
جنہیں لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے کیلئے
خاص کر دیا گیا ہے کہ لوگ ان کی طرف اپنی
حاجتوں میں فریاد کرتے ہیں۔

انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ہر چیز کی
کنجیاں دیدی گئیں۔

از اقوال سلف و خلف

(۱) علامہ علی قادری شرح شفا میں فرماتے ہیں۔

او تیت مفاتیح خزائن الارض فوصفت یعنی حضور نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی
فی یدی اسی فی قصر فی وقتہ امتی کنجیاں دیدیگیں پھر میرے ہاتھ میں رکھ دیگیں
(از شرح شفا ص ۲۱۶) یعنی میرے قفوں اور میری امت کے قفوں
میں کر دی گئیں۔

(۲) حضرت شیخ محقق مدارج النبوة میں فرماتے ہیں۔

واذاں جبکہ آنت کہ دادہ شدہ آنحضرت حضور کے قصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ کو
راصلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح خزائن و پیر خزانوں کی کنجیاں دیدی گئیں اسکا ظاہر تو
شد بوی و ظاہر ش آنت کہ خزائن یہ ہے کہ روم و فارس کے سلاطین کے
ملوک فارس و روم ہمہ بدست صحابہ خزانے صحابہ کے قبضہ میں آئے اور باطن یہ ہے
افتاد باطنش آنکہ مراد خزائن اجناس کہ عالم کی جنسوں کے خزانے مراد ہیں کہ سب
عالم است کہ رزق ہمہ در کف اقتدا رزق آپ کے دست اقتدار میں دیدی گیا اور
ارحے سپرد وقت تربیت ظاہر و باطن ظاہر و باطن کی تربیت سب کچھ دیدی گئی جیسے
ہمہ بوسے داد چنانکہ مفاتیح غیب در غیب کی کنجیاں علم الہی میں ہیں انکو سوا
دست علم الہی و نمیداند آزاگرے اسکے کوئی نہیں جانتا رزق کے خزانوں کی کنجیاں
مفاتیح خزائن رزق و قسمت اس در اور ان کو تقسیم کرنا اس سید انبیاء کے
دست اس سید کریم نہادند۔ قبضہ میں رکھا۔

حدیث (۸) عن ابن مسعود قال حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نذہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ
تعالی ملائکہ سیاحین فی الارض تعالے کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین کی سر کرتے
یبلغونی من امتی السلام ہیں مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں

(مسند احمد ص ۱۷۱ ج ۱ ص ۱۷۱)

حدیث (۹) عن عمار بن یاسر قال النبی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک
ملکا اعطاکہ سمع العباد فیلس اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے لوگوں کی
من احد یصلی علی الا ابلغتھا آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے تو جو
(طبرانی از جامع ص ۱۷۱ ج ۱ ص ۱۷۱) کوئی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ اسے مجھ کو
پہنچا دیتا ہے۔

حدیث (۱۰) عن عائشة قال رسول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راعا نشة اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ
لو شئت لسادت صعی جبال الذہب اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے
پہاڑ چلا کرے۔ (از مشکوٰۃ ص ۵۲۱)

حدیث (۱۱) عن ثوبان قال قال حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
واعطیت الکفرین الاحمر والابيض کہ مجھے دو خزانے سرخ و سفید عطا کر دیئے
(از مشکوٰۃ ص ۵۱۲) گئے۔

(۳) اسی مدارج میں ہے:-

وشارع رابیرسد کہ تقصیر کند ہر کہ را شارع علیہ السلام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ خواہ ہرچہ خواہد (از مدارج صفحہ ۱۵۰ ج ۱) جسکو چاہیں خاص کر دیں۔

(۴) علامہ ابن حجر مکی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

ومن نفعہم (ای الاولیاء) المخلوق ان ادبیا کے مخلوق کو نفع پہنچانے سے یہ بھی ہے برکتہم تغیث العباد ویدفعہم ان کہ ان کی برکت سے لوگوں پر بارش ہوتی ہو
افساد والافسادات الارض اور فساد دفع ہوتے ہیں ورنہ زمین فاسد ہو جاتے
(از فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۲۲)

(۵) عارف باللہ علامہ احمد صاوی تفسیر صاوی میں فرماتے ہیں:

فمن زعم ان النبی کاحد الناس (احمد) پس جس نے گمان کیا کہ نبی اور لوگوں کی برابر
وشیئاً اصلاً ولا منفعہ لاطاہوا ولا ہیں کسی چیز کے مالک نہیں نہ ان سے نفع پہنچتا
باطناً فہو کافو خاسر الدنیا والآخرۃ ہے نہ ظاہر طور پر نہ باطن طور پر تو وہ کافر ہے
(از صاوی صفحہ ۱۵۰ ج ۱) اور اسکی دنیا و آخرت برباد ہے۔

احاصل یہ آیات و احادیث و اقوال عقیدہ اہلسنت کے موافق ہیں اور عقیدہ وہابیہ اس سب کے خلاف ہے اور تعریف کی قدرت اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء و اولیاء کو عطا فرمائی۔ اور وہ اس قدرت سے عالم میں تعریف کرتے ہیں اور جو ان کو ایسی طاقت نہ مانے اور ان سے نفع نہ سمجھتے تو وہ یکم علامہ صاوی کا فر ہے۔

مسئلہ توسل

عقیدہ لا وہابیت یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء کو وسیلہ نہ بنائے اور اگر ان کو وسیلہ اور سفارشی سمجھے تو وہ ابوجہل کی برابر مشرک ہے۔

اللہ صاحب کو کہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے پر اور بادشاہوں کی طرح مغرور نہیں کہ کوئی رعایتی بہتر راہی التجا کہے اس کی طرف مانے غرور کے خیال نہیں کرتے اس لئے رعایتی لوگ اور امیروں کو مانتے ہیں اور ان کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں تاکہ انھیں کی خاطر سے التجا قبول ہووے بلکہ وہ بڑا جمیم و کرم ہے وہاں کسی کی وکالت کی حاجت نہیں جو اس کو یاد رکھے وہ آپ ہی اسکو یاد رکھتا ہے کوئی سفارش کرے یا نہ کرے (تقویۃ الایمان صفحہ ۳)

یعنی جو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کر دینے کی، اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ بزرگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس سورہ بات اللہ نے تو نہیں بتائی (تقویۃ الایمان صفحہ ۷)

سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۷)

عقیدہ لا اھلسنت یہ ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء درگاہ الہی میں وسیلہ ہیں۔ اور ان کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ اسکے دلائل ملاحظہ ہوں۔

اذایات

(۱) آیت - وَابْتَغُوا إِلَیْهِ الْوَسِيلَةَ اور خدا کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

دائمی موافقت علی قوانم العرش ملکوتیا
لا اله الا الله محمد رسول الله فعلت
انك لم تضع الی اسمك الا احب
المخلوق اليك فقال الله تعالى صدقت
يا احمد انه لاحب المخلوق الی واذ اسألتنی
بحقه قد غفرت لك ولولا محمد ما
خلقتك
راہیقی حاکم۔ از ماہب لدنیہ
جلد ۱

حدیث ۳۲۔ عن عبد الله قال سمعت
ابن عمر یقول سمعت ابا طالب
وابیغیر یستقی الغلام بوجهه شمالا یتأفی
عصمته فلا دامل وقل عمر بن حمزہ قد ثننا
سالم عن ابیہ وراہما ذکر قول الشاہ
وانا انقل الی وجد النبی صلی الله
علیہ وسلم یمسک بکفہ فعا ینزل
حتی یحبس کل مہزاب۔ از بخاری شریف ج ۱۰

عرض کیا کہ اسے سب جب تو نے مجھے پیدا کیا
اور میرے اندر اپنی طرف سے روح پھونکی۔
تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے عرش کے پائیل
پر کھڑا ہوا دیکھا لا اله الا الله محمد رسول الله
تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ
اپنے محبوب مخلوق کا نام ملا ہے تو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا وہ میری نزدیک
مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہے جب
تو نے ان کے توسل سے سوال کیا ہے تو میں
نے تیری مغفرت کر دی اگر محمد نہ ہوتے تو میں
تجھ کو پیدا نہ کرتا۔

(از بخاری شریف ج ۱۰)

حدیث (۵)۔ عن النبی بن مالک الله
قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله
علیہ وسلم فقال یا رسول الله
هلکت المواشی وتقطعت السبل فادع
الله فوالله فمطرنا من الجمعة
الی الجمعة فجاء رجل الی النبی صلی
الله علیہ وسلم فقال یا رسول الله
هلکت البیوت وتقطعت السبل
وهلکت المواشی فقال رسول الله
صلی الله علیہ وسلم اللهم طهرو
الجبیل والا کامر وبلطون الا وریحہ
ومتاب التجر فاجاب عن المدنیۃ
انجبیل الثوب۔
(از بخاری ج ۱۰ جلد ۱)

حدیث (۶)۔ عن سعد بن تنفویون الا
بضعف انکم یدعونہم واخلصہم۔
(از جامع صغیر ج ۱۰ جلد ۲)

کی طرف نظر کر کے میری طلب کیا تو
بارش ہونے لگی تھانک کہ ہر پرنا ہونے لگا
حضرت من بن مالک سے مروی ہے کہ
کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے لگا۔ یا
رسول اللہ جانور ہلاک ہوئے گئے اور سب بے بند
ہو گئے اللہ سے دعا کیجئے تو حضور نے اللہ سے
دعا کی تو جمعہ کی جمعہ تک ایک ہفتہ برابر بارش
ہوئی تو وہی شخص پھر خدمت میں حاضر ہو کر
عرض کرنے لگا یا رسول اللہ کھانا کاتے گئے گئے
اور راتے بند ہو گئے اور جانور مرنے لگے تو ...
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ
اللہ پہاڑوں اور شیلوں کی چوٹیوں پر برسا۔ اور
وادیوں اور باغوں میں بارش کر تو وہ ابر
شہر مدینہ سے ہٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ
جاتا ہے۔

حضرت سعد سے مروی کہ تم نہیں مدد کئے
جاتے مگر بوسید اپنے مکرور کئے ان کی دعا
وافلاس کی بنا پر۔

حدیث (۷) عن محمد بن حروب
 البعلانی قال ثبتت قبور النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم فزرتہ وجلست بمجذائہ
 فجاء اعرابی فزادہ ثم قال یا خیر الرسل
 ان اللہ انزل علیک کتابا صادقاً قال
 فیہہ ولوا انہم اذ ظلموا انفسہم عبادک
 ناستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول
 لوحید واللہ تو اباجیمہا وقد جئتک
 مستغفراً من ذنبی مستشفعاً بک
 الی ربی وانشاء بقول یا خیر من
 وقت بانقاع اعظمہ فطاب من
 طیبہن القاع والاکم نفسی الفداء
 لغیر انت ساکنہ فیہ العفاف و
 فیہ الجود والکرہ
 ووقف اعرابی علی قبرہ الشریف وقال
 اللہم انک امرت بحق العبد وھذا
 حبیبک وانا عبدک فاعتقنی من النار
 علی قبر حبیبک وفہتم ہاتھ بی
 باھذا اسأل العقیلک وحدک ہلا
 محمد بن حرب سے مروی، مغلطی نے کہا کہ
 میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہوا
 اور بیٹھ گیا۔ تو ایک اعرابی بدوی آیا۔ اور اس
 نے عرض کیا کہ بہترین مرسلین اللہ نے تم پر
 کچی کتاب نازل فرمائی اور اس میں یہ فرمایا اگر
 وہ اپنی مبالغہ پر ظلم کریں پھر تمہارے حضور
 حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں۔ اور
 رسول ان کے لئے سفارش کرے تو اللہ کو بہت
 ضرور بہت توبہ قبول کرنے والا ہر بان پس گ
 تو میں آپ کے حضور اپنے گناہ سے مغفرت طلب
 کر نیکی کے حاضر ہوا ہوں اور اپنے رب کی طرف
 آپ کے وسیلے سے سفارش چاہتا ہوں اور اس نے
 یہ شعر پڑھا۔ اے بہترین رب جو زیر زمین
 مدفون ہوں تو انکی خوشبو سے گورستان بھٹسے
 ہو جاگمیری بھاس تبریر قربان جیس آپ ہیں۔
 ایں ہی جو دو عفان اور کرم اے جان پاک۔
 پھر وہ اعرابی قبر شریف کے نزدیک کھڑا ہوا اس
 نے کہا اے اللہ تو نے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا
 ہے اور یہ تیرے حبیب ہیں اور میں تیرا بندہ

سبک جمیع المخلوق اذھب فقد
 اقتطاک ومن الناس۔
 (امین) خبر ابن عساکر از مواہب
 صفحہ ۳۸۵ جلد ۲
 ہیں تو مجھے دوزخ سے آزاد کرانے حبیب کے
 مزار ہی پر تو مجھے ایک ہاتھ نے آزادی لے
 شخص تو آزادی مانگتا ہے فقط ایک اپنی تونے
 تمام تمام مخلوق کیلئے کیوں نہیں سوال کیا جاؤ
 ہم نے تجھ کو آزاد کر دیا دوزخ سے۔

دلائل از اجماع واقوال سلف و خلف

(۱) علامہ احمد صادی تفسیر صادی میں فرماتے ہیں۔

فلا نبیاء وسانط لاسمہم فی کل شیئ
 وواسطہ تم رسول اللہ
 (۲) تفسیر صادی مفسر عظیم
 اسی میں ہے۔
 حضرات انبیاء اپنی امتوں کیلئے دسانط اور
 وسیلے ہیں ہر شی میں اور ان کا واسطہ اور وسیلہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۳) شیخ الاسلام علامہ مہدوی وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں۔
 فہو الواسطۃ لکل واسطۃ حتی اذہ۔
 (از صادی صفحہ ۱ ج ۱)
 حضور علیہ السلام ہر واسطہ کا واسطہ ہیں
 یہاں تک آدم علیہ السلام کے۔

ما ذالک الناس یترکون بقبور العلماء
 وامنہد اء والساخین وکان الناس
 یجھلون تراذب قبر سیدنا حمزہ بن
 عبد المطلب فی العذیم من الزمان
 ہمیشہ سے لوگ علماء اور شہداء رھا جین کی
 قبروں سے تبرک حاصل کرتے ہے اور سیدنا
 حمزہ بن مطلب کی قبر کی مٹی پہلے زمانہ
 سے اٹھاتے ہے۔

(از دفاع الوفا ص ۱۲)

(۴) یہی علامہ اسی میں فرماتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الاستغاثۃ والتشفع بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویرکتہ الی ما بعد تعالیٰ من فعل الانبیاء والمرسلین وسیر السلف الصالحین واقع فی کل حال قبل خلقہ وبعد خلقہ فی حیاۃ الدنیویۃ ومدۃ البرزخ وعرصات القیامۃ (دفاع الوفا ص ۱۲)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا وطلب کرنا اور سفارش کرنا ان کے وسیلے اور برکت سے درگاہ الہی میں حضرات انبیاء و مرسلین اور سلف صالحین کے فعل اور عادت سے ثابت ہو اور ہر حال میں قبل وجود پاک اور بعد وجود شریف زماۃ حیات اور بعد وفات واقع ہے۔ اور عرصہ قیامت میں ہوگا۔

(۵) شیخ الاسلام صاحب سیرۃ النبی علامہ احمد بن حنبل الدرداسینیہ میں فرماتے ہیں التوسل بحمہ علیہ عند اهل السنة اهل السنة (از الدرداسینیہ ص ۱)

ہو چکا ہے۔

(۶) شیخ محقق دہلوی جناب القلوب میں فرماتے ہیں۔

وتوسل واستمرار بدین حضرت خبیب قباۃ وسیلہ چاہنا اور مدد طلب کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم زیارت حضرت یاکثرین مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے بجماع صلی اللہ علیہ وسلم بجماع علماء دین قولاً وفعلاً از افضل سنن ما وکذا مستجاب است۔ اور موکد مستحب ہے۔

(از جناب القلوب ص ۱۲۹)

(۷) یہی شیخ اسی میں فرماتے ہیں۔

اول بولے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجب حضور علیہ السلام سے توسل حاجت پوری ان کے حاجت و سبب نجات مراد است ہونے کا سبب اور مراد حاصل ہو جانے از جناب القلوب ص ۱۵

کا موجب ہے۔

الحاصل عقیدہ اہل سنت کثیر آیات و احادیث و اقوال کے موافق ہے اور عقیدہ اہل یہ ان سب کے خلاف ہے اور اسلام کے ہر سہ دلائل قرآن و حدیث اور جماع سببی کے مخالف ہے۔ تو اس کے غلط و باطل ہونے کیسے یہی بات بہت کافی ہے

مسئلہ نمبر ۱

عقیدہ لا وھابیت یہ ہے کہ کسی غیر خدا نبی دلی تک کو یا کہ ہر کچھ شریک ہے چنانچہ تفتویٰ الامیان میں ہے: کسی انبیاء اور اولیاء کی پیروی و شہید کی بھوت و پری کی پریشان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تعریف ثابت کرے اور اس سے مراد میں مانگے اور اس توقع پر نذر دنیا ذکرے اور اس کی منیتیں مانے اور اس کو مصیبت کے وقت پکڑے سودہ مشرک ہو جاتا ہے (تفتویٰ الامیان ص ۱)

وفیرای شیخ عبدالقادر کا بندہ اچھا نہیں جانا اگر یہ شرک نہیں لیکن مشابہ بشرک ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۹ ج ۱)

یارسول اللہ! نہ تاجی ناجائز ہوگا اور اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دوسرے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳ ج ۱)

عقیدہ اہل سنت یہ ہے کہ ندائے غیر اللہ صحیح و جائز ہے اور اس پر اُمت

کامل ہے اور اس کو شرک کہنا غلط ہے۔

دلائل از آیات

- آیت (۱) یا اَدْرُ اَنْبِئْهُمْ بِاسْمائِهِمْ
(سورہ بقرہ پارہ ۷۷) اے آدم بتادے انہیں سب اسماء
آیت (۲) یا اَدْرُ اسْمٰنُ اَنْتَ وَ
رُوحُكَ الْحَيَّةُ سورہ بقرہ پارہ ۷۸
آیت (۳) یا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَ
بَرَكَاتٍ عَلَیْكَ (ہود۔ پ ۶) اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے
آیت (۴) یا مُوسٰی اِنَّا اَنْتَ رَبُّ
الْعَالَمِیْنَ (قصص پ ۶) اے موسیٰ میں ہی ہوں اللہ رب
آیت (۵) یا اِبْرٰهیم اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا
(ہود۔ پ ۶) اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ۔
آیت (۶) یٰٰیْسٰی اِنِّیْ مَتَوَنِّیْكَ وَرَافِعُ
اِلٰی (آل عمران۔ پ ۶) اے یسٰی میں تجھے پوری عمر تک پہنچا دوں گا
آیت (۷) یا اِیْمٰہُ الرِّسُولِ بَلِّغْ مَا اَنْزَلَ
اِلَیْكَ مِنْ رَبِّكَ (انعام۔ پ ۶) اے رسول پہنچا دو جو کچھ اترتا ہے تمہارے رب
آیت (۸) یا اِیْمٰہُ النَّبِیِّ اِنَّا لَآرْسَلْنَاكَ شَہٰدًا
آیت (۹) یا نُوْرُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی

ابراہیم۔ (انجیل۔ پ ۵) ابراہیم پر۔

آیت (۱۰) یا زَکَرِیَّا اِبْلَیْکَیْ عَلٰوْکَ (ہود۔ پ ۶) اے زکریا اپنا پانی نکل لے۔

آیت (۱۱) یٰٰیْمٰہُ اَقْلَیْیَ (ہود۔ پ ۶) اے آسمان تم جا۔

آیت (۱۲) یا جَبَالَ اُوْدِیْیَ مَعًا
وَالطَّیْرُ۔ (سبا۔ پ ۶) اے پہاڑ اس کے ساتھ اشد کی طرف
رجوع کرو اور طے پرندو۔

آیت (۱۳) یا اِیْمٰہُ الذِّیْنَ اٰمَنُوْا سَتِیْنُوْ
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوَةِ (بقرہ۔ پ ۶) اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو

آیت (۱۴) یا اِیْمٰہُ النَّاسِ اَتَقُوْا رَبَّکُمْ
اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ۔
(سورہ حجر۔ پ ۶) اے لوگو اپنے رب سے ڈرو۔ بیشک
قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔

دلائل از احادیث

- حدیث (۱) یا اَبَا بَکْرُ اِنَّ اللّٰہَ سَمِعَ
وَالصَّٰدِقِیْنِ (رواہ ابوالخدیجی مسند فردوس از
کنوز الحقائق ص ۲۰۴ جلد ۲) اے ابو بکر تو دوزخ سے آزاد شدہ
حدیث (۲) یا اَبَا بَکْرُ اِنَّ اللّٰہَ حَقِیْقٌ
مِّنَ النَّارِ (رواہ اکھم فی المستدرک ہے۔
از کنوز الحقائق ص ۲۰۴ ج ۲) اے ابو بکر تو سچ کو لازم پکڑ۔
حدیث (۳) یا اَبَا بَکْرُ عَلَیْہِ الصَّلٰوَةُ
(مسند فردوس از کنوز الحقائق ص ۲۰۴ ج ۲)

حدیث (۳) یا ابابکر ما خلفک بشیئ
اللہ ثالثہما۔ (رواہ اشعین از کنوز
ج ۲ ص ۲۰۴)

حدیث (۵) یا ابابکر ہذا جبریل
یقولک من اللہ السلام
رداہ الطبرانی از کنوز الحقائق ج ۲ ص ۲۰۴

حدیث (۶) یا اباللدعاء لا تحض
لیلة الجمعة بقیامہ۔ (رواہ احمد بن حنبلہ
ج ۲ ص ۲۰۴)

حدیث (۷) یا ابادوس ایاک و
مشاورۃ النساء
رداہ الطبرانی از کنوز الحقائق ج ۲ ص ۲۰۴

حدیث (۸) یا اباذر انہ لا یضو
من الدنیا ما کان للآخرۃ
رداہ الدیلمی فی مسند الفردوس از
کنوز الحقائق ج ۲ ص ۲۰۴

حدیث (۹) یا اباذر جدد السیفۃ
فان البحر عمیق (رواہ الدیلمی فی
مسند الفردوس از کنوز الحقائق ج ۲ ص ۲۰۴)

حدیث (۱۰) یا اباذر صل الصلاۃ
لے ابوذر نماز اس کے وقت پر ادا کر

(قہما)۔ (رواہ احمد بن حنبلہ۔ از
کنوز الحقائق ج ۲ ص ۲۰۴)

حدیث (۱۱) یا ابادفع اقبل کلک
بالدینۃ (رواہ احمد از کنوز الحقائق ج ۲ ص ۲۰۴)

حدیث (۱۲) یا اباسعد لا یاکل
طعامک الا حقہ۔ (رواہ حاکم الترمذی
فی النوادر از کنوز الحقائق ج ۲ ص ۲۰۴)

حدیث (۱۳) یا اباعبید ما فعل
التغیر۔ (رواہ الطبرانی و احمد از
کنوز الحقائق ج ۲ ص ۲۰۴)

حدیث (۱۴) یا ابافاطمۃ ان اردت
ملکائی فاکثر السجود۔ (رواہ احمد بن حنبلہ
منہ از کنوز الحقائق ج ۲ ص ۲۰۴)

حدیث (۱۵) یا ابابھریۃ اذا توضأت
فقل بسم اللہ (رواہ الطبرانی از
کنوز الحقائق ج ۲ ص ۲۰۴)

حدیث (۱۶) یا ابابھریۃ جبکہ السلام
تکثر من الشہادۃ۔ (رواہ الدیلمی فی
مسند الفردوس از کنوز الحقائق ج ۲ ص ۲۰۴)

لے ابوہریرہ کلمہ شہادت بکثرت پڑھ
اور تجدید اسلام کیا کر۔

حدیث (۱۷) یا اخی یا عمر لا تشنما من دعاك - (رواہ احمد فی مسندہ - از نہ بھلا نا۔

كنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۸) یا ابن عباس اذا قرأت نزل - (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس تو ترتیل کرنا۔

از كنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

حدیث (۱۹) یا سعد ارم من الی ابی داعی (رواہ البخاری - از كنوز

الحقائق ص ۲۰ ج ۲)

حدیث (۲۰) یا عائشہ اعطی ولا یجھض فیجھض اللہ علیک (رواہ احمد فی مسندہ از كنوز الحقائق ص ۲۰ ج ۲

۲۰ ج ۲)

حدیث (۲۱) عن عثمان بن حنیف ان اے قال یا رسول اللہ ادع اللہ ان یکشف لی عن بصری قال انطق فتوضا ثم صل رکعتین ثم قل اللهم انی استنک واتوجه الیک

بنی محمد بنی الرحمة یا محمد انی التوجه الیک ان یکشف لی عن بصری ہوں یا رسول اللہ میں تمہارے رب کی طرف

محمد بنی الرحمة کے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا رسول اللہ میں تمہارے رب کی طرف

(از شرح شفا ص ۴۵۳ ج ۱)

آپ کے ذیل سے متوجہ ہو کر یہ چاہتا ہوں کہ میری آنکھیں کھل جائیں۔

حدیث (۲۲) عن عبد اللہ بن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس

القرآن (وفی التشہد السلام علیک طرح قرآن کی سورۃ سکھاتے تھے اور تشہد

ایما النبی (از مشکوٰۃ ص ۵۵)

میں یہ ہے کہ سلام ہو تمہارے نبی۔

از اقوال سلف و خلف

(۱) روی ابو حنیفہ فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال من السنۃ ان تاتی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبل القبلة وتجعل ظہوک

ان تاتی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبل القبلة وتستقبل القبور بوجہک ثم تقول السلام علیک ایما النبی الکریم

(از وقار الوفا ص ۲۲۲ ج ۲)

امام اعظم نے اپنے مسند میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے فرمایا سنت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر ہو قبلہ کی طرف اور اپنی پشت قبلہ کی طرف کرے اور قبر شریف کی طرف منھ کرے پھر کہے سلام ہو تم پر اے نبی کریم۔

(۲) قصیدہ امام اعظم میں ہے :

یا سید السادات جئتک قاصداً ارجو رضاک و احسنی بجماک

اے سرداروں کے سردار میں آپ کے پاس یہ قصد کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں آپ کی رضا

واللہ یا خیر الخالق ان لی
قلبا مستوقا لا یردہ سواک
کا طالب ہوں اور آپ کی حمایت کو تلاش
کرتا ہوں خدا کی قسم بے بہترین خلق میری پس
شوقین قلب جو آپ کے سوا کسی کا ارادہ
نہیں کرتا۔

(۳) نظم تقدسی میں ہے

یا خیر من دفت بالقاع اعظمہ
فطاب من طیبہن القاع والا کم
لے بہتر ان کے جو زمین میں مدفون ہوئے
تو ان کی خوشبو سے گورستان کی فاک
معطر ہو جائے۔
(از شفاء السقام ص ۴)

(۴) مراقی الفلاح میں بوقت مافری روضہ ظاہر یہ الفاظ سلام تعلیم کئے۔
السلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
السلام علیک یا نبی اللہ السلام
علیک یا حبیب اللہ السلام علیک
یا نبی الرحمة السلام علیک یا شفیع
الامۃ السلام علیک یا سید المرسلین
تم پر سلام ہو اے میرے سردار یا رسول
اللہ۔ تم پر سلام ہو یا نبی اللہ۔ تم پر
سلام ہو یا حبیب اللہ تم پر سلام ہو اے
نبی رحمت۔ تم پر سلام ہو اے شفیع امت
تم پر سلام ہو اے رسولوں کے سردار۔

(۵) فتاویٰ علمگیری میں ہے

السلام علیک یا رسول اللہ من فلان
من فلان فیستفتحہ الی ربک
فاستقم لہ ولجميع المسلمين۔
(از علمگیری ص ۱۳۷ ج ۱)
تم پر سلام ہو یا رسول اللہ فلان بن فلان
کی طرف سے وہ آپ کی طرف آپ کے
وسیلہ سے سفارش چاہتا ہے تو اسکے لئے
اور تمام مسلمانوں کیلئے سفارش کیجئے۔

(۶) علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب در مختار فتاویٰ خیرہ میں لکھتے ہیں۔
یا شیخ عبد القادر مہونداء واذاضیف لے شیخ عبد القادر تو یہ نادر ہے اور تیب
الشیخی اللہ فہو طلب شی الخراما اسکے ساتھ شی اللہ اور ملا دیا جائے تو
معا فی الموجب الحرمۃ یہ کسی شے کا طلب کرنا ہے اللہ کے ارام

(۷) فتاویٰ خیرہ مصری ص ۱۸۲
(۸) علامہ مہود دی وفار الوفا میں زائر مدینہ کیلئے یہ الفاظ تعلیم کرتے ہیں:

یعول نحن وفدک یا رسول اللہ بوقت زیارت کہے یا رسول اللہ ہم آپ کے
وزوارک جنناک لقضاء حقناک پاس وفد ہو کر حاضر ہوئے اور زیارت کرڈ
والتبرک بزیارتک والاستشفاء والے اور ہم آپ کی خدمت میں آپ کا حق ادا کرنے
کیلئے آئے ہیں اور آپ کی زیارت سے تبرک
ہل الی ربک۔ حاصل کر شکے ہو اور آپ کے رب کی طرف آپ کو
وسیلہ بنا کر سفارش چاہنے حاضر ہوئے ہیں

(از وفار الوفا ص ۲۳۹ ج ۲)

(۸) حضرت مولانا جامی فرماتے ہیں:

ترحم یا نبی اللہ ترحم لے نبی اللہ رحم کیجئے رحم کیجئے۔

(۹) حضرت شمس الدین تبریزی فرماتے ہیں:

یا رسول اللہ حبیب خالق کیا توئی یا رسول اللہ آپ ہی اپنے خالق کے خاص
برگزیدہ ذوالکمال پاک بے ہمتا توئی حبیب ہیں آپ خدا کے پاک کے برگزیدہ
میش ہیں۔

(۱۰) حضرت شیخ محقق اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں۔

نخایم در غم ہجر جہالت یا رسول اللہ
بحال خود نماز جمے بجان زار شیدا کن
بہر صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرا
بلطف خود دوسر سالن جمع بے سرو پا کن
(اذا خبار الاخیار ص ۳۲۳)

ای مثل اگر غیر خدا کو یا سے ندا کر کے پکارنا شرک یا حرام و ناجائز ہوتا تو
قرآن و حدیث میں وارد نہ ہوتا۔ اور اللہ و رسول جل جلالہ وسلم اللہ علیہ وسلم
کا خود یہ فعل نہیں ہوتا اور صحابہ کرام و سلف صالحین کے کلاموں میں یہ ہرگز
ہرگز وارد نہ ہوتا۔ تو ان آیات و احادیث اور اقوال صحابہ و سلف صالحین
نے یہ ثابت کر دیا کہ ندائے غیر اللہ جائز و صحیح ہے اور یہ معمول بھی ہے۔ اس کو
شرک کہنا باطل ہے ورنہ سب کو بلکہ اللہ و رسول پر بھی (معاذ اللہ) دہائیوں کو
شرک کا فتویٰ لگانا پڑیگا اور سب کو مشرک کہنا پڑے گا۔

مسئلہ استعانت

عقیدہ کا وہابیہ۔ یہ ہے کہ اللہ کے سوا انبیاء اور اولیاء سے مدد مانگنی
اور ان سے نفع اور نقصان کی امید رکھنی شرک ہے۔
عالم میں اودہ نئے تعریف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا
اور سہلانا۔ روزی کی کٹائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا۔
فتح و شکست دینی۔ اقبال و ادبار دینا مرادیں پوری کرنی۔ حاجتیں بر لانی بلانی

نامی شکل میں دستگیری کرنی۔ بڑے وقت میں پہونچنا۔ یہ سب اللہ ہی کی شان
ہے۔ اور کسی انبیاء و اولیاء کی پیرو شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہیں
جو کوئی کسی کو ایسا تعریف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس
توقع پر نذر دنیا کرے اور اس کو مصیبت کے وقت پکائے سودہ مشرک
ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے،
خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت
ہو سکتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۸) ہر مراد اللہ ہی سے مانگے اور ہر مشکل میں
اسی کی مدد چاہے (تقویۃ الایمان ص ۳۹) ان باتوں میں سب بندے بڑے
اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار (ص ۲۹) نفع اور نقصان کی امید
رکھنی اسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے (تقویۃ ص ۴۲)
عقیدہ کا اہل سنت۔ یہ ہے کہ بالذات نفع اور نقصان کا پہنچانے
والا اور مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور حضرات انبیاء اور اولیاء خدا داد قوت
سے مدد کرتے ہیں مشکلیں ٹالتے ہیں۔ مرادیں بر لاتے ہیں۔ ان سے مخلوق کو
نفع اور نقصان پہنچتا ہے۔ یہ دستگیری کرتے ہیں۔ اس کے دلائل یہ ہیں:-

دلائل از آیات

آیت (۱) واستعینوا بالصبر والقلو صبر و نماز سے مدد چاہو۔

(سورہ بقرہ ۳۷)

آیت (۲) وتعاوذا علی البر والحق اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے

(سورہ مائدہ - پ. ۱ رکوع ۱) مدد کرو۔

آیت (۳) قال من انصاری الی اللہ قال الجحاد یون نحن انصار اللہ۔
 میں نے کہا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم

(سورہ آل عمران پ. ۱ رکوع ۱۲)

آیت (۴) ثم ادعہن یا شینک سعیا (رقبہ - پ. ۱ رکوع ۳)
 پھر ان کو پکارو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے۔

آیت (۵) فاعینونی بقوة اجعل بینکم و بینہم ردما۔
 ذوالقرنین نے فرمایا میری طاقت سے مدد کرو۔ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط

(الکہف - پ. ۱ رکوع ۱۱) آڑ بنا دوں۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن معاذ بن جبل حضرت معاذ بن جبل مروی رضی اللہ عنہ سے
 استعینوا علی انجام الحوائج بالکتمان مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فان کل ذی نعمۃ محسود (طبرانی) فرمایا اپنی حاجتوں پر کامیابی کیلئے چھپانے
 علیہ ابن عدی وغیرہ از جامع صغیر ص ۳۳ کے ساتھ مدد چاہو۔

حدیث (۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
 بطعام السحر علی صیام النهار وبالقیلۃ کہ حضور نے فرمایا کہ روزِ روشن پر سحری کھا کر
 علی قیام اللیل (رواہ مستدرک طبرانی) مدد چاہو۔ اور قیامِ شب پر دوپہر میں سو
 منہقی از جامع صغیر ص ۳۳ ج ۱) کر مدد چاہو۔

حدیث (۳) عن انس استعینوا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ
 علی النساء بالعزی فان احدھن حضور نے فرمایا عورتوں کی فرائض پر
 اذا كثرت ثيابھا احسنت ذینھا انھیں کم کر پڑے دیکر مدد چاہو کہ جب کسی
 اعجبھا الخروج۔ (رواہ ابن عدی) کے پاس زیادہ کپڑے ہونے تو وہ سنگھڑا
 از جامع صغیر ص ۳۳) کر کے باہر نکلنے کو پسند کریگی۔

حدیث (۴) عن ابی ہریرۃ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
 استعن بيمينك کہ حضور نے فرمایا اپنے دہنے ہاتھ سے
 (رواہ الترمذی از جامع صغیر ص ۳۳) مدد طلب کرو۔

حدیث (۵) عن شریح بن عبید حضرت شریح بن عبید سے مروی انھوں
 قال ذکر اهل الشام عند علی وقیل نے کہا کہ اہل شام کا حضرت علی رضی اللہ
 عنهم یا امیر المؤمنین قال لا عنہ کے پاس ذکر ہوا تو ان سے کہا گیا کہ
 انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقولون انہیں لعنت کیجئے اے امیر المؤمنین کہا کہ میں نے
 بالشام وھم ادعون رجلا کل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ
 مات رجل ابدال اللہ مکافد فرماتے ہیں کہ شام میں چالیس مرد ابدال
 رجلا یسقے بھم الغیث وینتقمی ہونگے جب ایک فوت ہو جائیگا تو اللہ کی
 بھم علی الاعداء ویصرف عن جگہ دوسرا بدل دیگا ان کے توسل
 اهل الشام بھم العذاب سے بارش کی سیرابی ہوتی ہے۔ دشمنوں
 (از مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۳) پر فوج مائل ہوتی ہے۔ اہل شام سے
 عذاب دفع ہو جاتا ہے۔

حدیث (۷) وان امر اذ عونا قليلا
يا عباد الله اعينوني يا عباد الله اعينوني
يا عباد الله اعينوني
واذ فخر طيل جبرين حصين من ۱۳

حدیث (۸) اذا انفلتت دابة احدكم
بارض فلا فليناد يا عباد الله اجسوا
على دابتي
(رداء البطلاني و الطبراني از جامع صغیر ۱۲)

حدیث (۹) عن ابی ہریرۃ عینوا
اولادکم علی البر من شاء استخرج
العقوب من ولدا
(طبرانی از جامع صغیر ۳۹ ج ۱)

حدیث (۱۰) عن عبادۃ بن الصامت
الابدال فی هذه الامة ثلاثون
رجلا قلوبهم علی قلب ابراهيم خلیل
الرحمن کلما مات رجل ابدل الله
مکانہ رجلا (رداء احمدی مسندہ
از جامع صغیر ۱۲ ج ۱)

حدیث (۱۱) عند الابدال فی امتی

ثلاثون بهم تقوم الارض وبعد ثلاثون
وبهم تصفون

(رداء الطبرانی
از جامع صغیر ۱۲ ج ۱)

حدیث (۱۲) عن عوف بن مالک
الابدال فی اهل الشام وبهم تصفون
وبهم یرزقون
(رداء الطبرانی از جامع صغیر ۱۲ ج ۱)

حدیث (۱۳) عن علی الابدال
بالشام دهم اربعون رجلا کلمات
رجل ابدل الله مکانہ رجلا یستحق
بهم الغیث وینقذ بهم علی الاعداء
ویصفون عن اهل الشام بهم
العذاب (رداء احمدی
از جامع صغیر ۱۲ ج ۱)

حدیث (۱۴) عن ابن عمر بن الخطاب
تعالی عبادا اختصهم بحوائج الناس
یقزع الناس الیهم فی حوائجهم
اولئک الائمون من عذاب الله
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آپ
میں تیس ابدال ہونگے انہیں کی وجہ سے
زمین قائم رہے گی تم پر بارش کیجائیگی بہتر
مدد کی جائے گی۔
حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے
مروی۔ اہل شام میں ابدال ہونگے انہیں کی
وجہ سے وہ مدد کئے جائیں گے اور رزق
دیئے جائیں گے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آپ
میں تیس ابدال ہوں گا ایک فوت ہوگا
اللہ اس کی جگہ میں دوسرے آدمی کو بدل دیگا
انہیں کی وجہ سے وہ بارش سے سیراب
ہوں گے اور انکی مدد ہوگی دشمنوں پر اور
عذاب دفع ہوگا۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ
حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے پیسے
ہیں جنہیں لوگوں کی حاجتیں پوری ہونے کے
لئے مخصوص کر دیا ہے لوگ اپنی حاجتوں میں

ارواح البطرائی از جامع صغیر (ج ۱) انکی طرف فریاد کریں گے۔ وہ اللہ کے عذاب سے محفوظ ہیں۔

حدیث (۱۵) عن ربیعۃ بن کعب حضرت ربیع بن کعب رضی اللہ عنہ مروی قال کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیته یوم نزل وحیہ فقال لی سل فقلت اسئلك عن فقتک فی الجنة قال او غیر ذلک قلت هو ذلک قال فاعنی علی نفسک بکثرة السجود۔ اور حاجت کیلئے پانی لایا حضور نے مجھ سے فرمایا انگ میں نے عرض کیا جنت میں حضور کی رفاقت مانگتا ہوں فرمایا بھلا اور کچھ عرض کیا میری مراد تو بس یہی ہے فرمایا تو میری مدد کر اپنے نفس پر کثرت سجدے۔ (رداء لم از مشکوٰۃ شریف ص ۴۲)

دلائل از اقوال سلف و خلف

(۱) رد المحتار میں علامہ ابن عابدین نے افادہ فرمایا: ان الانسان اذا انما له شیء فاداد ان یدہ اللہ شیخہ علیہ فلیقف علی مکان عال مستقبل القبلة و اقرأ الفاتحة و یدہی ثوابها للنبی ﷺ و ساء ثم یدہی ثواب اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کر کے سید احمد علوان

ابن سعید ی احمد بن علوان و یقول یا سعید ی احمد یا علوان اگر تم نے میری مٹی ہوئی چیز ان لم ترد علی منائی والانزعک من دیوان الاولیاء فان اللہ تعالیٰ یرحمک من قال ذلک ضالک ببرکتہ (از شامی مصری ص ۳۳ ج ۳) واپس دلا دے گا۔

(۲) یہی علامہ شامی اسی رد المحتار میں استغاثت امام شافعی کو تحریر فرماتے ہیں: و عمادوی من تادب لاهام الشافعی معہ انہ قال انی لا یکرک بابی حنیفہ واجبی الی قبرہ فاذا عرضت لی حجتہ صلیت رکعتین و سالت اللہ تعالیٰ عنہا قبرہ فیتقہ سرلیعا امام عظیم کے ساتھ امام شافعی کے ادب کا یہ واقعہ مروی ہے کہ امام شافعی نے فرمایا میں امام عظیم کیساتھ تبرک حاصل کرتا ہوں اور ان کے مزار پر حاضر ہوتا ہوں جب مجھ کو کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رکعت مساز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ان کے مزار کے قریب دعا کرتا ہوں تو بہت جلد میری دعا پوری ہو جاتی ہے۔

(از شامی مصری ص ۳۹ ج ۱)

(۳) یہی علامہ اسی شامی میں نقل ہیں: و قوله و معروف الکرجی بن فیروز من المشائخ الکبار محاب الدعوات یستقیہ بقبرہ (از شامی ص ۱۶ ج ۱) معروف کرجی بن فیروز بڑے مشائخ سے ہیں۔ وہ محاب الدعوات ہیں ان کی قبر سے سیرابی طلب کی جاتی ہے۔

(۴) عن مالك الدار قال صابغ الناس
 قطفي زمان عمر بن الخطاب رضي
 الله عنه فجاء رجل الى قبر النبي صلى
 الله تعالى عليه وسلم فقتل يا
 رسول الله استسق الله لامتك
 فانهم قد هلكوا فأتاه رسول الله
 صلى الله تعالى عليه وسلم في
 المنام فقال أنت عمر نأقره السلام
 واخبره انهم مسقون وقل له عليك
 الكيس فأتى الرجل عمر رضي الله عنه
 فاخبره فبكي عمر رضي الله عنه ثم
 قال يا رب ما ألوا الاماء جزت عنه
 وروى سيف في الفتوح ان الذي
 رأى المنام بلال بن الحارث المزني
 احد الصحابة رضي الله عنهم
 (ازوفار الوفا مصری ص ۱۶۷)

(۵) یہی علامہ سمجھو دی اسی میں نقل میں:
 قطا اهل المدينة قطا شديد افشكو

ال عائشه رضي الله عنها فقالت
 لا تطروا قبر النبي صلى الله عليه وسلم
 فاجعلوا بينه وكوة الى السماء حتى
 لا يكون بينه وبين السماء
 سقف ففعلوا فمطروا
 (ازوفار الوفا مصری ص ۱۶۷)

(۶) اسی میں ہے: قال الامام ابو بكر
 بن المقرئ كنت انا والطبرانی والو
 الشيخ في حرم رسول الله صلى الله
 عليه وسلم وكنا على حالة واثر
 فبعنا الجوع واصلنا ذلك اليوم
 فلما كان وقت العشاء حضرت
 قبر النبي صلى الله عليه وسلم فقلت
 يا رسول الله الجوع وانضرفت
 فقال لي ابو القاسم اجلس فلما ان
 يكون الوردق او الموت قال ابو بكر
 فقلت اناد ابو الشيخ والطبرانی سبحان
 ينظر في شيء فخصني بالباب علوي
 امام ابو بكر مقرئ نے کہا کہ میں اور طبرانی اور
 ابو اشیح حرم مدینہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
 میں تھے اور ہم اس حال میں تھے کہ ہم پر
 بھوک غالب تھی وہ دن تو اس طرح گزرا جب
 وقت عشاء ہوا میں مزار النور پر حاضر ہوا
 اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بھوک لگی ہے
 میں واپس آیا تو مجھے ابو القاسم نے
 کہا تشریف رکھئے یا تو کھانا ہو یا موت
 ابو بکر نے کہا کہ میں اور ابو اشیح تو کھڑے
 ہو گئے اور طبرانی کسی چیز کو دیکھتے رہ گئے
 تو دروازہ پر ایک علوی آئے اور انھوں
 نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ ہم نے کھول دیا۔

فندق ففخنا له فاذا معه غلامان
مع كل واحد زنبيل فيه شئ كثير
فجلسنا واكلنا وطيننا ان الباقى ياخذ
الغلام قولى وتترك عندنا الباقى فلما
فرغنا من الطعام قال العلوى يا قوم
اشكروا لى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فانى رايت رسول الله صلى
الله عليه وسلم فى المنام فاصورى
ان احمل بشئى اليكم

(ازوفار الوفا ص ۳۲)

(۹۵) اسی میں ہے۔ قال ابن الجلاذ دخلت
مدينة النبي صلى الله عليه وسلم
وفى فاقته فتقدمت الى القبر وقت
ضيقت فغفوت فرأيت النبي صلى
الله عليه وسلم فاعطانى دغيفا
فاكلت نصفه واشبهت وبيدى
نصف الآخر.

(ازوفار الوفا ص ۳۲ ج ۲)

(۹۶) اسی میں ہے۔ قال ابو الخیر الاقطع
ابو الخیر اقطع نے کہا کہ مدینہ الرسول صلی اللہ

دخلت مدينة النبي صلى الله عليه
وسلم وانا يفاقة فاقمت خمسة
ايام ما ذقت ذواقا فتقدمت الى
القبر وسلمت على النبي صلى الله عليه
وسلم وعلى ابى بكر وعمر وقت انا
ضيقت يا رسول الله وتنبئت
وحننت خلف القبر فرأيت فى المنام
النبي صلى الله عليه وسلم وابوبكر
عن يمينه وعن شماله وعلى ابن
ابى طالب بين يدي فخر كنى على

وقال قد قد جاء رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقدمت اليه و
قبلت بين عينيه قد قد اے
رغيفا فاكلت نصفه واشبهت
فاذا انى يدى نصف دغيف -

(ازوفار الوفا ص ۳۲ ج ۲)

(۹۷) اسی میں ہے۔ قال احمد بن محمد
الصوفى تمنت فى البادية ثلاثة اشهر

احمد بن محمد صوفى نے کہا کہ میں تین ماہ
تک جنگل میں گھومتا رہا تو میرا بدن نہ

فاسخجہلای قد خلت المدینۃ و
 حثت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فسلمت علیہ وعلی صاحبیہ ثم نمت
 فرأیتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم
 فقال لی یا احمد جئت قلت نعم وانا
 جائع وانا فی منیا فکنت قال ففتح کفیک
 ففتح تمہما فملا ہما ذمہم فانیبتہما واما
 فمورتان و قیمت فاشتريت خبزاً
 حواری و فالوز جاد اکلمت و قیمت
 الوقت و دخلت البادية -

(ازوفار الوفا ۲۶۷ ج ۲)

(۱۰) اسی میں ہے: و ذکر الحافظ بن عساکر
 فی تلخیصہ بسندہ الی ابی القاسم
 ثابت بن احمد البغدادی قال انہ
 رأى رجلاً مہدیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم اذن للصحیح عند قبر النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال فیہ القلا
 خیر من النور فجاءہ خلوم من خدم
 المسجد فلطمہ حین سمع ذلك فبکی

الرجل وقل یا رسول اللہ فی حفۃ وک
 من بی ہذا الفعل ففطر الخادم و حمل
 الی دلسہ فکنت ثلاثۃ ايام و مات
 (ازوفار الوفا ۲۶۷ ج ۲)

(۱۱) یعقول ابو اسحاق ابراہیم بن سعید
 کنت مہدیۃ النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم و معی ثلاثۃ من الفقراء
 فاصابتنا فاقۃ فجئت الی النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول
 اللہ لیس لنا شیء ویکفینا ثلاثۃ
 امداد من ای شیء کان فتلقانی
 جہل فدفع الی ثلاثۃ امداد من

التمر الطیب - (ازوفار الوفا ۲۶۷ ج ۲)

(۱۲) یعقول الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی
 مہدیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 خلف محبوب فاطمہ و کانت بی فاقۃ
 فخرجت من بیتی فانیت بیت فاطمہ
 و فی اللہ عنہا فاستغثت بالنبی صلی

کمرنا تو یہ شخص رویا اور عرض کی یا رسول
 اللہ آپ کی ہوتے ہوئے اس نے یہ فعل میری ساتھ
 کیا تو وہ خادم مفلوج ہو گیا اور اسکو اسکے گھر
 کی طرف اٹھا کر لگے تین دن تک وہ زندہ
 رہا پھر مر گیا۔

ابو اسحاق ابراہیم بن سعید کہتے ہیں کہ میں
 مدینہ طیبہ میں تھا اور میرے ساتھ تین اور فقیر
 تھے تو ہمیں فاقہ پہنچا تو میں مزار انو پر
 حاضر ہوا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ
 ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ ہمیں کسی چیز
 کے تین امداد کافی ہیں۔ تو مجھ سے ایک
 شخص نے ملاقات کی۔ اور مجھے تین امداد
 عمدہ کھجور کے دیئے۔

شیخ ابو عبد اللہ محمد کہتے ہیں کہ میں مدینہ
 پاک میں محراب فاطمہ کے پیچھے تھا۔ اور
 میں فاقہ سے تھا تو میں اپنے گھر سے نکلا اور
 بیت فاطمہ کے قریب پہنچا۔ اور نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے فریاد کی اور کہا کہ میں بھوکا ہوں

اللہ علیہ وسلم وقت الی حاجہ
فتمت فرائیبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاعطانی قدس لبن فشریت حتی رویت
وهذا هو فیض اللب من فیض فی
کفی (از دارالافتاء ص ۲۳ ج ۲)
۱۳۵) حضرت عوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بھج جہ
الاسرار میں ہے۔

تو میں سو گیا اور میں نے حضور کو خواب میں
دیکھا کہ حضور نے مجھے ایک دودھ کا پیالہ
عطا فرمایا تو میں نے اس کو پیا یہاں تک کہ
میں سیر ہو گیا اور یہ اس دودھ کا اثر
میں ہے جو میری پتھلی پر ظاہر ہے۔

۱۳۶) (از فتاویٰ حدیثی ص ۲۳)
۱۳۷) حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

اذا سألتم اللہ حاجۃ فاسأؤنی (از
ہجر الاسرار ص ۲۳) من استغاث بی
فی کربۃ کشف علقہ من نادانی پامچی
فی شداۃ فوجت عنہ ومن توسل
بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت لہ۔

جب تم کسی حاجت کا اللہ سے سوال کرو
تو میرے وسیلے سے مانگو کہ جس نے میرے
وسیلے سے کسی مشک میں فریاد کی تو میں اس کا
المدد لگاؤں جس نے میرے نام کے ساتھ کسی
شدت میں پکارا تو میں اس کو دفع کر دوں گا
اور جس نے کسی حاجت میں اللہ کی طرف یہ
وسیلہ پکڑا تو میں اس کو پورا کر دوں گا۔

۱۳۸) (از ہجر الاسرار ص ۲۳)
۱۳۹) علامہ عبد العزیز محدث دہلوی اپنی کتاب بستان الحدیث میں نقل ہیں کہ شیخ احمد
زروق فرماتے ہیں:

انما یدعی جامعہ بشتانہ
از امام اسطوخوداں مان منکبتہ
وان کنت فی صیق وکربا وحشتہ

میں اپنے مرید کا اس کی پرانگیوں میں حاضر
ہوں جبکہ جو زمانہ سختیوں کے ساتھ
اس پر حملہ کرے اگر تو تنگی و سختی و وحشت

۱۴۰) (از فتاویٰ حدیثی ص ۲۳)
۱۴۱) (از فتاویٰ حدیثی ص ۲۳)
۱۴۲) (از فتاویٰ حدیثی ص ۲۳)

علیہم بعد از وفات جائز است بلکہ انبیاء حضرت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
بطریق اولیٰ جائز باشد بلکہ اگر باسی حدیث سے بطریق اولیٰ جائز ثابت ہوا۔ بلکہ
توسل بادیار خدا نیز بعد از وفات ایشان اس حدیث سے اولیاء سے توسل بعد
قیاس کنندہ دور نیست ان کی وفات جائز ہے۔ اسی پر قیاس
(از عذاب القلوب ص ۱۵) کریں۔

(۱۰) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں :

اگر اتفاقات محض بجا نبی حق است و اگر اتفاقات خاص حق تعالیٰ کی طرف ہو اور
اور ایک از مظاهر علم دانستہ و نظر بکارنا
اسباب حکمت اوتعالیٰ در آن نمودہ بغیر
استعانت ظاہری نماید و در از عرفان
خواہ بود در شرع نیز جائز و روا است
و انبیاء و اولیاء این نوع استعانت بغیر
کردہ اند و در حقیقت این نوع استعانت
بغیر نیست بلکہ استعانت بھمت حق
است از غیر۔ (تفسیر عزیزی ص ۱۵) ہے۔

احمال اگر استعانت بغیر اللہ ہر طرح شرک ہوتی تو ان آیات و احادیث اور
اقوال میں وارد نہ ہوتی۔ تو ان آیات و احادیث و اقوال سے مذہب اہل سنت کی
حقانیت اور مذہب و ہابیہ کی غلطی اور بطلان ثابت کر دیا تو مذہب اہل سنت آیات
و احادیث کے موافق اور مذہب و ہابیہ مخالف ثابت ہوا۔ وما علیہا الا البلاغ۔

مسئلہ میلاد شریف

عقیدۃ و ہابیہ میں میلاد شریف ناجائز و نادرست اور حرام و فسق مشابہ
ہے ہنود کھیل کے جنم کی طرح ہے۔ ان کی عبارات یہ ہیں :
معد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تدائی آئیں بھی
موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳ ج ۱)

انقاد مجلس مولود بدون قیام بروایت صحیحہ ہر حال ناجائز ہے۔ تدائی امر مذہب
کے واسطے منع ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۲ ج ۲)
محض میلاد جس میں روایات صحیحہ پر مبنی جائیں اور لاف و دگراف اور روایات مضمومہ
کا ذہن نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے ؟

الجواب :- ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳ ج ۱) کسی عرس
اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی ساعوس اور مولود بھی درست نہیں۔
از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳ ج ۲) پس ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ
کھنیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا مثل روانف کے نقل شہادت الہییت ہر سال
بناتے ہیں۔ معاذا اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹیٹرا اور خود حرکت قبیر قابل موم و حرام
فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھکر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے
یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں اور اس امر کی شرع
میں کہیں نظیر نہیں (از جواہرین قاطعہ ص ۱۲) اور بعض رسائل میں انکو بدعت، کفر۔
شرک تک لکھ مارا۔

عقیدۃ اہلسنت یہ ہے کہ فیصلہ فقط بآز و مباح بلکہ مستحب و مستحسن پر اور
موجب اجر و ثواب ہے۔ باعث خیر و برکت ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) قد جاءكم من الله فورا بیشک اللہ کی طرف سے ایک نورا کیا اور
و کتاب حسین۔ (سورہ بقرہ ۱۲۸)

آیت (۲) وما ارسلناك الا رحمة رحمت سائے
للعالمین۔ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سائے
جہاں کیلئے (سورہ انبیاء ۱۰۷)

آیت (۳) لقد جاءكم رسول فممن انفسكم عزيز عليهما عند ربهم بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے
وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا لگاں
ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے
سلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

آیت (۴) لقد امن الله على المؤمنين اذ بقنت فيهم رسولا۔ بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر
کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول
بھیجا۔ (آل عمران ۶۴)

آیت (۵) هو الذي بعث في الانبياء رسولاً۔ وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہیں
میں سے ایک رسول بھیجا۔ (مجموعہ پارہ ۲۵ ص ۶۴)

آیت (۶) واذا اخذ الله ميثاق النبين لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا
عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں۔

رسول مصدق لمام معکم لقولہ بہ تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ
بہ و لتصیرنہ قال و اقررتہم واخذنا علی ذلکم اصوی قالوا اقررنا
قال فاشھدوا وانا معکم من الشھدین۔ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور
ضرور سپر ایمان لانا اور ضرور ضرور ہاں کی مدد
کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا
بھاری ذمہ یا سب سے عرض کی ہے تم نے اقرار
کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور
میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

(سورہ آل عمران ۶۴)

آیت (۷) واذا قال موسى ليقومہ یا قوم اذكروا نعمة الله عليكم اذ جعل فيكم انبياء۔ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے
کہا کہ میری قوم اللہ کا احسان اپنے
اور یاد کرو کہ تم میں پیغمبر پیدا کئے۔

آیت (۸) اذ اذكروا نعمة الله عليكم آیت (۹) يعرفون نعمة الله ثم ينكرونها۔ اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی۔
اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں پھر اس سے
منکر ہو جاتے ہیں۔

آیت (۱۰) قل بفضل الله وبرحمته فبذل الا انك فليفرحوا (یونس ۶۴) تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت
اسی پر چاہیے کہ خوشی کر دو۔

دلائل از کتب الہیہ

(۱) تو آتا میں ہے جن ابوب عباس اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
سأل کتب الاحبار کیف تجد نعمت رسول ہے کہ انہوں نے کتب احبار سے سوال کیا تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت تورات
 میں کس طرح پاتے ہو کہ نبی نے کہا کہ ہم تورت
 میں یہ پاتے ہیں کہ محمد بن عبد اللہ جو مکہ میں
 پیدا ہوں گے اور طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے
 اور ان کا ملک شام ہوگا وہ نقش زبان نہیں
 ہوں گے نہ بازوؤں میں شور مچائو اے ۔
 بیشک میں اولاد میں سے ایک نبی مبعوث
 کرنے والا ہوں ۔ جن کا نام احمد ہوگا
 جو ان پر ایمان لے آیا اس نے ہدایت پائی
 اور جو ایمان نہیں لایا تو وہ ملعون ہے ۔
 عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ سے
 سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہاری طرف ایک
 دوسرا رسول مبعوث کرے جو اب تک تمہارے
 ساتھ ہے اور وہ تمہیں ہر بات سکھائے گا
 اور تمہارے لئے پوشیدہ اور غیب بیان کرے گا
 اور وہ میری شہادت دے گا جیسا کہ میں ان کی
 شہادت دیتا ہوں اور وہ خاتم النبیین ہوں گے ۔
 بیشک اللہ نے زبور میں دجی بھی لے داؤد
 بیشک غفریب تمہارے بعد ایک نبی آئے گا

(۱) تورات میں ہے ۔ انی باعث من
 ولد اسمعیل نبیا اسمہ احمد من
 امن به فقد اشدی وشد و من لم
 یؤمن به فهو ملعون ۔ (سیرۃ نبوی ص ۱۲۱)
 (۲) انجیل میں ہے ۔ عیسیٰ علیہ الصلا
 قال انی اسأل اللہ ان یبعث الیکم
 بارق لیط انحر لیکون معکم الی الابد و هو
 یعلمکم کل شیء و یفسرکم الاسرار و هو
 شہدائی کما شہدت له و یدعون
 خاتم النبیین ۔

(سیرۃ نبوی ص ۱۲۵)

(۳) زبور میں ہے ۔ ان اللہ اوحی الی
 داؤد فی الن زبور با داؤد اند سیاقی من

بعد ان نبی اسمہ احمد و محمد نبیا
 صادق الاغضب علیہ ابد اولایعینی
 ابد اقد عفرت له (از خصائص ص ۱۳۱)
 (۵) صحیفہ ابراہیم میں ہے ۔ انہ کائن
 من ولدک شعوب و شعوب حتی
 یاتی ابنی الامی اللذی یسکون خاتم
 الانبیاء ۔
 (۶) صحیفہ یعقوب میں ہے ۔ اوحی الی
 یعقوب انی باعث من ذریتک
 ملوکا و انبیاء حتی یبعث نبی الحرمی
 الذی یتبى امتہ ھیکل بیت المقدس
 و هو خاتم الانبیاء و اسمہ احمد ۔
 (از خصائص ص ۱۲۶)
 (۷) صحیفہ شعیا میں ہے ۔ انی باعث نبیا
 امیا الفخر به اذا انا اصما و قلوبا غلفا و
 اعینا عمیا مولدا کما بمکہ و مصاحجہ
 بطبیقہ و ملکہ بالشام مبدی المتوکل
 المصلط الحبيب المختار
 (از خصائص ص ۱۳۳)

جن کا نام احمد و محمد ہوگا ۔ کچھ نبی میں ان
 پر ہمیشہ غصہ نہ کروں گا اور نہ وہ ہمیشہ میری
 نافرمانی کریں گے ان کی مغفرت کر دی ۔
 بے شک تیری اولاد سے قبیلے ہوں گے
 یہاں تک کہ وہ نبی امی جو خاتم الانبیاء
 ہوں گے تشریف لائیں گے ۔
 (از خصائص ص ۱۲۶)
 اللہ نے یعقوب کی طرف وحی کی کہ میں
 تیری ذریت سے بادشاہ اور انبیا مبعوث
 کروں گا یہاں تک کہ نبی حرمی کہ جنکی امت
 بیت المقدس بنائے گی جو خاتم الانبیاء
 ہوں گے ۔ جن کا نام احمد ہوگا مبعوث
 کروں گا ۔

بیشک میں نبی امی کو مبعوث کرنے والا
 ہوں کہ جن سے بہرے کان کھول دوں گا
 اور غلاف فلک دل اور اندھی آنکھیں کھول
 دوں گا انکے سیلار کی جگہ کہ ہے اور ان کی
 ہجرت گاہ طیبہ ہر اور ان کا ملک شام ہر وہ
 ہر فرماں ہندی متوکل مصطفیٰ حبیب مختار ہوگا

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فخرنا حقہ کنت من القران الذی کنت منه (از بخاری شریف کتاب النقیب باب منۃ ابنی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۳)

حدیث (۲) عن واثلۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفیٰ من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفیٰ من ولد اسمعیل بنی کنانہ واصطفیٰ من بنی کنانہ قریش واصطفیٰ من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم (از ترمذی کتاب النقیب باب ماجاری فی فضل ابنی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۴)

حدیث (۳) عن المطلب بن ابی وکاتہ قال جاء العباس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانہ سمع شیثا

حضرت عبدالمطلب بن دوامد منی الشریعہ سے مروی انھوں نے کہا کہ حضرت عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

فقال ابنی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ علیک السلام قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلقنا خلقا فجعلنی فی خیر ہم ثم جعلہم فرقۃ فجعلنی فی خیر ہم فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیر ہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیر ہم بیتا وخیر ہم نفسا۔

(از ترمذی باب ماجاری فی فضل ابنی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۵۹)

حدیث (۴) عن ابن عباس کانت روحہ لوزا ابنی یدی اللہ تعالیٰ قبل ان یخلق آدم بل فی عام یسبح ذلک النور وتسبح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم القہ ذلک النور فی صلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھبطنی اللہ عن وجل الی الارض فی صلب آدم وجعلنی فی صلب

ما من ہمتے گویا انھوں نے نسب میں کچھ ملین سنا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرمایا اور فرمایا میں کون ہوں صحابہ نے عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں بیشک اللہ نے خلوق کو پیدا کیا تو مجھ ان کے بہتر میں پیدا کیا پھر تمہارے دگر وہ بنائے تو مجھے بہتر بن کر وہ میں پیدا کیا پھر انکے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں پیدا فرمایا پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے بہتر خاندان اور بہترین نفس پیدا فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک خدا کی حقہ میں نور تھی آدم علیہ السلام کی پیدائش کے دو ہزار برس پہلے یہ نور تسبیح کرتا اور فرشتے اسکی تسبیح پر تسبیح کرتے جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو یہ انکی پشت میں تفویض کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ عزوجل نے زمین کی طرف مجھ کو پشت

فوج و قذف بنی فی صلب ابراہیم ثم لم
یرل اللہ تعالیٰ یفتلنی من الاصلاب
الکرمۃ الی الارحام الطاهرة
ثم اخرجنی من ابوی لم یتقیأ
ہل سفاح قط

(از دلائل النبوة لابی نعیم ص ۱۶)

حدیث (۵) عن الخلیف البغدادی

ما اراد اللہ تعالیٰ خلق محمد صلی اللہ

علیہ وسلم فی بطن آمنہ آمنۃ لیلة

وحید و كانت لیلة جمعة امر اللہ

تعالیٰ فی تلك اللیلة رضوان خاذن

الجنات ان یغفر الفردوس دنیاوی

منا فی السموات والارض الا ان

النور الخزون المکنون الذی یکون

منہ النبی الہادی فی هذه اللیلة

یستقر فی بطن امہ یم خلقہ و یخرج

الی الخلق یشیر او ینذیر

حدیث (۶) عن عثمان بن ابی العاص

آدم میں اتارا اور مجھے پشت لوح میں
رکھا اور مجھ کو پشت ابراہیم میں ودیعت کیا
پھر اللہ تعالیٰ مجھے نرگ پشنتوں کی پاک
رحموں کی طرف منتقل کرنا چاہا تاکہ کہ
مجھ کو میرے ماں باپ سے پیدا کیا جو کبھی
زنا میں ملوث نہیں ہوئے۔

حضرت خلیف بغدادی سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کرنے

کا جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا بطن پاک

حضرت آمنہ میں تو وہ رجب کی جمعہ کی رات

تھی اللہ تعالیٰ نے اس رات میں رضوان

فان جن جنت کو حکم فرمایا کہ وہ جنت کو کھول دے

اور زمین و آسمان میں ایک پکارنے والا پکار

کہ خبردار ہو جاؤ کہ بیشک وہ نور جو پوشیدہ

اور مخزون تھا جس سے نبی ہادی پیدا ہوں

کے وہ اس رات میں اپنی والدہ کے بطن میں

قرنہا یا وہ اپنی مدت پوری کر کے مخلوق کی

طرف پیشرو نذیر ہو کر تشریف لائے گا۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ

قالت آمنۃ لما حضرت ولادة النبی صلی
اللہ علیہ وسلم رأیت البیت حین
وقع قد امتلاء نورا ورأیت النجوم
تکلم نوحۃ طننت انہا ستغفر علی

(از مواہب ص ۲۲ ج ۱)

حدیث (۷) عن ابن اسحاق ان

آمنۃ كانت تحدث انہا اتیت حین

حملت بک صلی اللہ علیہ وسلم قبل لہا

انوار قد طلت بسبب هذه الامعة

قالت ما شعرت بالی حملت به و

وجدت لہ ثقلا کما تجد النساء الا

انی انکرت رفع حیضی وانا فی اہب

وانا باہن الثائمة والیقضانة فقال

هل شعرت بانک قد حملت

بسید الانام

(از مواہب ص ۲۲ ج ۱)

حدیث (۸) ومن عجائب ولادۃ

ایضاً مروی من ادعاج ایوان

کسوی و سقوطه اربع عشرة شرافۃ

من شرافۃ وغیض عجیۃ طبریۃ

مروی کہ حضرت آمنہ فرمایا جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی ولادت کا وقت قریب ہوا تو
میں نے گھر کو دیکھا کہ نور سے بھر گیا اور تاروں
کو قریب ہوتا ہوا دیکھا یہاں تک کہ میں گمان
کرتی تھی کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔

حضرت ابن اسحاق سے مروی کہ حضرت آمنہ

بیان کرتی تھیں کہ جب میں حاملہ ہوئی تو

مجھے سے کہا گیا تو حاملہ ہو گئی جس میں اس وقت

کا سردار ہے اور فرماتی ہیں کہ مجھے شعور نہیں

ہوا کہ میں حاملہ ہو گئی ہوں اور میں نے کچھ

بوجھ محسوس کیا مگر عورتیں محسوس کیا کرتی

ہیں لیکن یہ ضرور تھا کہ میرے پیام بند ہو گئے

تھے اور میرے پاس ایک آنے والا آیا جب

میں نیند اور بیداری کے درمیان تھی تو اس نے

کہا گیا تھے شعور کیا کہ تو مخلوق کا سردار کا سردار

اور حضور کی ولادت کے عجائب یہ اور ہیں کہ

جو روایت پہنچا کہ کسریٰ بادشاہ کے محل کے

چوہہ کی گڑے لوٹ گئے اور بحیرہ طبریہ

کا مہاری ہو جائے اور اس کی آگ

وخمود وادقاس کللت لھا الف عام
لہ تخمد۔ (از مہاب ص ۱۶)

حدیث (۹) عن ابن عباس قال
كانت أمة محمد وقلوب الناس
حين مرى من حلى سبعة أشهر في
المنام وقال في أمة أنك قد حملت
تخبر العالمين فإذا ولدته سميت محمد
واكتفى شأنك قالت ثم لما اخذني
ما أخذ النساء وذكر كنت عجائب مراء
من الطيور البيع منات وما من
أومر دواجفتها من الياقوت و
جلا ونباء في الهواء بايديهم لباديق
من فضة كشف الله عن بصري
فرايت مشارق الارض ومغاربها
ورأيت ثلثه اعلام معقوبات علما
المشرق وعلما بالمغرب وعلما بظهر
الكرة وخذني في الخاض فضعت
محمد اصله الله عليه وسلم فمطرت
اليه فاذا هو ساجد وقد رفع اعبيبه

الاسماء كالمقترن ۶۔

(از مہاب)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا پھر جب میں نے انکو
دیکھا تو وہ بحالت سجدہ تھے اور اپنی انگلی کو
آسمان کی طرف اٹھا کر دعا مانگنے والی طرٹ تھے
حدیث (۱۰) عن العباس قال قلت يا
رسول الله ان قوديتا جالسوا فذاكرهما
الحسبهم بينهما فجعلا مثلك فمثل
ثقلتي في كبوة من الارض فقال ابني
صل الله عليه وسلم ان الله خلق
المخلوق فجعلني من خير فوهم وخير
النبيين ثم خير القبائل فجعلني من
خير القبيلة ثم خير البيوت فجعلني
من خير بيوتهم فانا خيرهم نفسا و
خيرهم ميتا۔

(از ترمذی شریف ص ۲۰ ج ۲) سے بہتر ہوں۔

دلائل از اجماع واقوال سلف و خلف

(۱) علامہ تطلانی صواہب الدنیہ میں فرماتے ہیں:

لان ال اهل الاسلام مجتمعون بشهر
مولد عليه السلام ويعلمون الولا ثم
میشے اہل اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے میلاد کے مہینے میں کھلیں کرتے ہیں

و یقیناً قوت فی لیا لیبہ بانواع الصدقات
و یظہرون السور و ینیدون فی
المبوبات و یقینون بقراءة مولانا الکریم
و یظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عظیم
و ما جرب من خواصہ اندہ لمان فی
دلت الحام و بشری عاجلۃ بنیل المذیفة
و المرام فرح حسانہ امراء الخذل لیا لیبہ
مشہور مولانا المبارک انبیاء

راز مہذب الدینہ مصری (۲۶)
ریرۃ ملکی (۲۷)
(۲) علامہ ابن حجر کی اپنی کتاب لغتہ الکبریٰ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا
قول نقل فرماتے ہیں:

قال ابو بکر الصديق رضى الله عنه
من اتفق درهما على قراءة مولانا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ذیق
فی الجنة راز لغتہ الکبریٰ مصری (۲۸)
ہوگا۔

(۳) اسی میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے:
من عظم مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
جس نے میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

فقد احیا الاسلام راز لغتہ الکبریٰ (۴)
کی تو اس نے اسلام کو زندہ رکھا۔

(۴) اسی میں حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے:

من اتفق درهما على قراءة مولانا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فیما شاهد غزوة بدر و حنین
میں ایک درہم صرف کیا تو گویا وہ جنگ بدر
حنین میں حاضر ہوا۔

(۵) اسی میں حضرت مولانا علی کریم اللہ وجہہ کا قول منقول ہے:

من عظم مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
و کان سببا لقراءة لا یخرج من الدنيا
الابالایمان و یدخل الجنة بغير حساب
سے ایمان لے کر نکلتے گا اور جنت میں داخل
ہوگا بغیر حساب کے۔

(۶) اسی میں حضرت امام حسن بصری تابعی کا قول منقول ہے:

و ددت لوان لی مثل جبل احد ذهباً
فانفقته على قراءة مولانا صلی اللہ علیہ
وسلم۔ راز لغتہ الکبریٰ (۹)
کے پڑھانے پر صرفت کر دوں۔

(۷) اسی میں حضرت سید الطائف بنید بغدادی قدس سرہ کا قول منقول ہے:

من حضور مولانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
و عظم قدرہ فقد فاء بالایمان
جو میلاد شریف میں شامل ہوا اور اس نے اسکی
عظمت کی تو گویا وہ ایمان میں کامیاب
ہو گیا۔

(۸) اسی میں حضرت معروف کرمی قدس سرہ کا قول منقول ہے:

من صیاطعاما لاجل قواۃ مولد النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وجمع اخوانا واولادہ
سراجا ولبس جدید وابتخر و تعطر
تعلیم المولود النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حشرہ اللہ یوم القيمة مع الفرقۃ الاولیاء
من النبیین وکان فی اعین علیین .
(از نعمت الکبریٰ ص ۹)

(۱۰) اسی میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے :

من جمع مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اخوانا و صیاطعاما و اولادہ و جمع
احسانا و صابرینا و عابدینا و شہیدینا
القیمة مع الصدیقین و الشہداء و
الصالحین و یکون فی جنات النعیم .
(از نعمت الکبریٰ ص ۱۰)

(۱۱) اسی میں حضرت سری سقطی کا قول منقول ہے :

من قصد موصفا یعرفہ مولد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقد قصد عرشہ
من مایا من الجنة . (از نعمت الکبریٰ ص ۱۱)

(۱۲) اسی میں حضرت امام فخر الدین رازی قدس سرہ کا قول منقول ہے ۔

من شخص قرأ مولد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علی ملجہ او براوشی اخر من
الماکولات الاطهرت فیہ البرکۃ و فی
کل شیء . و من لایہ من ذلک الماکول
فانہ یضطرب و لایستقر حتی یغفر اللہ
لاکملہ . (از نعمت الکبریٰ ص ۱۲)

(۱۳) اسی میں انیس امام رازی کا دوسرا قول منقول ہے :

وان قرأ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی ماء فمن شرب من ذلک الماء
دخل قلبہ الف نورا و رحمة و خرج
منہ غل و علق و لایموت ذلک القلب
یوم مموت القلوب . (از نعمت الکبریٰ ص ۱۳)

(۱۴) اسی میں انیس امام رازی کا تیسرا قول منقول ہے :

من قرأ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی دراہم مسکوکۃ فضتہ کانت او ذہبا
و خلط تلک الدارہم بغيرہا وقعت
فیہا البرکۃ و لایفقصر صاحبہا .
(از نعمت الکبریٰ ص ۱۴)

(۱۵) اسی میں حضرت خاتمہ المحدثین علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کا قول و سائل مشروح
شمال سے نقل کیا ہے :

ما من بیت اومسجد اومحلة قرأی
فیہ مولد البنی صلی اللہ علیہ وسلم
الاحففت الملائكة ذلك البیت اومسجد
اومحلة وصلت الملائكة علی اهل
ذلك المكان وعمهم اللہ تعالیٰ
بالجمعة والاضواء
(از لغت الکبریٰ ص ۱۸۸)

(۱۵) اسی میں انھیں ملا سیدھی کا قول منقول ہے :

ما من مسلمة قرأت فی بیت مولد البنی
صلی اللہ علیہ وسلم ارفع اللہ سبحانہ
وتعالیٰ القحط والوباء والحرق والغرق
والافات والبلیات والبغض والحسد
وعین السوء والنصوص عن اهل ذلک
البیت فاذا مات ہون اللہ علیہ
جواب منکر ویکبر ویکون فی مقعد صدق
عند ملیک مقتدر
(از لغت الکبریٰ ص ۱۸۸)

(۱۶) سیرت حلبی میں انھیں ملا سیدھی کا استدلال نقل فرمایا۔

وفی حدیث اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن عن نفسه بعد ما جاورته النبوة
قال الامام احمد هذا منکر اوی حدیث
حضرت کی حدیث میں ہے کہ آپ نے اپنی طرف سے
عقیدہ کیا بعد نبوت کے امام احمد نے تو کہا کہ
یہ حدیث منکر ہے اور حدیث منکر ضعیف

منکر والحدیث المنکون اسامہ الضعیف
لانہ باطل کما تبوہم والحفاظ
اسیوطی لم یترعن لذلك وجعده اصلا
اهل المولد قال لان العقیقة لا تقا
مرة ثانیة فیحمل ذلك علی ان
هذا الذی فعلہ البنی صلی اللہ علیہ
وسلم اظہار الشکر علی ایجاد اللہ تعالیٰ
ایاہ وحمدة للعالمین وتشریدا لامتہ
کما کان یصل علی نفسه لذلك قال
نیسب لنا اظہار الشکر بمولده صلی
اللہ علیہ وسلم
(از سیرت حلبی ص ۱۸۸)

(۱۷) علامہ ابن حجر مکی سوال میلاد کے جواب میں فرماتے ہیں :

ظہری تحریر ہے علی اصل ثابت وهو مانی
اصحیح من لان البنی صلی اللہ علیہ وسلم
قدم المدینة فوجد اليهود یصورون
یوم عاشوراء فسالهم فقالوا هو یوم
اعرق اللہ فیہ فرعون ونجی موسیٰ
ونحن نصوره شکرا فقال نحن اولی
یوم منی منکرہ
فرمایا کہ مجھے میلاد کی اصل بخاری و مسلم کی اس حدیث
سے ثابت و ظاہر ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تو یہود کو
یوم عاشورہ بننے رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے
دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ وہ دن
ہے جس میں اللہ نے فرعون کو ڈبوایا اور موسیٰ علیہ
اسلام کو نجات دی تو ہم اس بتایہ روزہ رکھتے

ہیں شکر کیلئے حضور نے فرمایا کہ ہم باعتبار تہجد زیادہ ادا کرتے ہیں۔

(از سیرت نبوی ص ۱۴۴ ج ۱)

(۱۸) سیرت جلی میں علامہ علی بن برہان الدین حلی تحریر فرماتے ہیں:

وعمل المولى واجتماع الناس كغالب اى اور میلاد کا کرنا اور لوگوں کا امین جمع کرنا بقلعة حسنة ومن ثم قال الامام ابو بقت حسنہ ہے اسی بنا پر امام ابو شامہ شامہ شیخ الامام النبوی من احسن استاذ امام نبوی نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں ہر سال بارہ ربیع الاول میں جو میلاد ہوئے ہیں اور صدقات دیتے ہیں۔ اور نیک کام کرتے ہیں اور زینت و سرور کا اظہار کرتے ہیں تو بے شک اس میں عسافہ اس کے کہ فقیروں پر احسان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کا پتہ دیتا ہے اور اس امر کا شکر ہے کہ حضور رحمتہ عالم بنکر پیدا ہوئے یہ ان کا کلام ہے۔

(از سیرت جلی ص ۱۴۴ ج ۱)

(۱۹) سیدی احمد دحلان مکی سیرت نبوی میں فرماتے ہیں:

ان عمل المولى احدث بعد القرون بیشک میلاد کا کرنا قرون شامہ کے بعد الثلاثة ثم لان ال اهل الاسلام من پیدا ہوا۔ پھر ہمیشہ سے اہل اسلام تمام اظہار

سائر الاقطار والمدن الکبار یعملون اور شہروں میں میلاد کرتے ہیں اور ان کی باتوں المولى ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ولینتھن بقرأة مولانا لکیم کا اہتمام کرتے ہیں۔ (از سیرت نبوی ص ۱۴۴ ج ۱)

(۲۰) حضرت شیخ محقق محدث دہلوی مابج النبوة میں فرماتے ہیں:

ابوہب ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ ابوہب کی حضور کے میلاد کی خوشی کے وسلم کرد در عذاب دی تخفیف کرد و در عوض میں عذاب سے تخفیف ہوئی کہ پیر دو شنبہ از سے عذاب برداشت چنانکہ کے دن اس سے عذاب اٹھایا جاتا ہے در حدیث آمدہ ست و در بنجاست جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ تو اسی جگہ سے مابل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت میلاد کرنے والوں کے لئے سزا میلاد کی صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنند و بذل احوال ہوئی کہ وہ اس دن خوشی کریں اور اپنے نمایندہ۔ (از مابج النبوة ص ۱۴۴ ج ۱)

الحاصل اس قدر آیات و احادیث و اجماع و قبایس ہر چہار دلائل مشرغ سے اور اقوال سلف و خلف سے میلاد شریف کا مستحب ہونا ثابت ہو گیا تو اہل سنت کا عقیدہ و عمل ان کے موافق اترتا اور وہابیہ کا اسکو حرام بدعت و کفر و شرک کہنا سب کے خلاف ثابت ہوا۔ تو وہابیہ کی اس مسئلہ میں یہ کمزور حقیقت ہے۔ اور اس پر اچھلتے کودتے ہیں اور مناظرے کے چیلنج دیا کرتے ہیں اور خود اپنے دعوے پر ایک کمزور کسی دلیل بھی پیش نہیں کر سکتے۔ ناظرین اس کو بغیر افغان موازنہ کر کے حق و باطل کا فیصلہ کریں۔

الحاصل جب میلاد شریف کے استحباب کے لئے اس قدر آیات و احادیث

اور اقوال سلف و خلف موجود ہیں۔ ان سے عقیدہ اہلسنت کی حقانیت و صداقت ثابت ہوگئی اور عقیدہ وہابیت کی غلطی اور بطلان ثابت ہو گیا کہ وہ ان سب کے منکر و مخالف ہیں اور اہل سنت ان سب پر عامل ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک

مسئلہ قیام میلاد

عقیدہ وہابیت میں قیام میلاد مکروہ ناجائز بدعت بلکہ کفر و شرک تکسب ہے۔ اور قیام بھی بوجہ خصوصیت کے بدعت ہے معہذا مشابہ بعض ہنود ہے۔ اور تشبہ غیر قوم کے ساتھ نہیں ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۹) قیام مروج جو امور محدثہ ممنوعہ کو مشق ہو ناجائز و بدعت ہے (فتاویٰ ربوہ ص ۳۳) دقت ذکر ولادت کے کھڑے ہوتے ہیں پھر اس میں بعض کا عقیدہ تو یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف رکھتے ہیں یہ تو بالکل شرک ہے۔ (از فتاویٰ امدادیہ ص ۵۵ جلد ۴) اور تذکیر الاخوان میں اسکو کفریات میں شمار کر دیا ہے۔ رزیح الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا اور جب ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آدے تو کھڑے ہو جانا (از تذکیر الاخوان ص ۵) اہلسنت کے نزدیک قیام میلاد نہ فقط جائز بلکہ مستحب و مستحسن ہے۔ اور امت کا معمول ہے قرآن اور حدیث سے انکی اصل ثابت ہے تحقیق یہ ہے کہ قیام تین طرح کا ہوتا ہے۔ قیام مسرت۔ قیام محبت۔ قیام عظمت۔ قیام مسرت وہ ہے جو کسی خوشی و مسرت کے اظہار کیلئے کیا جاتا ہے۔ یہ بھی فعل صحابہ سے ثابت ہے اور انکی اصل حدیث شریفہ میں موجود ہے مسند امام احمد میں یہ حدیث ہے:

حدیث عن عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی کہ

قلت لونی اللہ تعالیٰ نبیہ صلی اللہ علیہ میں نے حضرت ابوبکر سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ وسلم قبل ان نسل عن نجاتہذا نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی الاموال ابو بکر قد سالتہ عن ذلک اور ہم اس امر کی نجات آپ کے دریافت نہ فقہت اللہ

(از مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)

اس حدیث سے ثابت ہو گیا کہ حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے اس بات کے سننے اور شوق میں قیام کیا تو یہی قیام مسرت ہوا۔ تو قیام مسرت سنت صحابہ و سنت خلفاء راشدین ثابت ہوا۔ اسی طرح قیام محبت بھی ہے وہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔

حدیث عن عائشہ کانت رافطہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اذا دخلت علیہ فامر الیہا فاخذ بیڈی مروی کہ جب حضرت فاطمہ حضور کی خدمت میں فقہا و اجلسہا فی مجلسہ حاضر ہوتیں تو حضور انکے لئے قیام فرماتے اور انکا اظہار کرتے اور اسکو بوسہ دیتے اور انکو (از مشکوٰۃ شریف ص ۸۶) اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

اس حدیث سے ظاہر ہو گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت فاطمہ کے لئے قیام کیا یہ قیام محبت ہی تھا جس میں محبت کا اظہار مقصود تھا تو قیام محبت بھی سنت ثابت ہوا۔ قیام میلاد میں اگرچہ یہ دونوں ممکن ہیں کہ لوگ بوقت ذکر ولادت انہما و مسرت و محبت کیلئے قیام کریں اس میں کوئی محذور شرعی لازم نہیں آتا۔ لیکن امت نے اس قیام کو قیام عظمت قرار دیا ہے۔ اسی بنا پر اسکو قیام تقطیعی کہا جاتا ہے تو یہ

قیام بکثرت دلائل سے ثابت ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) وَمَنْ يُعْظِمِ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (سورہ حج پ ۶)
 آیت (۲) وَمَنْ يُعْظِمِ حُرْمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ عَبْدًا رَبِّهِ (سورہ حج پ ۶)
 آیت (۳) إِنَّا أَوْسَدْنَاكَ شَاحِدًا وَمُشِيرًا وَذُنُوبُكَ لَتَوْمُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَعَذَابُكَ وَتَوَقُّدُكَ رَفِيعٌ (پ ۶)
 ان آیات سے ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر ضروری ہے اور اللہ ان کی تعظیم کا حکم دیتا ہے۔

دلائل از احادیث

حدیث (۳) عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بن جث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ فکان قریباً منہ فجاہ علی حماد فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضار قوما لی سیدکم واداء الخدری والسم از مشکوٰۃ شریف ص ۳۳

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب بنی قریظہ نے حضرت سعد کو اپنا حکم تحریر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس اطلاع بھیجی اور وہ غریب ہی تھے تو وہ دراز گوش پر سوار ہو کر حاضر ہوئے جب دربار رسالت کے قریب پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا کہ اپنے سر مبارک کی تعظیم کر دو

حدیث (۴) عن ابی ہریرۃ قال

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس معنای المسجد یجود ثنائاً فاذا قام تمنا فیا ما حلت نواہ قد دخل بعض بیوت اذ داہد (از مشکوٰۃ شریف ص ۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور گفتگو فرماتے اور جب حضور کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے کہ آپ کو کسی ازواج مطہرات کے گھر میں داخل ہوتا دیکھتے۔

حدیث (۵) عن عائشہ کان (النبی علیہ السلام) اذا دخل علیہا (اللہ علیہ) قامت الیہ فاخذت ببیدہ فقبلتہ واجلسہ فی مجلسہا (از مشکوٰۃ شریف ص ۳۳)

حدیث (۶) ما دارہ المسلمون حسنا فهو عند اللہ حسن (از دار الحدیث ص ۳۳)

مسلمان جس چیز کو اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

دلائل از اقوال سلف و خلف

(۱) علامہ علی بن برہان الدین صلی سیرت مطبوعہ میں فرماتے ہیں۔
 وقت وجہ الیقین عند ذکر اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم من عالم الامم و ہست کے زبردست عالم اماموں کے پیشوا

مقتدی الأئمة دنیا و دینا و علی الامام
 قتی الدین السبکی و ثابعد علی ذلك
 مشائخ الاسلام فی عصره فقد حکى
 بعضهم ان الامام السبکی باجمعه عند
 جمیع کثیر من علماء عصره فافشد منشد
 قول الصرصری فی حقه صلی الله علیه
 وسلم قلیل مدح المصطفی الخ بالنبی
 علی و رقی من خط احسن من کتب
 وان تنهض الاشواق عند سماعه
 و قیاما صفونا اوحبنا علی الרכب
 فخذ ذلك قام الامام السبکی رحمة
 الله علیه و جمیع من فی المجلس
 فحصل انس کبیر بذات المجلس
 و یکنی مثل ذلك فی الاقتداء
 (از سیرت علمی مصری متا)
 (۳) علامہ سیدی احمد دحلان سیرۃ ابنی میں فرماتے ہیں :

قام الامام السبکی و جمیع من بالمجلس
 فحصل انس کبیر فی ذلك المجلس
 عمل المولود و اجتماع الناس لم یکن له
 حضرت امام سبکی اور تمام حاضرین مجلس کھڑے
 ہو گئے اور مجلس میں نہایت انس حاصل
 ہوا اور میلاد کرنا اور لوگوں کا اس میں

مستحسن (از سیرۃ ابنی مصری ۱۳۵)
 (۴) اسی میں ہے ۔ جرت العادة ان
 الناس اذا سمعوا ذکر وضعه صلی الله
 علیه وسلم یقومون تعظیما لصلی
 الله علیه وسلم و هذا القیام
 مستحسن لما فیہ من تعظیم النبی
 صلی الله علیه وسلم و قد فعل ذلك
 کثیر من علماء الامة الذین
 یقتدی بهم
 جمع ہونا بھی اسی طرح مستحسن ہے ۔
 اور عادت جاری ہو گئی کہ لوگ جب حضور
 صلی الله علیه وسلم کی پیدائش کا ذکر سنتے
 ہیں تو تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں ۔ اور
 یہ قیام مستحسن ہے کہ اس میں تعظیم نبی
 صلی الله علیه وسلم ہے ۔
 اور اسکو بہت سے ائمہ کے ان علماء
 نے کیا جن کی اقتدا کی جاتی ہے ۔
 (از سیرۃ ابنی مصری ۱۳۵ - ۱۳۵)

(۴) سید احمد عابد بن شرح مولانا ابن حجر میں فرماتے ہیں :

جرت العادة بانہ اذا ساق الوعاظ
 مولودہ صلی الله علیه وسلم ذکر و اذ وضع
 امه له قام الناس عند ذلك تعظیما
 لہ صلی الله علیه وسلم و هذا القیام
 بدعة حسنة لما فیہا من اظهار
 الفرح و السرور و التعظیم بل مستحبہ
 لمن غلب علیہ الحب و الاحبال
 لہذا النبی الکریم ۔
 یہ عادت جاری ہو چکی کہ جب ذکر میلاد
 بیان کرتے ہیں اور آپ کی وقت ولادت کے
 ذکر پر پہنچتے ہیں تو اس وقت لوگ تعظیم کیلئے
 قیام کرتے ہیں اور یہ قیام بدعت حسنة ہے
 کہ اس میں فرحت و سرور اور تعظیم کا اظہار
 ہے ۔ بلکہ وہ مستحب ہے ۔ اسکے دسٹے جمیر
 محبت و تعظیم کا غلہ ہے ۔
 (از ذخیرہ راجح مصری ۱۱۳)

(۵) علامہ یوسف بن اسماعیل نہانی اس کو نقل کر کے فرماتے ہیں :

اقول ولم تزل عليه المواقبة من العلماء اس قیام میلاد پر علماء کرام و مشائخ عظام
الاعلام والمشاخخ الکرام نے ہمیشگی کی۔ (از جوامع النجاشی ص ۱۱۳۲)

(۶) حضرت علامہ سید جعفر بن حسن برزنجی اپنے مولد میں فرماتے ہیں:

وقد استحسن القیام عند ذکر مولده حضور کے ذکر میلاد کے وقت قیام متحسن کیا
الشریف ائمة ذروا بایة وروية فطوي ان اماموں نے جو صاحبان روایت درویش
لمن كان تعظيماً على الله عليه وسلم میں تو اس کے لئے خوشخبری ہے جسکی نہایت مراد
غایة مراد و مراد (از جوامع النجاشی ص ۱۱۳۲)
مقصود تعظیم مصطفیٰ ہے۔

(۷) علامہ ابن حجر المولدا کبیر میں فرماتے ہیں:

يقال تعظيماً ذلك في القیام عند ذکر اور اسکی تعظیم قیام بوقت ذکر ولادت
ولاد صلی الله عليه وسلم وايضاً ہے کہ اہل سنت و جماعت کا اس کے
قال اجتمعت الامة المحمدية من متحسن ہونے پر اجماع ہو چکا۔
اهل السنة والجماعة على استحسان القیام (از اللوکب الاذہر
المنکور۔ والدہ تعظیم ص ۱۳۳)

(۸) فاضل اہل سید جعفر بن اسماعیل مدنی نے اللوکب الاذہر میں فرمایا:

القیام عند ذکر ولادة سيد المرسلين قیام بوقت ذکر ولادت سید مرسلین صلی
صلى الله عليه وسلم امر لا شك الله عليه وسلم ایک ایسا امر ہے جس کے
في استحبابه واستحسانه وندبه مستحب اور مستحسن ہونے میں شک
يحصل نفاعاً لمن اتوا بالادفر نہیں۔ اس کے کرنے والے کو پورا پورا ثواب
(از اقامۃ القیام ص ۱)

(۹) حضرت شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

اجماع كرهه انذكر جماع علماء ربابیہ حدیث اس حدیث کی بنا پر تمام علماء نے اجماع
بر کرام اہل فضل از علم یا عمل یا شرف کیا ہے کہ علماء و فضلاء صلحاء کی تعظیم کے لئے
قیام۔ (از اشعۃ اللمعات ص ۲۶)

(۱۰) علامہ سید احمد دحلان اپنی کتاب الدر السنیہ میں فرماتے ہیں:

ومن تعظيماً صلى الله عليه وسلم الفرح اور حضور اکرم صلی الله عليه وسلم کی تعظیم میں
بليلة ولادته و قراءة المولد والقیام سے شب ولادت فرحت و خوشی کرنا۔ اور
عند ذکر ولادته صلى الله عليه وسلم بوقت ذکر ولادت کے قیام کرنا ہے۔ اور
والطعام والطعام وغير ذلك مما يحداد کھانا کھانا وغیرہ ہے جسکے کرنے کی لوگوں
الناس فعله من انواع البر فان ذلك میں عادت جاری ہو گئی تو یہ امور خیر سے
كله من تعظيماً صلى الله عليه وسلم ایک امر خیر ہے اور یہ سب حضور کی تعظیم
(از دار السنیہ مہری ص ۱)

اب رہا بوقت ذکر ولادت قیام کرنا تو یہ اس بنیاد پر ہے کہ حضور صلی الله
عليه وسلم کے ذکر پاک کی تعظیم شل ذات پاک کے ہے اور تعظیم ذات سے ایک صورت
قیام بھی ہے جو بوقت قدوم معظم کے بجالایا جاتا ہے اور ذکر ولادت حضور کے دنیا
میں تشریف آوری کا ذکر ہے۔ تو یہ قیام اس ذکر کے ساتھ مناسب ہوا۔ تو اسی
بنام پر یہ قیام بوقت ذکر ولادت کیا جاتا ہے۔ اہل سنت اس کے دعویدار نہیں ہیں کہ
اس وقت خود حضور بنفس نفیس مجلس میں تشریف لاتے ہیں اس بنا پر قیام ہوتا ہو
نہ کسی ذمہ دار شخص نے تحریر کیا ہے نہ عوام کا یہ خیال ہونا چاہیے اگرچہ کہیں ایسا

ہو جاتا ہو اور یہ آپ کی قدرت تعریف سے بعید بھی نہیں ہے جس پر دلائل قائم ہیں۔
الحاصل اس مسئلہ قیام میلاد میں اہل سنت کا قول ان آیات و احادیث اور
اقوال کے موافق ہے اور عقیدہ و پایہ سب کے خلاف ہے کہ اس کا غلط اور باطل
ہونا اور قول اہل سنت کا صحیح و حق ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہے۔ اس میں اور
مزید تفصیل ہو سکتی تھی مگر اسی کو کافی مقصور کیا گیا۔

مُسْلَفَاتُہ

عقیدۃ و ھایئۃ میں فاتحہ بدعت و حرام اور ناجائز اور مشابہ ہنود ہے۔
فاتحہ موجود بھی بدعت ہے معہذا مشابہ بفعل ہنود ہے اور تشبہ غیر قوم کیساتھ
منع ہے (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۹) فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالہ ہے
ہرگز نہ کرنا چاہیئے (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۱) و آنکہ طعام و رو برو نہادہ چیزے می خوانند
ایں ہم طریق ہنودست ترک جینس رسوم واجب است (از فتاویٰ امدادیہ ص ۳۳)
ہنود کا طریقہ ایسی رسوم کا ترک کرنا واجب ہے۔

اہل سنت کے نزدیک فاتحہ جائز و مباح ہے اور اُمت کا معمول بہ ہے اور
ایصال ثواب کی ایک قسم ہے جس پر بکثرت دلائل قائم ہیں۔

دلائل از آیات

آیت (۱) وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ
تَكُونُ لَهُمْ وَاللَّهُ مَسْمُوعٌ عَاطِلٌ
اور ان کے حق میں دعائے خیر کر د بیشک
تمہاری دعا ان کے دلوں کا پسینہ ہے اور
اللہ سننا جانتا ہے۔
(سورہ نوبہ ص ۱۰۶)

آیت (۲) وَاسْتَغْفِرْ لِيْ ذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ (سورہ محمد ص ۶)

آیت (۳) رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِإِلَهِیْ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (سورہ نوح ص ۶)

آیت (۴) رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِإِلَهِیْ
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ یَوْمَ یَقُومُ الْحِسَابُ۔

(سورہ ابراہیم ص ۶)

آیت (۵) الَّذِیْنَ یُحْمَلُونَ الْعَرْشِیْنَ
مِنْ حَوْلِہٖ یُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّہُمْ وَیُؤْمِنُونَ
بِہٖ وَیَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِیْنَ آمَنُوا رَبَّنَا
وَسِعَتْ كُلُّ شَیْءٍ رَّحْمَتُہٗ وَعِلْمُہٗ فَاعْفُ
عَنِ الذَّنْبِیْنَ تَاوَدُوا بِتَبَعِہٖ اَسْئَلُكَ وَفَہِمُّ
عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔

(سورہ مؤمن ص ۶)

آیت (۶) وَالْمَلَائِکَۃُ یُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ
رَبِّہُمْ وَیَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِی الْاٰمَنَہِ
(سورہ اشور ص ۲۰)

آیت (۷) وَالَّذِیْنَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِہُمْ

اور اے محبوب اپنے فاصلوں اور عام مسلمانوں
مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو
اے میرے رب مجھ کو نشری اور میرے اہل باپ
کو اور اے جو ایمان کیساتھ میرے گھر میں ہر
اور سب کھانا مردوں اور عورتوں کو۔
اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے
اہل باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن
حساب قائم ہوگا۔

وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اسکے گرد میں اپنی
رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں
اور پھر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی
معفرت مانگتے ہیں اے رب ہمارے رحمت
علم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انھیں بخش دے
جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور
انھیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کیساتھ اس کی
پاکی بولتے ہیں۔ اور زمین والوں کے لئے
معافی مانگتے ہیں۔

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں

يَعُوذُونَ رَبِّنا اَعُوذُكَ وَلَا اُخَوِّ اِنَّا اَلَّذِيْنَ
سَجَدْنَا بِالْاِيْمَانِ (سورہ شوریٰ ۶)
آیت (۸) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ
ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
(سورہ طہ ۶)

آیت (۹) وَالَّذِيْنَ صَبَرُوْا اٰتَيْنَا
وَجْهَ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوْا
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّاعْلَانِيَةً وَاُتُوْا
بِالْحُسْنٰى السَّيِّئَةِ اُولٰٓئِكَ عُقْبَى الْاَسَرِ
حَتّٰى يَدْخُلُوْا مِنْ اٰبَابٍ مُّجْتَمِعَةٍ
اِيَّاهُمْ وَاَزْوَاجَهُمْ وَذُرِّيَّاتُهُمْ
(سورہ رعدہ ۲۳)

دال ازل تفسیر

دال تفسیر فاذن و تفسیر معالم میں زیر آیت دال تحریر فرماتے ہیں۔
ای اذ لہم واستغفر لہم لان الصلوٰۃ
فی اللغۃ الدعاء (مکن لہم) ای ان
دعائک رحمۃ لہم
(از فاذن و معالم ص ۱۳ ج ۳)

(۲) تفسیر مدارک میں تحت آیت دال تحریر فرماتے ہیں۔

(دعل علیہم) و اعطف علیہم بالذعاء
لہم و ترجمہ (ان صلوٰۃ مکن لہم)
ییسکون البید و تطمئن قلوبہم بان
اللہم قلنا علیہم (واذنا مسمیع علیہم)
لدعائک (از مدارک ص ۱۳ ج ۲)

(۳) تفسیر صاوی علی الکمالین میں ہے تحت آیت دال فرماتے ہیں:

ورد فی الحدیث حیاتی خیر لکم و صاتی
خیر لکم تعوض علی اعمالکم فی الصباح و
فی المساء فان وجدت خیر احدت
اللہ وان وجدت سوء استغفرت
لکم فدعاء رسول اللہ حاصل فی حیاتہ
وبعد صلاتہ ولاعبودۃ بہن منل و ذاع
عن الحق و خالف فی ذلک
(از صاوی ص ۱۳۲ ج ۲)

(۴) تفسیر معالم و تفسیر فاذن تفسیر علی۔ تفسیر صاوی سب میں یہی مضمون بالفاظ مختلفہ
تحت آیت دال میں ہے۔

وجعۃ الایۃ استغفر لک ذلک ای الذلک
اہل بیتک وللموحنین والمومنات
اور آیت کے یہ معنی ہیں کہ اے حبیب آپ
اپنے اہلبیت کے گناہوں اور مسلمان اہل

یعنی من غیر اہل بیت، و هذا اکل ام
من اللہ عزوجل لهذا الامة حيث
امر نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یستغفر لذنوبہم وهو التبیغ المحاب
روفیہ ایضاً، قیل الخطاب للہ والملاوہ
الامة وعلی هذا الفعل توجب الآية
استغفار الانسان بحیث المومنین.
(معالم وغازن ص ۱۵۴)
و صادی ص ۲۹۹

(۵) تفسیر غازن و تفسیر جبل و تفسیر صادی میں تحت آیت ۷۵ فرماتے ہیں:
هذا ادعاء للمومنین بالمغفرة والتمنا
تعلی لا یرد دعا خلیلہ ابراہیم فعینہ
بشادة عظيمة لجميع المومنین
بالمغفرة (صادی ص ۲۹۹) (غازن ص ۱۵۴)
(۶) تفسیر غازن و تفسیر جبل و تفسیر صادی میں تحت آیت ۷۵ فرماتے ہیں:

یسئلون اللہ تعالیٰ المغفرة لهم
(فیہ ایضاً) اذا دخل المومن الجنة
قال ابن ابی واین امی واین ذو جتی
فیقال انہم لم یعلموا عملک فیقول ابی
اور اللہ تعالیٰ سے مسلمانوں کیلئے مغفرت
مانگیں جب مسلمان جنت میں پہنچے گا تو کہیگا
کہ میرا باپ کہاں پر میری ماں کہاں پر اور
میری بیوی کہاں ہے تو ان سے کہا جائیگا

كنت اعلیٰ ولهم فیقال ادخلوهم
الجنة فاذا جتمع باهلہ فی الجنة کانت
اکمل السودة ولدانة
(از صادی ص ۲۹۹ جلد ۴)
کہ انھوں نے تیرا سائل نہیں کیا تو یہ کہیگا کہ
میں نے تو اپنے اور ان کیلئے اعمال کئے تھے
تو اسے کہا جائیگا کہ ان کو جنت میں لے جا
تو جب وہ جنت میں جمع ہونے لگے اہل کے جمع ہو
جائیگا تو اسکی سرت کاں ترین ہو جائیگی۔

(۷) تفسیر صادی میں تحت آیت ۷۵ فرماتے ہیں:
اذع لہما بالرحمة ولونی کل یوم ولیلة
خمس مائة. (تفسیر صادی ص ۲۹۹)
(۸) تفسیر جبل میں تحت آیت ۷۵ فرماتے ہیں:

قوله (الذین سبقونا بالایمان) ای
بالموت علیہ فینبی نکل واحد من
القائلین لہذا الفعل ان یقصد بہن
سبقہ من انتقل قبلہ من زمند الی
عصا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فیدخل جمیع من تعدد من
المسلمین بالخصوص المهاجرین
والانصاف
(تفسیر جبل ص ۳۱ ج ۴)
اور وہ لوگ جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ اور
ایمان پر ان کی موت ہوئی تو اس کے ہر
کہنے والے کیلئے قائل ہے کہ اس سے پہلے جو
میں زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک گزر چکے
ان کا قصد کرے تو اپنے سے پہلے تمام
مسلمانوں کو دعائیں داخل کرے۔ تاکہ
خاص مہاجرین و انصاف کو۔

(۹) تفسیر مدارک میں تحت آیت ۷۵ فرماتے ہیں:
الحقنا بہم در تہتمہ ای تلحق الاولاد
ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی یعنی اولاد

ایمانہم داعمالہم درستی الایمان وان
تصرت اعمال الذریۃ من اعمال
الایمان (تفسیر مدارک صفحہ ۴۴ ج ۴)
(۱۰) تفسیر صادی میں تحت آیتہ ۹ فرماتے ہیں:

والمعنی ان المؤمن اذا کان عملہ اکثر
الحق بہ من دونہ فی العمل ابنا کان
اوابا و لیحق بالذریۃ من النسب
الذریۃ بالسبب وهو المحبۃ فان
حصل مع المحبۃ تعلیم علم او عمل کان
احق بالحق کالتلامذۃ فانہم
یلتحقون بالشیخ فہم و اشیاخ الاشیاخ
یلتحقون بالاشیاخ ان کالواد و منہم
فی العمل والاصل فی ذلک قولہ صلی
اللہ اذ دخل اهل الجنة الجنة سأل
احدہم عن ابویہ وعن زوجتہ
وولدہ فیقال انہم لم یدرکوا اما
اورکت فیقول یا رب انی عملت
لی ولہم فیومر بالمحبتہم بہ .

(تفسیر صادی صفحہ ۴۴ ج ۴)

ساتھ لائق ہو نیک حکم کر دیا جائے

دلائل از احادیث

حدیث (۱) عن ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمیتا
فی قبرہ الاستبج الغریق المتغوث
یشتطر دحیۃ من اب و امرا و اخر او ولد
او صدیق ثقتہ فاذا الحقۃ کان احب
الیہ من الدنیا وما فیہا وان اللہ
تعلیٰ لیدخل علی اهل القبور من
دعاء اهل الارض امثال الجبال وان
ہدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار
لہم
(رواہ ابی حنیفہ از مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۶)

حدیث (۲) عن سعد بن عبادۃ قال
یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای
الصدقۃ افضل قال الماء و خمر بیرا
قال ہذا لام سعد
(رواہ ابو داؤد و النسائی از مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۶)

حدیث (۳) عن عائشۃ قالت ان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میت اپنی قبر میں ڈھبنے والے کے
مشابہ ہوتا ہے جو فریاد کرنے والا ہوتا ہے اپنے
باپ یا مال اور بھائی، اولاد، سچے دوست کی
دعاؤں کا انتظار کرتا ہے تو جب اس کو وہ دعا
پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا و باقیہا میں زیادہ
پیاری ہوتی ہے اور شیک اللہ تعالیٰ اہل
قبور پر زمین والوں کی دعا پہنچاتا ہے جیسا
ہے اور بیشک مژدوں کی طرف زندوں کا
ہدیران کے لئے مغفرت چاہتا ہے۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ تم سو رکھو
انتقال ہو گیا تو کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا
پانی توان کی طرف مرنے والوں کی تیار کر دیا گیا فرمایا
کہ یہ ام سعد کا کنواں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی انہوں نے

رحملا قال النبي صلى الله عليه وسلم ان
ان اقللت نفسها واطننها فوكلت
تصدقته فهل لها اجر ان تصدقت
عنها قال نعم. (رواه البخاري
والسلم از مشكوة شریف ص ۱۴۲)

حدیث (۳۲) عن ابی ہریرۃ اذا مات
الانسان انقطع عمله الا من ثلث مثله
سیرۃ اذ علمه یتقربہ او ولد صالح
یصلی علیہ. رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد
(از جامع صغیر ص ۲۹ ۱۲)

حدیث (۵) عن انس عن النبی صلی
الله علیہ وسلم انی امر حرمۃ تدخل
قبورہا بنونہا وتخرج من قبورہا لا
تؤنب علیہا یحیی عنہا باستغفار المؤمنین
لہا. (از شرح الصدور ص ۱۳۸)
(رواہ الطبرانی از جامع صغیر)

حدیث (۴) عن عقبۃ بن عامر عن النبی صلی
الله علیہ وسلم ان
الصلۃ تطہر عن اہلہا من القبور

(از جامع صغیر ص ۱۳۹)

حدیث (۷) عن ابن عمر قال رسول
الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا تصدق
احدکم بصدقة تطوعا فلینجب علیہا عن
ابویہ فیکون لہما اجرہا ولا ینقص
من اجرہ شیئا (طبرانی از معجم بہای ص ۹۵)

حدیث (۸) عن انس سمعت رسول
الله صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما
من اهل میت میوت منهم میت
فلیصدقون عنہ بعد موت الایہد
ہالہ جبریل علی طبق من نور ثم یقف
علی شغیر القبر فیقول یا صاحب القبر
العمیق ہذا ہدیۃ اہد اھا الیک
اہلک فاقبلہا فتدخل علیہ فیفرح
بہا ویستبشر ویحزن جبرائیل اللہ
لا یهدی الیہم شیئا (رواہ الطبرانی
از شرح الصدور از معجم بہای ص ۹۵)

حدیث (۹) عن انس انہ سئل رسول
الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی نفی صدقہ کرے تو اپنے مال باپ کی
طرف سے دے کر وہ ان کے لئے اجر ہوگا اور
انکے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انھوں نے
کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا جس قوم کا آدمی مر جائے
اور وہ اسکی موت کے بعد صدقہ دیں تو جبریل
اسکو زندہ کے طبق میں ہدیہ لیکر قبر کے کنارے
پر پہنچے ہیں اور کہتے ہیں اے گہری قبر والے
یہ ہدیہ ہر جو تیری طرف تیرے اہل نے بھیجا ہے
تو وہ متوجہ ہو جائے پھر وہ اسپر داخل ہوتا
ہے اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور بشارت
مہل کرتا ہے اور اسکے پڑوسی وہ رنجیدہ ہوتے
ہیں جنکی طرف کوئی چیز ہدیہ نہ کی گئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ شیک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

اللہ متصدق عن موتانا ونحضر عنہم و
 مذلولہم فہل یصل ذلک الیہم فقال
 نعم انہ یصل ویبرحون بہ کما یفرج
 احدکم بالطبق اذا اھدی الیہ
 (ازمراقی الفلاح ص ۳۶۳)

حدیث (۱۰) عن ابی ہریرۃ قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہما
 یلقن المؤمن من حسناتہ بعد موتہ
 علم نشرہ او دلل اصالحا ترکہ وصحفت
 ورثہ او مسجد بناہ او بیتا لابن السبیل
 او نھرا البواہ او صدقۃ اخرجھا من
 مالہ فی صحفۃ تلحقہ بعد موتہ
 (رواہ ابن ماجہ خزیمہ از شرح
 الصدور للسیوطی ص ۱۲۷)

حدیث (۱۱) عن انس بن ابی ہاشم
 علیہ وسلم قال من دخل المقابر فقرا
 نس خففنا اللہ عنہم وکان لہ بعد

من فیہا حسنات (رواہ عبد العزیز صاحب
 التحال بسندہ از شرح الصدور للسیوطی ص ۱۲۸)

حدیث (۱۲) عن عقبہ بن عامر ان
 امراۃ جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قالت الحج من امی وقد
 ماتت قال اسألک لو کان علیک دین
 فقضیتہ الیس کان مقبولا منک قالت
 بلی فاعمرھا ان تج

(رواہ الطبرانی از شرح الصدور ص ۱۲۹)

حدیث (۱۳) عن عطاء وزین بن اسلم
 قال جاء رجل الی ابی ہاشم صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال یا رسول اللہ اعتق من ابی وقد مات
 قال نعم

(رواہ ابن ابی شیبہ از شرح الصدور ص ۱۲۹)

حدیث (۱۴) عن ابن عباس ان سعد
 بن عبادۃ توبت امہ وھو غائب عنہما
 فقال یا رسول اللہ ان یتفعھا شیئ ان
 تصدقت بہ عنہما قال نعم قال فانی

سے تخفیف عذاب کر دیگا اور اس کو بمقتدار
 ان کے نیکیاں ملیں گی۔

حضرت عقبہ بن عامر سے مروی کہ ایک عورت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر ہوئی اور عرض کیا کیا میں اپنی ماں کی
 طرف سے حج کر سکتی ہوں جو فوت ہو چکی ہے
 فرمایا تیری ماں پر اگر قرض ہوتا اور تو اس کو
 ادا کرتی تو کیا وہ مقبول نہ ہوتا عرض کیا ہاں
 تو حضور نے اسے حج کرنے کا حکم دیا۔

حضرت عطاء وزین بن اسلم رضی اللہ عنہما
 سے مروی ان دونوں نے کہا کہ ایک شخص نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر
 عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے باپ کی
 طرف کو غلام آزاد کر دوں اور وہ فوت ہو چکا
 ہے۔ فرمایا ہاں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ
 بیشک حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ فوت
 ہو گئیں اور وہ اس وقت موجود نہیں تھے انھوں
 نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں انکی طرف سے

اشہد ان علی بن حنفی الخزاف صدقہ
علیہا۔

(رواہ البخاری۔ از شرح الصدور ص ۳۴)

حدیث (۱۵) عن ابی تادہ قال سمعت
ابن علی علیہ السلام یقول خیر ما
یختلف المرء بعد موتہ ولد صالح یولد
وصدقہ عجزی یبلغہ اجرہا وعلمہ
یعمل بہ من بعدہ۔

(رواہ الطبرانی از شرح الصدور ص ۱۳۹)

حدیث (۱۶) عن سعد بن عبد اللہ قال
قلت یا رسول اللہ تو فیئیل ہی ولہ تو می
ولہ تصدق فہل ینفعہ ان تصدقت
قال نعم ولو کرام شاة محرق۔

(رواہ الطبرانی از شرح الصدور ص ۱۳۹)

حدیث (۱۷) عن ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تصدق
احدکم صدقۃ قطعاً فنجعلہا عن الودیہ
لیکون لہما اجرہا ولا ینقص من اجرہ

شیخ

(رواہ الطبرانی از شرح الصدور ص ۱۳۳)

حدیث (۱۸) عن جابر قال شہد مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاضحی
فی المصلی فلما قضی خطبہ نزل من
ہنبرہ وانی بکیش فذا یحییٰ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال
بسم اللہ اللہ اکبر ہذا عینی وعین
لہ یغنی من امتی۔

(رواہ البزازی ودر ترمذی)

حدیث (۱۹) عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
اللہ لیرفع درجۃ للعبد الصالح فی
الجنة فیقول یا رب الی لی ہذا فیقول
باستغفار ولدک لا شئ

(رواہ احمد و مشکوٰۃ ص ۲۵۹)

حدیث (۲۰) عن مالک بن دینار قال
دخلت المقبرۃ لیلة الجمعة فادانا بنو
مشرق فیہا نقلت لا الہ الا اللہ نری

بہا بیت تیز روشنی پائی تو میں نے کہا لا الہ الا اللہ

و دون کے لئے اجر ہوگا اور اس کے اجر سے
کچھ کم نہ ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ
میں عید اچھی میں حاضر تھے تو جب حضور نے
اپنا خطبہ دیدیا اور منبر سے اترے تو ایک کبری
حاضر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سکودیک فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر یہ میری
طرف سے ہے اور میری امت کے لئے لوگوں
کی طرف سے جو قربانی نہ کر سکیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ بیشک اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت
میں بلند کرے گا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب
یہ درجہ مجھے کہا جسے اللہ واپس لے گا تو میری
اولاد کیلئے تیرے لئے استغفار کرنے کے بہانے

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی
کہ میں شب جمعہ کو قبرستان پہنچا تو میں نے ایک
نبات تیز روشنی پائی تو میں نے کہا لا الہ الا اللہ

ان اللہ عزوجل قد غفر لاهل المقابر
فاذا انما جنت يهتف من البعد وهو
يقول يا مالک بن دینار هذه هدية
الوسین الى اخواتهم من اهل
المقابر قلت بالذی انطلق الاختیار
ما هو قال جمل من المؤمنین قام
فی هذه الليلة فاسبغ الوضوء وصلى
وکتب وقرأ فیہما فاتحة الكتاب
وقل یا ایہا الکافرون وقل هو اللہ
احد وقال اللہ عزوجل قد وهبت
لایہا لاهل المقابر من المؤمنین
وادخل اللہ علیہا النور والنعمة
والسرور فی المشرق والمغرب قال
مالک فلی اذلی اقرؤہما فی کل لیلة
جمعة فزیلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی منی یقول لی یا مالک بن دینار
مد غفر اللہ لک بعد الذنوب الذی
احدیته الی احب و لک ثواب ذلک
ثم قال لی وبی اللہ لک بیتا فی الجنة

فی تقویٰ یقال لہا المینف قلت ما المینف
قال المینف علی اهل الجنة
(از شرح الصدور ص ۱۲۵)
کیا ہے۔

الماہل ان دس آیات اور بیس احادیث سے یہ ثابت ہو گیا کہ ایک کا اجر عمل دوسرے
کو پہنچا ہے تو میت کیلئے استغفار اور دعا اور ایصال ثواب بیکار نہیں بلکہ نافع ہے
اور میت اس کا محتاج ہے اور وہ اس سے مسرور اور خوش ہوتا ہے اور اعزہ و احباب
پر میت کا یہ حق ہے کہ وہ اس کے لئے حتی الامکان استغفار اور دعا و صدقات
کریں اور اس کی امداد کریں۔

دلائل از اقوال سلف و خلف و کتب کلام و فقہ

شرح فقہ اکبر میں ہے۔ عند اهل السنة
ان ان یجوز ان یجوز ثواب عند یغیر
صلوة او صوما او حج او صدقة او غیر
(از شرح فقہ اکبر ص ۱۱)
اہل سنت کے نزدیک انسان اپنے عمل کا
ثواب اپنے عزیز کو پہنچا سکتا ہے نماز پر یا روزہ
یا حج یا صدقہ ہو یا اس کے سوا ہر۔

(۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں :

انہ کان یضرب بکشی من احدہما عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخضر
عن نفسه فقیل لہ نقل امرنی بہ
یعنی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
(رواہ الترمذی ص ۱۱)
حضرت علی کرم اللہ وجہہ دو بکریاں ذبح کرتے
اور قربانی کیا کرتے تھے ایک نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی جانب اور ایک اپنی طرف تو ان سے
دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ مجھے اسکا حضور نے
حکم دیا ہے۔

(۱۲) حضرات حسنین کریمین کا نفل منقول ہے :

من ابی جعفران الحسن والحسین رضی اللہ عنہما
اللہ عنہما کا نایق تعقبات عن علی رضی
اللہ عنہ بعد موتہ . رواہ ابن ابی شیبہ
(از شرح الصدور ص ۱۳۹)
حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ
حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما حضرت
علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے ان کی وفات
کے بعد غلام آزاد کرتے تھے .

(۱۳) من سفیان قال کان یقال
الاہولت احوج الی الدعا من الاحیاء
الی الطعام والشراب
(از شرح الصدور ص ۱۲۷)
حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی وہ
فرماتے تھے کہ مردوں کو دعا کی حاجت
زندوں کو کھانے پینے کی حاجت سے
زائد ہے .

(۱۴) وقد قتل غیر واحد الاحجام
علی ان الدعای تنفع المیت .
(از شرح الصدور ص ۱۲۷)
بہت سے لوگوں سے منقول ہے کہ اس پر اجماع
ہے کہ بیشک دعائیت کو نفع دیتی ہے .

(۱۵) من بعض السلف قال رأیت اخیالی
فی النوم بعد موتہ فقلت ایصل
الیک دعاء الاحیاء قال ای واللہ
یترکون مثل النور ثم نلبسہ
(از شرح الصدور ص ۱۲۷)
بعض سلف سے مروی ہے کہ میں نے اپنے بھائی
کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا تو میں نے کہا
کہ کیا تمہاری طرف زندوں کی دعا پہنچتی ہے
انہ نے کہا کہ ہاں خدا کی قسم توڑ کی طرح چمکتا ہوا
لباس پریشی ہو کر پھر ہم اس کو پہنتے ہیں .

(۱۶) عن احمد بن حنبل قال اذا دخلتم
المقابر فاقرؤا بقائتہ الکتاب المعوی
حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے مروی
فرمایا جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورہ

وقل هو اللہ احد واجعلوا ذلک
لاہل المقابر فانه یصل الیہم .
(از شرح الصدور ص ۱۳۷)
خاتمہ اور معوذتین اور قل هو اللہ احد پڑھا
کر دو اور اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچاؤ
کہ بیشک وہ انہیں پہنچتا ہے .

(۱۷) ان الانسان لہ ان یجعل ثواب
عملہ لغيرہ مصلوۃ او صوما او صدقۃ
او غیرہا عند اہل السنۃ والجماعۃ
(از ہدایہ مجتبیٰ ص ۲۶۶)
بیشک انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو
عمل کے بغیر مصلوۃ او صوما او صدقہ
او غیرہا عند اہل السنۃ والجماعۃ
اب وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان
کے علاوہ کوئی نیک عمل ہو .

(۱۸) مراقی الفلاح میں علامہ زمینی سے ناقل ہیں :
فلانسان ان یجعل ثواب عملہ لغيرہ
عند اہل السنۃ والجماعۃ مصلوۃ
کان او صوما او حجا او صدقۃ او
قرآۃ للقرآن اولاذکار او غیر ذلک
من الواعی الیہ ویصل ذلک الی
المیت وینفعہ (از طحاوی ص ۳۶۳)
(۱۹) در مختار میں ہے : الاصل ان کل من
اتی بعبادۃ مالم یجعل ثوابہا لغيرہ
وان لواہا عند الفعل لنفسہ لظاہر
الادلة . (از شامی ص ۲۳۲ ج ۲)
تلا انسان ان کے نیک عمل کے نیک انسان اپنے
عمل کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے نماز ہو یا
روزہ یا حج یا صدقہ ہو یا قرآن یا ذکار کے
پڑھنے کا اجر ہو یا ان کے سوا اور کوئی ..
نیک عمل ہوں تو یہ میت کو پہنچے گا اور
نفع دیگا .

(۲۰) قاعدہ یہ ہے کہ جو اپنے مال کا صدقہ کسی تو اس
کا ثواب اپنے غیر کو پہنچا سکتا ہے . اگرچہ اس
کے کرتے وقت اپنے لئے نیت کی ہو کہ اسکی
دلیلیں ظاہر ہیں .

(۲۱) فتاویٰ سرامیہ میں ہے : عن حم عن
جس نے غیری کی طرف سے حج کیا بغیر اس کے حکم

غیر بغیر امر کا وجعل ثوابہ لہ لعل
الثواب الى ذلک الخیر (مس ۱۹۵)
غیر کو یہ ثواب پہنچے گا۔

(۳) محمدی علی مرآۃ الصلاح میں ہے :

فلان ان یجعل ثواب عملہ لغيره
عند اهل السنة والجماعة سواء كان
المجہول لہ حیا او میا من غیر من غیر
من اجرة شیئ (محمدی مس ۲۶۳)
اسکے کہ اجر سے کچھ کم ہو۔

(۴) عقائد کی مشہور کتاب شوح عقائد میں ہے :

ولی دعاء الاحیاء للاموات وصدقہم
ای صدقۃ الاحیاء عنہم ای عن
الاموات نفع لہم ای الاموات من (۲۳)

(۱۳) یعنی شرح کنز الدقائق میں ہے :

ان الانسان ان یجعل ثواب عملہ لغيره

صلوۃ کان او صوما اذبحا او صدقۃ

او قرآن القرآن او ذکر غیر ذلک من

جمیع انواع البر وفضل کل ذلک الی

المیت وینفعہ عند اهل السنة

والجماعة (یعنی مس ۱۶)

کے نزدیک ہے۔

(۱۵) عقائد کی مشہور کتاب تکمیل الایمان میں ہے :

وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقہم

عنہم نفع لہم۔ در دعائے زندگان مر

مردہ ہمارا صدقہ دامن بہ نیت ثواب انہیں

رافعہ عظیم است مردہ ہمارا دعا و میت و

آثار دریں باب بسیار است و نماز جنازہ

نیز از میں باب است۔ (از تکمیل الایمان مس ۵۷)

(۱۶) یافین کے استاد اہل حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی گنہگار و فاسق

کیلئے فاتحہ کو لازم ٹھہراتے ہیں۔ تفسیر عزیزی میں ہے ۔

بعد از مردن او (فاسق را باین

مسئلے کے بعد فاسق مومن کو مسلمانوں کے

مسلمان غل باید داد باستغفار و فاتحہ

و درود و صدقات و خیرات لازم باید شمر

را (تفسیر عزیزی ص ۱۸۲)

لازم منظور کریں ۔

(۱۷) رد المحتار شامی میں فرماتے ہیں :

الافضل لمن یصدق نفلان ینوی

لجميع المومنین والمومنات لانہما نفل

الیهما ولا ینقص من اجر شیئ کذا فی

تمار حایبہ والھیط۔ (مس ۲۶)

(۱۸) رد المحتار میں ہے : اجمعوا علی ان

الاستغفار وانداء و الصدقۃ والحج

جو صدقہ نفل دے تو اسکے لئے افضل یہ ہے

کو تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی نیت

کرے کہ وہ انہیں پہنچے گا اور اسکے اجر سے

کچھ کم نہ ہوگا اس طرح تارغانیہ اور محیط میں

علمائے اس پر اجماع کیا ہے کہ استغفار اور

دعا اور صدقہ اور حج اور آزار کو نامیت

والسنت تنفع المبتدئ ويصل اليه ثوابه
 كوفع بثلثه ہے اور اس کا ثواب کو پہنچاتا ہے
 (۱۷۱)

(۱۷۱) علامہ شامی گشتِ حجاز کا عمل تعلیم کرتے ہیں تو پہلے اسیں فاتحہ دینے کا حکم فرماتے ہیں
 فليقتل على مكان عال مستقبل للقبلة تو وہ کسی بلند جگہ پر کھڑا ہو مستقبلِ ردِ بوکر
 ويقرا الفاتحة ويهدي ثوابها للنجى اور فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب نبی صلی
 صلی اللہ علیہ وسلم ثم يهدي ثوابہ اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرے پھر سید احمد
 فليقتل لسيدي احمد بن علوان بن علوان کو ہدیہ کرے (از شامی ص ۲۲۳)
 (۱۷۲) خود مانعین کے مسلم پیشوا و امام مولوی اسماعیل دہلوی صراطِ مستقیم میں لکھتے ہیں :
 پس در خوبی این قدر امر از امور مومر پس ان امور کی خوبی میں فاتحہ - عرس
 فاتحہ واعراس و نذر و نیاز اموات شک نذر و نیاز اموات میں شک اور شبہ
 شہ نسبت (از صراطِ مستقیم ص ۵۵) نہیں ہے۔

(۱۷۳) اسی اسماعیل صاحب اسی صراطِ مستقیم میں فاتحہ کی تاکید کرتے ہیں :

ہر گاہ ایصالِ نفع بحیثیت منظور دارد جب کبھی محبت کو نفع پہنچانا منظور ہو تو
 موقوف براہِ عام نگذار کہ اگر میسر باشد اُسے کھانا کھلانے پر موقوف نہ رکھیں
 بہتر است والا صرف ثواب فاتحہ و اخلاص اگر میسر ہو تو بہتر ہے ورنہ صرف سورہ فاتحہ
 بہترین ثوابہا است (از صراطِ مستقیم ص ۶۵) و اخلاص کا ثواب بہترین ثواب ہے۔
 (۱۷۴) تمام طائفہ مانعین کے مسئلہ پیر و مرشد شاہ امداد اللہ صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ میں
 تحریر کرتے ہیں۔

سلف میں تو یہ عادت تھی کہ مثلاً کھانا پکا کر مسکین کو کھانا کھلایا اور

اور دل سے ایصالِ ثواب کی نیت کر لی۔ متاخرین میں کسی کو خیال ہوا کہ جیسے
 نماز میں نیت سرچند دل سے کافی ہے مگر موافقتِ قلب و لسان کے لئے
 عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے۔ اسی طرح اگر یہاں (فاتحہ میں) زبان
 سے کہہ لیا جائے کہ یا اللہ اس کھانے کا ثواب فلاں شخص کو پہنچ جائے
 تو بہتر ہے۔ پھر کسی کو خیال ہوا کہ لفظ اسکا مشار الیہ اگر ردِ برد موجود ہو تو
 زیادہ استحضارِ قلب ہو کھانا ردِ برد لانے لگے۔ کسی کو یہ خیال ہوا کہ یہ
 ایک دعا ہے اسکے ساتھ اگر کچھ کلام الہی بھی پڑھا جائے تو قبولیت دعا
 کی بھی امید ہے اور اس کلام کا ثواب بھی پہنچ جائے گا کہ جمع بین النبی
 ہے۔ قرآنِ شریف کی بعض سورتیں بھی جو لغتوں میں مختصر اور ثواب میں
 بہت زیادہ ہیں پڑھی جائیں گیں کسی نے خیال کیا کہ دعا کیلئے رُفعِ یدین
 سنت ہے ہاتھ بھی اٹھانے لگے کسی نے خیال کیا کہ کھانا جو مسکین کو دیا جائے
 گا اسکے ساتھ پانی دینا بھی مستحسن ہے۔ پانی پانا بڑا ثواب ہے اس پانی کو
 بھی کھانے کے ساتھ رکھ لیا پس یہ ہیئت کذا بہرہ حاصل ہو گئی۔

(از فیصلہ ہفت مسئلہ)

حاصل بحث یہ ہے کہ مسلک اہل سنت ان تمام آیات و احادیث اور اقوالِ سلف
 خلف کے موافق ہے اور مانعین کے اکابر بھی کہتے ہیں۔ اور وہاں پیر کے اقوال ان سب
 نے خلاف اور خود اپنے امام و استاد و پیر سب کے خلاف ہیں۔ اس کو ابھی اور بھی
 لکھا جاتا۔ لیکن بخوفِ طوالت اسی پر اختصار کیا جاتا ہے۔

مسئلہ سوم

اے وہابیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ سوم بدعت و مکروہ ہے مثلاً یہ ہندو ہے بلکہ کفر تک ہے۔

سوم دہم و چہلم وغیرہ بدعات مانو اذ کفار ہندو دست (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۳ ج ۱) مشہد سویم دہم و چہلم جملہ رسوم ہندو کی ہیں (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۳ ج ۱) مجمع ہونا عزیز واقرب و غیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر روز وفات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۳ ج ۱) اور تقویۃ الایمان و تذکیر الاخوان میں اسکو کفریات میں شمار کیا ہے۔

احسن سنت کے نزدیک سوم جائز و مباح اور امر خیر ہے۔ اور ایصال ثواب کے اقسام میں داخل ہے جو مقبوسات میں ہے۔ دلائل اس کے یہ ہیں:

دلائل از آیات

آیت (۱) وَإِذَا حَضَرَ الْقَبْرَ أُولُو
الْعَرْقِ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ فَأَرْزُقُوهُمْ
مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا
پھر ہائے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور
سکین آجائیں تو اس میں سے انھیں بھی کچھ
دے دو اور انھیں چھی بات کہو۔

(از تفسیر ص ۶)

تفسیر ماک میں تحت آیت فرماتے ہیں:

وَإِذَا حَضَرَ الْقَبْرَ أُولُو الْقَرْبَةِ
اور جب ترکہ کی تقسیم کے وقت وہ رشتہ دار

(ادوالعرق) یعنی لایوت (والیتامی) یعنی یتیم (والمسکین) جو وارث نہ ہوں اور یتیم و مسکین
من الجانب (فأرزقوہم) فاعطوہم (معد) آجائیں تو انھیں کچھ دوا س ترکہ سے
ماثلات اولی ان والاقرین وھو اور یہ امر مستحباً ہی ہے۔ جو باقی ہے منصرف
امر ندب وھو باقی لم یستحب نہیں ہوا۔ (از ممالک ص ۱۶ ج ۱)

یہ مسئلہ فقہ میں موجود ہے کہ تعزیت کے لئے تین دن ہیں اور تیسرا دن تعزیت کا آخری دن ہے تو میت کا ترکہ اسی دن تقسیم کیا جاتا تھا۔ اور روز سوم کی تخصیص اس بنا پر بھی تھی کہ اعزہ اقرباء و دور دراز مقاموں پر رہتے ہیں تو روز سوم تک خبر موت سنا کر آجاتے ہیں۔ تو روز سوم کا تقسیم کے لئے مقرر کرنا اس بنا پر بھی مناسب ہوا۔ تو بوقت تقسیم داروں کو تو ان کا شرعی حصہ ملے گا اور جو اعزہ میں وارث نہ ہوں۔ یا اجنبی یتیم و مسکین ہوں یہ آیت انھیں مالی متروکہ میں سے کچھ دینے کا حکم کرتی ہے اور یہ ہی امر ہے کہ جب ان سب کا اجتماع ہو گا تو ان میں افضل ذکر قرآن کریم کی تلاوت و کلمہ طیبہ کا و داور میت کے لئے دعا و استغفار اور صدقات و ایصال ثواب کرنا

حق میت ہے جو ان کے ذمہ پر ہے۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرام انصار قبر پر جمع ہو کر قرآن مجید اپنے میت کے لئے پڑھا کرتے تھے۔ علامہ سیوطی نے اس کی روایت کی۔

اخرجہ الخلال فی الجامع عن الشعبي قال
كانت الانصار اذا مات لهم الميت
اختلفوا الی قبره یقرؤن له القرآن
وگ جمع ہو کر اسکی قبر کی طرف پہنچتے اور اس
کے لئے قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔
(از شرح الصدور ص ۱۳)

پھر ہر زمانہ میں مسلمان اپنے میت کے لئے ایسا اجتماع کرتے رہے تو اس پر اجماع

ہو گیا۔ چنانچہ علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں :

من المسائل ما ذلوا فی کل عصر یجمعون
و یقرؤن لموتاهم من غیر تکرر فکان
ذلک اجماعاً (از شرح الصدور ص ۱۳)
شریف پڑھتے ہیں تو یہ اجماع ہو گیا۔

تو جس پر امت کا اجماع ہو گیا اسکو بدعت کہنا کس قدر جہالت اور دلیری ہے
خود بالغین کے استاد اہل حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کے خاندان میں سوم ہوتا تھا
ملفوظات میں ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب کا سوم ہوا اور ایسا زبردست ہوا

روز سوم کثرت بجوم مردم آن قدر
تیسرے روز آدمیوں کا اس قدر بجوم تھا
بود کہ بیرون از حساب است ہشتاد
کہ حساب سے باہر ہے۔ کیا سی ختم کلام اللہ
ایک ختم کلام اللہ شمار آمد زیادہ ہم
تو شماریں آئے اور اس سے زیادہ ہی ہوئے
شدہ باشد و کلمہ را حاضر نیست
ہوئے اور کلمہ شریف کی تو کوئی شمار ہی نہیں

(ملفوظات عزیزی ص ۱۰)

اب گنگوہی صاحب اور سائے اکابر و اصاغر و ہادیہ دہیں کہ اس میں دن کا
تین میاں ہے۔ اجتماع ہی ایسا ہے کہ شمار سے باہر ہے اور قرآن خوانی بھی ایسی ہے کہ
ایسی تو شمار میں آئے اور کلمہ طیبہ بھی پڑھا گیا اور وہ بھی لاکھ یا سو لاکھ نہیں بلکہ
میشمار دے حساب ہے۔ قرآن کی قرات تو ایسی نہیں جس کے لئے دلائل کی حاجت
ہو۔ لیکن پھر بھی ایک حدیث پیش ہی کر دیجائے۔

حدیث ۱۰۴ - عن ابن مندہ عن ابن
مروۃ قال اذ دخل الانسان قبره فیجی
ابن مندہ عن حضرت عمر بن مروہ عن عمر بن
انہو نے کہا کہ جب انسان اپنی قبر میں پہنچا کہ

ملك من شالہ فیجی القرآن فینعہ
فیقول مالی ولک فواللہ ما کان یعمل
بہ فیقول اولیس کنت فی جودہ فلا
یزال حتی یجی صاحبہ۔

(از شرح الصدور ص ۱۲)

حدیث ۱۰۵ - عن ابی امامۃ البہلی قال قولا
القرآن فاذنہ یا تیوم الیقینہ شفیعا
لاصحابہ
حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی
کہ قرآن پڑھا کر وہ اپنے پڑھنے والوں
کے لئے شفیع بن کر آئے گا۔

اب کلمہ طیبہ کے متعلق بھی چند دلائل پیش کر دوں۔

حدیث ۱۰۶ - عن ابی ہریرۃ قال انی صلی
اللہ علیہ وسلم اکثر ما من شہادۃ
ان لا الہ الا اللہ قبل ان یحالی بینکم
و بینہا و یعتزہا مو تاکلم (رداء ابو یعلی
وابن عدی از جامع صغیر ص ۱۰۴)

حدیث ۱۰۷ - عن انس قال انی صلی اللہ
علیہ وسلم اکثر ما من شہادۃ قول لا
الہ الا اللہ (رداء الدلمی فی سند
الفردوس (از جامع صغیر ص ۱۰۴))

حدیث ۱۰۸ - عن ابن عباس ان رسول
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی

اللہ علی اللہ علیہ وسلم قال اخبرنی
جبریل ان لا اله الا اللہ انزلہ
عند موتہ و فی قبرہ و حین یخرج
من قبرہ (از شرح الصدور ص ۳۹۹)
حدیث ۴۲۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من قال لا اله الا اللہ سبعین الف
مرة غفر (از شرح شفا علی قاری ص ۳۹۹) ۱

بالجملہ ان امارت سے ثابت ہو گیا کہ ثواب کلمہ طیبہ میت کے لئے باعث امن
اور سبب مغفرت ہے تو قرآن کریم اور کلمہ طیبہ ہی سوم میں پڑھا جاتا ہے اسی کو
عون میں سوم اور تیجہ کہتے ہیں اور یہ ایسے سبب مغفرت ہیں کہ حضرت علامہ علی قاری
نے ایک واقعہ نقل فرمایا ہے۔ اسی شرح شفا میں ہے :

حکى عن العارف بالله محی الدین ابن
العربی رحمۃ اللہ انہ قال ما غفر عن
النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ
من قال لا اله الا اللہ سبعین الف
مرة غفر و کنت ذکرہ ہذا العدد
وما عینہ لاحد حتی اجتمع فی
منافقہ مع شفاء مشہور بالکشف
نیکانی اتناء احوالہ سالکین

حاله فقال ادى اى وابى بعد بان فقدت
فی قضی و عبت ثواب التعلیل الجلیل
لمیت ہذا الی جعل الجحیم فضحک فاستہ
فقال اساقف عنہما العذاب فعرفت
صحیحۃ الحدیث بکشفہ و صحیحۃ کشفہ
بثبوت الحدیث۔
(از شرح شفا ص ۳۹۹) ۲

خود محی الدین کے استاد اہل مولوی قاسم نانوتوی نے بھی تخریر الناس میں ایسا ہی
ایک واقعہ نقل کیا ہے :

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک کسی مرید کا ذکر ایک ایک متغیر ہو گیا۔ آپ
نے سبب پوچھا تو برائے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں
دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کلمہ پڑھا تھا یوں سمجھ
کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے۔ اپنے جی
ہی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی مگر بخشے ہی کیا
دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے
عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا
کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث معلوم سے معلوم ہوئی۔ اور
حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہوگی۔ (از تخریر الناس ص ۳۹۹)

ان واقعات سے ثابت ہو گیا کہ کلمہ طیبہ کے ثواب سے میت کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ ثواب

روایت شروع کر دیا ہیں اس کا حال دریافت
کیا تو اس نے جواب میں کہا کہ میری بی بی ماں اور
باپ کو عذاب میں مبتلا دیکھتا ہوں۔ تو میں
نے اپنے دل میں ستر ہزار کلمہ شریف کا ثواب لکھ
بخش دیا تو وہ جوان ہنسنے لگا میں نے اس سے
دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ان دونوں سے
عذاب اٹھایا گیا۔ تو میں حدیث کی صحت اس کے

ماتین کا سووم کو منع کرنا یا رد کن گویا میت کے ساتھ عداوت ہے۔ اسی اصل پر دلائل مسلک اہل سنت کی تائید کرتے ہیں۔ اور وہابیہ کا عقیدہ ان دلائل کے خلاف ہے تو حق و باطل کا فیصلہ ہو گیا۔ اور مسلک اہل سنت کی صحت و حقانیت اور عقیدہ وہابیہ کی غلطی اور بطلان آفتاب کی طرح روشن ہو گیا۔

مسئلہ عرس

عقیدہ کا وہابیہ

طریقہ سنیہ عرس کا طریقہ سنت کی خلاف ہے لہذا بدعت ہو (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۱) •
الجبوا کسی عرس و مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی ساعس و مولود درست نہیں (از فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۴ ج ۳)

اھلسنت کے نزدیک عرس جائز و مباح ہے اور حیار اموات کے لئے فائدہ مند ہے اور انکی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

دلائل از آیات

آیت (۱) و سئلہ علیہ یوم ولدہ و یوم یبعث حیاً اور سہ ماہی ہے بچہ پر جس دن پیدا ہوا۔ اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔ (سورہ مریم ص ۸۱)

آیت (۲) و انسلا علی یوم ولدت و یوم اموت و یوم البعث حیاً پید ہوا اور جس دن مردوں اور جس دن زندہ اٹھایا جاوے گا۔ (سورہ مریم ص ۸۱)

ان آیات میں بوقت وفات کو سلامتی کے ساتھ ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ یوم وفات کی سلامتی حضرات انبیاء و اولیاء کی امت کے اور بعد ان کی امت کے ہے۔ اسی یوم وفات کی یادگار کا نام عرس ہے۔ تو عرس کی اصل ان آیات سے ثابت ہوئی اسی طرح حدیث سے ثابت ہے۔

دلائل از احادیث

حدیث (۱) ان ابنی علی اللہ علیہ وسلم بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہداء سے اہد کان یا قی قبروں پر ہر سال کے کنے پر تشریف لایا اس کل حول۔ (رداء ابن ابی شیبہ) کرتے تھے۔

حدیث (۲) کان ابنی صلی اللہ علیہ وسلم یزور الشہداء بالحد فی کل حول واذا بلغ الشعب رفع صوته فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعہم عقبہ الدار شد البوکرم صلی اللہ علیہ وسلم یفعل مثل ذلک ثم عمرو بن الخطاب ثم عثمان قیام گاہ پھر حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال اسی طرح کرتے رہے پھر حضرت عمر بن خطاب پھر حضرت عثمان غنی اور حضرت فاطمہ آقین اور دعا کرتی تھیں صلی اللہ علیہ وسلم (رداء البیہقی از شرح الصدور ص ۳۸)

ان احادیث میں یہ تو صاف موجود ہے کہ حضور ہر سال اہد میں تشریف لاتے اور قبر شہداء کی زیارت فرماتے اور سال سے مراد ان کا وہی جنگ اہد کا واقعہ

ہے۔ یعنی جب جنگ احد کا وہی دن یعنی شہداء کا یوم وفات و شہادت آتا اس میں تشریف لاتے تو یوم وفات پر زیارت کئے مزار پر حاضر ہوتے اور ایصال ثواب کرنے اور ان کے کسب فیض کا نام عرس ہے تو گویا عرس کی اصل فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فعل خلفائے راشدین سے ثابت ہوئی۔ فتاویٰ دیوبند کے حصہ ۲ میں بھی اس حدیث کو نقل کر کے سالانہ عارضی کو مستحب قرار دیا۔ تو عرس کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہوئی اور یہ سنت شارع علیہ السلام و سنت خلفائے راشدین ثابت ہوا۔

دلائل از اقوال سلف و خلف

عرس کی اصل تو شارع علیہ السلام و فعل خلفائے راشدین سے ثابت ہو چکی لیکن متاخرین نے اپنے زمانے میں اس پر التزام کر لیا تو اسی وجہ سے یہ متاخرین کی طرف منسوب ہو گیا۔ چنانچہ حضرت شیخ محقق مولینا عبدالحی محدث دہلوی نے اپنی کتاب اثبت من السنہ میں فرمایا:

(۱) ذکر بعض المتأخرین من مشائخنا المعاصرین اور بعض معرب کے مشائخ متاخرین نے ان الیوم الذی وصلوا الی جناب العنقا ذکر کیا کہ وہ دن جس میں یہ جناب الہی و حفظہم القدس یرجع فیہ من الخیر والبرکۃ والنورانیۃ اکثر وافر من سائر الايام (پھر بعد سطر کے فرمایا) واما ہومن مستحسنات المتأخرین سے قرار پایا۔

(از اثبت من السنہ ص ۱۴۴)

(۲) یغین کے استاذ اہل حضرت شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی تحفہ اشاعرہ میں فرماتے

حضرت امیر و ذریت طاہرہ اور تمام امت حضرت علی اور ان کی اولاد طاہرہ تمام برتھل پیراں و مرشدان می پرستند و اموتو امت پیروں اور مرشدوں کی طرح آتی ہر تکوینہ را بایشان وابستہ می دانند و فاتحہ اور فاتحہ اور درود اور صدقات اور نذر و نیاز اور منت ان کی رائج و معمول ہے ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ باجمیع اولیا و ائدہ میں معاملہ امت و نام شیخین را دریں مقدمات کسی بر زبان نمی آرد و جیسا کہ تمام اولیا و عرس سے یہی معاملہ ہے اور شیخین کا ان میں کوئی زبان پر نام بھی نہیں لیتا اور فاتحہ اور درود اور نذر و منت اور عرس و مجلس کے شریک نمی کنند۔

(از تحفہ اشاعرہ ص ۲۲۸ مطبوعہ مطبعہ المطالع)

(۳) مخالفین کے مسلم پیشوا امام مولوی امجد علی دہلوی صراط الیقین میں لکھتے ہیں۔ پس در خوبی اینقدر امر از امور مرسومہ پس ان امور فاتحہ۔ عرس۔ نذر و نیاز فاتحہ و اعواس و نذر و نیاز اموات شکر کی خوبی میں شک و شبہ نہیں ہے (از صراط مستقیم ص ۵۵)

(۴) خود مخالفین کے مسلم فتاویٰ دیوبند میں ہے۔

"کوئی شخص کسی کے مزار پر باقین تادمہ و بلا اہتمام فاس کے اگر ہمیشہ سالانہ بھی بلایا کرتے تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ مستحب ہے (از فتاویٰ دیوبند ص ۱۶۷)

اھل عرس کے جائز بلکہ مستحب و مستحسن ہونے پر کافی دلائل موجود ہیں۔ جن سے اہل سنت کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ اور مخالفین کے پیشواؤں نے بھی

اسکے جواز و استحباب کا اعتراف کر لیا تو دہا بیہ کا اسکو ناجائز و بدعت کہنا غلط و باطل قرار پایا۔

مسئلہ گیارہویں شریف

یہ کوئی نئی چیز نہیں جس پر دلائل پیش کئے جائیں جو دلائل عرس کے ہیں وہی دلائل گیارہویں کے ہیں کہ نامہ کے بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی۔ بلکہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کا نام گیارہویں شریف عرف عمام میں مشہور ہو گیا ہے۔ اس کی اصل اس طرح ہے کہ حضرت محقق شیخ عبدالحق دہلوی نے ثابت من السنۃ میں تحریر فرمایا۔

قلت فیہذا الروایۃ یکون عرس تاسع و بیع الآخر و ہذا احوال الذی آدم کنا علیہ سیدنا الشیخ ولادہ امر العارف الکامل الشیخ عبد الوہاب القادری المکی فان قدس سواک کان یحافظ فی یوم عرسہ ہذا التابخ امّا اعتمادا علی ہذا الروایۃ او علی ما فی من شیخہ علی المتفق ومن غیریہ من المتأئم و قد اشتهر فی دیار ہنا ہذا الیوم المعادی عشر و هو التعداد

میں کہتا ہوں کہ یوم و قات و بیع الاخر کی روایت سے عرس و بیع الاخر کو ہونا چاہیے۔ یہ وہ ہے جس پر ہم نے امام غزالی شیخ عبدالوہاب قادری مکی کو پایا کہ وہ یوم عرس اسی تاریخ کو قرار دیتے اس روایت کے اعتماد پر۔ یا اپنے شیخ علی متقی وغیرہ کا عمل دیکھ کر اور ہمارے ہندوستان میں یوم عرس «ربیع الاخر» کو مشہور ہو گیا ہے اور اہل ہند کے مشائخ میں یہی تاریخ «متعارف» ہے۔

عند مشائخنا من اهل الهند من الاولادۃ (از ماہیت من السنۃ ص ۱۷۱)

اس سے ظاہر ہو گیا کہ حضور غوث اعظم کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے حضرات اولیاء ہند کے نزدیک ان کی تاریخ وصال «ربیع الاخر» ہے تو وہی بنا پر اس کو گیارہویں کہنے لگے پھر اس کو چھٹیں تاریخ پر چاہتے ہیں کر لیتے ہیں تو اس میں تعین تاریخ بھی ضروری نہیں تو پھر اس میں مخالفین کو بھی انکار نہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ ماضی کے مسلم پیشوا مولوی رشید احمد کے فتاویٰ رشیدیہ میں ہے۔

«ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں و توشہ کرنا درست ہے از نیت اوے رشیدیہ ص ۱۷۱»

تو جب گیارہویں شریف کو امام ابوہا بیہ درست لکھ رہے ہیں تو پھر اس پر کسی دہائی کو اعتراض کا کوئی حق باقی نہیں رہا۔

لہذا اسلک اہلسنت کی تائید کتابوں سے کیا خود مخالفین کے پیشواؤں سے ثابت ہو گئی۔ فی الحمد للہ مدارج العلمین و صلی اللہ علیہ خیر خلقہ محمد والدہ و صحبہ

خاتمہ الكتاب

ان مسائل مختلفہ نہا پر ہم نے اسلام کے ہر سہ دلائل قرآن و حدیث اور اجماع و اقوال سلف و خلف سے کافی دلائل پیش کر دیے جو ایک منصف مزاج و طالب تحقیق کے لئے بہت کافی ہیں۔ اگرچہ شرعاً مدعی جواز و اباحت کے لئے دلائل پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی کہ دلائل کا پیش کرنا جو عدم جواز یا مکروہ و حرام کا مدعی ہو اس پر ہوتا ہو۔ فقہ کی مشہور کتاب دالمحار

شامی میں ہے:

لیس الاحتیاط فی الافتقار علی اللہ تعالیٰ وہ حرمت یا کراہت جن کے لیے دلیل ضروری بانبات المحرمۃ والکراهۃ الذین لا ہے ان کے ثابت کرنے میں اللہ تعالیٰ پر بدلیہما من دلیل بل فی القول بالاحتیاط اگر کوئی میں احتیاط نہیں ہے بلکہ وہ اباحت الیقینی اصل (از شامی مصری ص ۳۲) جو مل ہے اسکے قول میں احتیاط ہے۔

اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ دلیل کا مطالبہ اس پر ہے جو کسی چیز کو مکروہ یا حرام کہے اور جو جائز یا مباح کہتا ہے اس پر دلیل کا مطالبہ نہیں کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے تو ان مسائل مختلف فیہما کو وہابیہ ناجائز و حرام کہتے ہیں جیسا کہ ان کے فتاویٰ کی عبارات سے ثابت ہو گیا۔ تو دلائل اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرنا وہابیہ پر لازم ہے لیکن وہ اپنا بار اس طرح اٹا دیتے ہیں کہ ہمارے عوام اہل سنت سے مطالبہ کرتے ہیں اور یہ اپنی ادا و اتقوا سے دلیل کا پیش کرنا اپنے ذمہ لے لیتے ہیں۔ باوجودیکہ ہمارے لیے یہی زبردست دلیل ہے کہ جب وہابیہ اپنے دعوے حرمت و عدم جواز پر کوئی دلیل پیش نہ کر سکے تو ان کا دلیل پیش نہ کرنا اسکے جواز و مباح ہونے کی دلیل ہے۔ کہ

جو کسی کی کراہت یا حرمت دلیل سے ثابت نہ ہو سکی تو وہ اپنی اس اباحت و جواز پر ہلکا توہم نے اپنے عوام کے مطالبہ اور تسکین خاطر کے لیے ہر مسئلہ پر کافی دلائل پیش کر دیئے بلکہ اس سے نامد اور بھی پیش کئے جاسکتے ہیں لیکن اصل اشیاء میں مباح ہونا ہمارا ہی اصل زبردست دلیل ہے چنانچہ اس دعوے کو دلائل سے ثابت کر دیا جائے تو میں اپنے طریقہ پر پہلے آیات سے پھر احادیث سے پھر اقوال سلف و خلف سے ثبوت پیش کرتا ہوں

عَنْ أَشْيَاءٍ مِنْ سَبَلٍ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ وَإِنْ تَسْؤُكُمْ عَنْهَا جِئْتُ بِإِذْنِ الْقُرْآنِ فَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ عَفُوفٌ رَحِيمٌ (سورہ المائدہ ص ۴۴)

آیت (۲) کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (سورہ اعراف ص ۳۱)

تفسیر سخاوت میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں۔

فی الایۃ دلیل علی ان جمیع المطہرات والمشروبات حلال الا ما خصه الشرع بدلیل فی التحذیم لان الاصل فی جمیع الاشیاء الاباحۃ الا ما حظرتہ الشارح و ثبت تخویمہ بدلیل مفصل۔

از تفسیر فائز مصری ص ۱۲۶

آیت (۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَكُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنَّ كُنتُمْ رَايَا تَعْبُدُونَهُ (سورہ بقرہ ص ۱۳۱)

تفسیر احمد بن حنبل میں تحت آیت کریمہ فرماتے ہیں۔

یہ سب ہمیشہ حلال علی ان

پر کھل و بجائیں تو تمہیں بڑھائے اور اگر قرآن اتنے وقت پڑھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائے گی اللہ نے ان سے معافی فرمائی ہے اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

کھاؤ اور پیو اور حد سے آگے نہ بڑھو بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا

ان میں سے اس پر دلیل ہے کہ تمام کھانے اور پینے کی چیزیں حلال ہیں مگر وہ چیز جس کو شریعت نے حرمت کی دلیل کے ساتھ خاص کیا ہو اسلئے کہ تمام چیزوں میں اصل مباح ہونا ہے مگر وہ کثرت و غلو نے جسکی مخالفت کی ہو اور اسکی حرمت عداوہ سے ثابت ہو چکی ہو۔

لے ایمان والو کھاؤ وہ پاکیزہ چیزیں جو تم کو دی ہیں اور اللہ کا شکر کرو۔ اگر تم اسکی عبادت کرتے ہو۔

ان میں سے اس بات پر تمسک کیا

الاحل فی الاشياء الاباحۃ ما للیقیم گیا کہ اشیا میں اہل مباح ہونا ہر جب دلیل المحرمۃ (از تفسیر احمدی ص ۳۳۳) تک دلیل حرمت قائم نہ ہو۔

ان آیات اور ان کی تفاسیر سے ثابت ہو گیا کہ اہل اشیا میں اباحت ہے ہاں جب اس پر کراہت یا حرمت کی خاص مفصل دلیل قائم ہو جائے تو وہ مکروہ یا حرام ہو سکتی ہے تو یہ دعویٰ جس طرح آیات سے ثابت ہے اسی طرح اہادیت سے بھی ثابت ہے چنانچہ ترمذی شریفین میں ہے :

حدیث عن سلمان قال ابی رسول اللہ علیہ وسلم المحلل ما احل اللہ فی کتابہ و الحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فهو مما عطف عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وہ ہے جو حکم اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو حکم اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس پر سکوت کیا تو وہ ان سے ہے جن کی معافی دیدی گئی۔ (از ترمذی علی ص ۲۱۶ ج ۱)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس حدیث کی شرح اشعۃ الملعات میں لکھتے ہیں :
یہ دلیل است بر آنکہ اہل وراثت یا اباحت یہ حدیث اسکی دلیل ہے کہ اہل اشیا میں است۔ (از اشعۃ الملعات کشوری ص ۵۵) مباح ہوتا ہے۔

حدیث عن ابن عباس قال کلن اهل الجاہلیۃ یا کلون اشیاء و ما یرون اشیا نقدر ان نعثر اللہ شہید و انزل کتابہ و اهل حلالہ و حرم حرامہ فما احل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی انھوں نے کہا اہل جاہلیت بہت سی چیزیں کھاتے اور بہت سی چیزیں پکے سمجھ کر چھوڑ دیتے پھر جب اللہ نے پیغمبر کو مبعوث کیا

فہو حلال و ما حرم فہو حرام و ما سکت عنہ فهو عفو اور اپنے کتاب میں فرمائی اور حلال کو حلال کیا اور حرام کو حرام کیا تو جو حکم حلال کیا تو وہ حلال ہے اور جو حکم حرام کیا تو وہ حرام ہے اور جس پر سکوت کیا تو وہ معاف ہے۔ (رواہ ابو داؤد از مشکوٰۃ ص ۳۶۳)

شیخ محقق اس حدیث کی شرح اشعۃ الملعات میں فرماتے ہیں :
ازیں با معلوم می شود کہ اہل وراثت یا اباحت اس جگہ سے معلوم ہوا کہ اہل اشیا میں است۔ (از اشعۃ الملعات ص ۲۱۶ ج ۱) مباح ہوتا ہے۔
بالجملہ ان آیات و اہادیت سے یہ ثابت ہو گیا کہ اشیا میں اہل مباح اور جائز ہوتا ہے۔ اب اقوال فقہاء و سلف ملاحظہ کیجئے۔

(۱) فقہ کی مشہور کتاب دس مبحثاں میں ہے :
ان الفقہاء کثیر الیہ چون (ای سی یقولون) بیشک فقہاء بکثرت کہتے ہیں کہ اہل مباح کیثرا) بان الاصل الاباحۃ۔ ہونا ہے۔ (از رد المحتار ص ۱۶ ج ۱)
(۲) حموی شرح الاشباہ والنظائر میں ہے۔

ان المختار ان الاصل الاباحۃ عند جھوس اصحابنا۔ (از حموی ص ۱۶ ج ۱) کہ اہل مباح ہونا ہے۔
(۳) رد المحتار میں تحریر سے ناقل ہیں۔

بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند جھوس من الحنفیۃ و الشافعیۃ۔ تمام حنفیوں اور شافعیوں کے نزدیک مختار مذہب یہ ہے کہ اہل مباح ہونا ہے۔ (از رد المحتار ص ۱۶ ج ۱)

۱۴۱ ولایلو من ترک المستحب ثبوت اور محبت کی ترک سے کراہت کا ثابت
الکراهة اذ لا بد لها من دلیل خاص۔ ہونا لازم نہیں آتا اسلئے کہ کراہت کیلئے دلیل
(ازروالتمار ص ۱۶۱) خاص ضروری ہے۔

(۱۵) سیدی عبدالواہب شرفانی نیز ان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں۔

جميع ما سكت الشرع عنه ولم يتعرض تمام وہ چیزیں جن سے شریعت نے سکوت کیا ہو
فيه لامورد الا انه فهد عافية وتوسعة اور نکلے کرنے اور نہ کرنے کے دیئے نہیں ہوئی
على الامعة فليس الاحاطان بحججه وتوده است کیلئے معاف ہو اور گرفتار نہ ہو کسی
(ازمیزان معری ص ۱۶۱) کو یہ حق نہیں ہے کہ ان کو اس سے روکے۔

الحاصل ان آیات و احادیث و اقوال فقہاء کرام سے یہ ثابت ہو گیا کہ اصل اشاریہ
اباست ہے جب تک اس پر کوئی خاص دلیل حرمت قائم نہ ہو۔ تو ان مسائل مختلفہ پر
وہابیہ صرف مشورہ شریعیاتے ہیں کہ یہ حرام و ناجائز نہیں اور ابھی تک کوئی خاص منفصل
دلیل حرمت پیش نہ کر سکے ہیں تو بلا کسی دلیل حرمت کے یہ امور ناجائز کیونکر ہو گئے
تو اگر ان مسائل کے دلائل سے قطع نظر بھی کرنی چاہئے تو ان کے جواز کے لئے یہی دلیل
بہت کافی ہے کہ یہ مباح اصل ہیں ان پر کوئی دلیل خاص حرمت کی قائم نہیں ہو سکی
پھر جب وہابیہ آخر میں مجبور ہو جاتے ہیں تو حرام کے مغالطہ کے لئے یہ کہہ دیا کرتے ہیں
کہ اگر یہ امور جائز ہوتے تو ان کو شارع علیہ اسلام کرتے قرون ثلاثہ کرتے تو انھوں نے
عدم فعل کو دلیل عدم جواز کی قرار دیا حالانکہ یہ غلط و باطل ہے کہ فعل تو جواز کی دلیل ہوتا
ہے اور عدم فعل کسی چیز کے منوع ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ علامہ
اسطغانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں۔

الافعل يدل على الجواز و عدم الفعل کرنا تو جائز ہونے پر دلالت کرتا ہے اور نہ
کا يدل على المنع کرنا ممانعت پر دلالت نہیں کرتا۔

(از مواہب لدنیہ معری ص ۱۶۱)

اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ فعل تو دلیل جواز ہے اور عدم فعل دلیل ممانعت نہیں۔
کہ اس استدلال کو زمانہ صحابہ کرام میں غلط فہم راشدین نے مسترد کر دیا ہے کہ عدم فعل
دلیل ممانعت نہیں۔ چنانچہ بخاری شریف میں حدیث مروی ہے

حدیث۔ عن زید بن ثابت قال حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی
اھل الی ابو بکر مقل اھل الیماۃ فاذا اھل بنے کہا کہ زمانہ جنگ یرامہ میں حضرت
عمر بن الخطاب عنده قال ابو بکر ان ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو طلب کیا تو ان کے
سحر اقاتی فقال ان الفقل قد استحجر پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے
یوم الیماۃ بقراء القرآن وانی اخشی حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ حضرت عمر میرے پاس
ان استحو الفقل بالقراء بالمواطن فید آئے اھل کہنے لگے کہ یرامہ کی جنگ زبردست
کیثرون القرآن وانی اری ان تاسر ہوئی اور اہل قرآن کے کافی قاری مشہد
بجمع القرآن قلت لعمر کیف تفعل شیئا ہو گئے مجھے خوف ہے کہ اگر اور چند جگہ اسی
لما یفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ ہو گئی تو ہم سے بہت کچھ قرآن فسخ
قل عمرو هذا وادعنا خیل فلو یزل عمر ہو جائیگا تو میں یہ رائے پیش کرتا ہوں کہ
یراجع حتى شرح اللہ صدی آپ قرآن کے جمع ہونیکہ حکم دیں تو میں نے
لذلك ورايت في ذلك الذي راى عمر سے کہا کہ تم وہ کام کیسے کر سکو گے جسکو
عمر قال زید قال ابو بکر انك رجول شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تو

ماثل لا نحمدك وقل كنت تكتب الحق
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فتتم
 القرآن فاجمعه فوالله لو كلفوني نقل
 جبل من الجبال ما كان أثقل علي مما
 امرني به من جمع القرآن قال قلت
 كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قال هو والله خير
 قال يزل أبو بكر واجعتي حتى شرح الله
 صدره لي والذي شرحت له صدق أبو بكر
 وهو فتتبع القرآن اجمعه من
 كتب الخلفاء وصدور الرجال

(از مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۱)

فرمایا کہ یہ خدا کی قسم امیر خیر ہے پھر وہ مجھ کو بار بار
 حکم دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے میرے
 سینے کو اس کے لئے کھول دیا جس کے لئے سینہ ابوبکر
 کو کھولا تھا تو میں نے قرآن جمع کرنا شروع کر دیا
 کعبور کی لکڑیوں اور سفید پتھروں اور لوگوں
 کے سینوں سے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہو گیا کہ حضرات فلفار راشدین میں سے حضرت عثمان

نے عدم فعل شروع علیہ اسلام کو دلیل نہیں بنایا اور اس طریقہ استدلال کا رد وادہ یہ فرما کر سنبھل
 کر دیا ہو واللہ خیر اور یہ طریقہ تعلیم فرمایا کہ وہ فعل اگر امیر خیر سے ہو تو اس کو کیا جائے
 تو اب ہمارے مسائل مختلفہ کو دیکھ لیجئے کہ یہ سب امور خیر سے ہیں۔ تو ان کے جواز کے لئے
 ان کا خیر ہونا خود زیر دست دلیل ہے۔ باجہد عدم فعل کو دلیل منع قرار دینا وہابیہ کی سخت
 غلطی ثابت ہوئی اور امور خیر محض اس بنا پر ممنوع یا ناجائز نہیں ہو سکتے۔ لہذا اگر یہ
 اصول ملحوظ رکھے جائیں تو مسائل مختلفہ کا فیصلہ ہو جائے گا۔ و آخر دعوانا ان الحمد
 للہ رب العالمین اللہ تعالیٰ اس کتاب کو سبب ہدایت کر دے اور اختلافات
 کے فیصلہ کا ذریعہ بنائے

مصنف کتاب ہذا کی مختصر سوانح

سنبھل میں مشہور و معروف ولی کامل جناب حافظ الحاج محمد اکمل شاہ صاحب
 قدس سرہ فلذانی بزرگ اور شہر و دیہات کا مرجع تھے آپ نے در شاہدیاں کیں لیکن کوئی اولاد
 نرینہ پیدا نہ ہوئی تب حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے یہ نذرانی کر لے رب العالمین اگر تو مجھ
 کو کوئی فرزند عطا فرمائے تو میں اسکو خدمت دین کیلئے مستعین کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ
 کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور ۱۵ محرم الحرام ۱۲۳۲ھ کو اس سرزمین سنبھل پر جسے
 حضرت فازی الہند سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ اور فاتح ہند خواجہ خواجگان ولی شاہ
 حضرت معین الدین چشتی امیری رضی اللہ عنہ نے قدم نبینت از دم سے سرفراز فرمایا تھا،
 ایک لونہال عطا فرمایا۔ اس لونہال کا نام محمد اجمل رکھا گیا۔ یہ کن جانتا تھا کہ آپ کسی

زمانہ میں رشد و ہدایت کے چمکتے آفتاب ہوں گے۔ آپ حضرت قبلہ شاہ صاحب والد
مؤید گور خاص دعائیں فرمایا کرتے تھے جسکی وجہ سے آپ کے اندر بچپن ہی سے
وہ نفاذی جنس عمل کے آثار نمایاں تھے۔ سات برس کی عمر ہی سے منانے کے لیے پابند ہوئے
کہ کسی کوئی نماز قضا نہ کی۔

آپ کی ابتدائی تعلیم خود حضرت قبلہ شاہ صاحب اور ان کے بڑے بھائی جناب
مولانا مولوی محمد افضل شاہ صاحب مرحوم نے دی۔ عربی کی ابتدائی تعلیم آپ نے
لکھنؤ آیا زاد بھائی مشہور مدرس جامع معقول و منقول حضرت مولینا مولوی محمد عمر الدین
صاحب مدظلہ العالی سے حاصل فرمائی۔ بیشتر عجمی کتاب پڑھنے کو حضرت قبلہ شاہ صاحب
آپ کو اپنے ہمراہ لیکر مراد آباد استاد اعلیٰ و صدر الافاضل امام المذاہرین حضرت مولینا
مولوی الحاج اکمل السید محمد عظیم الدین صاحب قدس سرہ کی خدمت اقدس میں
حاضر ہوئے۔ حضرت صدر الافاضل قدس سرہ نے آپ پر خاص شفقت یہ فرمائی کہ دولتکدہ
پر بھی مخصوص تدریس دیا کرتے تھے۔ یہ شرف حضرت کی بارگاہ عالی میں چند مخصوص طلبہ ہی
کو حاصل رہا ہے۔ آپ نے پندرہ سال ۱۲۳۳ھ میں جامعہ نعیمیہ مراد آباد سے علوم دینیہ
و معارف و معتربات کی سند امتیازی طور سے حاصل فرمائی۔ بعد فراغت دینی کتب کے
۱۵ سال کامل حضرت مدظلہ الافاضل قدس سرہ نے اپنی خدمت میں اور باقاعدہ و غفلت
سنا طورہ فتویٰ نویسی کی تعلیم دی۔ یہاں تک کہ حضرت نے اپنے اخیر زمانہ حیات میں دعا
اہم مقبول اور زبردست مناظروں میں اپنی جگہ آپ کو متعین کر کے بھیجا۔ کامیابی
بہ انعام و اکرام اور دعاؤں سے سرفراز فرمایا اور حضرت صدر الافاضل قدس سرہ نے
اپنے ہمراہ بریلی شریف لایا اگر اگلے حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولینا

مولوی اکمل شاہ محمد احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کر لیا اور
حضرت حقیقت آگاہ عارف باللہ سند الحقیقین مولینا مولوی اکمل شاہ حامد رضا خان
صاحب رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ المشرق امام العرفان مرجع العلماء
قطب عالم مولینا مولوی اکمل شاہ السید علی حسین صاحب اشرفی پچو چھوی رحمۃ
اللہ علیہ نے اپنے سلسلہ کی اجازت خلافت عطا فرمائی۔

حضرت صدر الافاضل قدس سرہ کی ایما سے آپ نے اپنے وطن مالوہ میں
۱۲۴۳ھ میں ایک مدرسہ جنرل کی شہور اور تاریخی مسجد جہان فانی میں قائم کیا۔
جس کا نام مدرسہ اسلامیہ حنفیہ رکھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ یہاں پر
ہر چار طرف ظلمت کی گھنٹی گھنٹا میں چھائی ہوئی تھیں مذہب اہل سنت کا کوئی
مدرسہ نہ تھا۔ آپ نے محلہ محلہ تقریریں کیں۔ بد مذہب ہر جانب سے خونی بیخبروں کی طرح
آپ کی طرف لپکے مگر اس سستی نے اللہ رب العزت کے نام پر اور دین حق کی خاطر قربانیاں
دیں اور ان سے مقابلہ کر کے اپنا می اثر قائم کیا۔ ۱۲۴۹ھ میں حضرت صدر الافاضل
قدس سرہ نے اس مدرسہ کا نام مدرسہ اہل سنت اجماع العلوم تجویز فرمایا۔ آپ کئی سال
تک لوجہ اللہ بلا کسی تخرک درس دیتے رہے آپ کو ہمیشہ قیام دوس نفی کا شوق رہا ہر
اور مستقل طور پر تقریباً تیس سال مدرسہ مذکور میں ہر قسم کے علوم مروجہ کا درس دیا بغیر دیکھا
کتب کا مطالعہ کی جسکی بنا پر آج بغفلہ تعلیٰ جامع العلوم ہیں۔ علمائے اہل سنت
اپنی مشکلات میں آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آپ کا علمی احترام نہ فقط موفقیں
بلکہ مخالفین کو بھی کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ قادیانی دیوبند مسکا شاہ ہے۔ آپ کا شغل درس
کے ساتھ افتاء رکھی رہا ہے۔ اوقات تک فتاویٰ کی سات جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔

منظرہ میں آپ کی موجودگی استدھوری سمجھی جاتی ہے شہر کے شہر آپ کی ایک
مقامی تقریر سے بدل جلتے ہیں۔ مخالفین کی برسوں کی محنت فلک میں مل جاتی ہے
مخالفین آپ کے نام سے گھر جاتے ہیں۔ غرض کہ حضرت تمام فرق باطلہ کے رد و ابطال کے کٹر
محرر و تقریر امتیازی شان رکھتے ہیں۔ اگرچہ کہ ہندوستانی ہے مجبوریاں معذوریاں ہیں
لیکن اکثر اوقات خدمت دین یا مطالعہ کتب ہی میں گزرتے ہیں۔

آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن میں رد سیف یمانی، عطر الکلام
قول فیض، اجل المقال، فلو کا بواز در حق عازمان سفر حجاز، ریاض الشہداء
و شہداء ناقب چھپ چکی ہیں اور ہر فاس و عام ان سے فائدہ اٹھا ہے۔ اس
نامہ معذوری میں یہ کتاب جو پیش نظر ہے تحریر فرما کر اہلسنت پر احسان عظیم فرمایا
ہے اللہ تعالیٰ اس میں ہمیشہ ہمارا کمال و شرف کا نام لے اور تارین
کو مذہب اہلسنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

اصدق امین بجاہ مستید المصیلین

ہندو کا عاصمی۔ (منشی) صغیر احمد اشرفی نقادری سلسلی

۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۰ھ

نوٹ: کوئی صاحب بھی اپنی مصنف کی تحریری اجازت و معاہدہ کے بغیر اس
کتاب کو طبع کرانے کی کوشش نہ کریں ورنہ قانونی کارروائی کے سزاوار ہوں گے
ناشر

مصنف کتاب ہذا کی بعض مطبوعہ تصانیف

(۱) سیل ارشاد ملقب رد سیف یمانی: مولوی اشرف علی خان لوی مولوی عبدالمشکور
مکھنوی نے مدقول اہلسنت کی غرضیں کھا کھا کر اپنی مجموعی طاقتوں کے ساتھ کتاب سیف
یمانی تیار کی تھی اور اس کے مسائل مختلف فقہ پر نہایت دہلی و ذریعہ عبارات پیش
کر کے اپنے عقائد و مسائل کی تائید کی تھی۔ ہر وہابی کو یہ دعویٰ تھا کہ تاقیامت اہلسنت
سے اسکا جواب نہ ہو سکے گا اس رد سیف یمانی کی دھجیاں اڑا دیں انکی کوششوں
پر وہابی پھیر دیا اور تمام جہالات و فضالت و باہمیہ کا پردہ فاش کر دیا۔ ان کے باوجود ناز و ستا
سوالات کے جوابات دیئے جسکے پاس یہ کتاب ہو رہ وہابی مناظر کا دم بند کر سکتا ہے۔

(۲) عطر الکلام فی استحسان المولد والقیام بفتیان دلو بند نے میلاد شریف و قیام
کے بدعت و حرام ہونے پر اپنی چوٹی کے زور لگا کر ایک رسالہ جمع کیا تھا۔ اس کتاب میں
انکی ہر دلیل کا قاصر ہر جملہ کا مسکت جواب دیدیا گیا ہے جسکو دیکھ کر مخالفوں کے حوصلے
پست ہو گئے۔ ہمیں ٹوٹ گئیں اور پھر آئیں میلاد قیام کو آیات و احادیث اور اجماع
و قیاس چاروں دلائل سے ثابت کر دیا اور منکر الستر کی محبت قائم کر دی یہ رسالہ جسکے پاس
ہو دہی سے دب نہیں سکتا۔

(۳) اجل المقال لعارف رویت ہلال: ہمیں رویت ہلال چھ طرق موجب کی تفامیل
اور ہمیں وہ طریق جسے رویت ہلال ثابت نہیں ہوتی انکے دلائل بیانات حضوراً آلات بدت

ٹیکلیم ٹینیفون ملاوڈ اسپیکر ریڈیو۔ دائرہ میں۔ ٹیلی ویژن کی خبر کے احکام شہادت کے شواہد
و مسائل و ضروری ایجابات پر مشتمل ہے۔

(۴۷) قول فیصل۔ مخالفین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اولین کریمین کے مسلمان و
موجود نہ ہوئے پس مسلم شریف کی احادیث اور قول ام اعظم سے استدلال کئے تھے اس رسالہ میں ان
احادیث اور قول امام کے متعدد جوابات دیکر ان کا مسلم و متحد ہونا دلائل کیثرو سے ثابت
کر دیا گیا ہے اس رسالہ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

(۵) قول کا جواز و حق عازمان سفر حجاز۔ اس رج فرم کے ان کرے کیلئے قول کا جواز
بہایت زبردست دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ اس وقت نہایت ضروری ہے۔

(۶) ریاض الشہدار۔ ذکر شہادت میں سوانح کر بلا نہایت معتبر و مشہور کتاب تھی یہ صرف
نشر میں تھی نظم کے اہل سنت پر متعلق تھے تو اسی سوانح کر بلا میں موقع بموقع اس کتاب کی
فہمیں۔ مسدسات۔ مرثیے۔ شغرات طبع ہو گئے اب ان کا مجموعہ یادہ مجامع ہو گیا۔

(۷) رد شہاب ثاقب۔ شہاب ثاقب یہ وہ کتاب تھی جس پر ۵۰ سال کا دایہ کوہ ناز تھا کہ اسکا
کوئی جواب نہیں دیا گیا حضرت مصنف نے انکے ۵۰ سالہ ناز کو اسکا رد لکھ کر خاک میں ملا دیا اور ان
کے حوصلے پرست کر دیئے۔ دایہ سے منظر کو نیا دل کیلئے اسکا پاس ہونا ضروری ہے عمدہ نگاشت
و کتابت کاغذ گھیز رنگین ڈائل سائز ۳۰×۲۰۔ صفحات ۵۲۸۔

ملنے کے ۱۔ اجملی کتب خانہ۔ محلہ دیپا سراے۔ سنجعل ضلع مراد آباد۔ یو۔ پی
پستہ ۲۔ مرکزی سدر اہل سنت اجملی العلوم مسجد جہان خاں سنجعل ضلع مراد آباد۔ یو۔ پی

مرکزی مدرستہ اہل علم و سنی

۱۳۳۳ھ میں قائم ہوا جس سے اب تک کثیر علماء، حفاظ، مبلغ، مفتی، مناظر، خطیب، قراء اور امام پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اس ادارہ کی دینی و علمی خدمات قابلِ فراموشی نہیں، بالخصوص اس دور میں ایسے مدارس دینیہ کے حفظ و بقا کی بڑی ضرورت ہے جن کا انحصار محض اہل خیر حضرات کی امداد و اعانت پر ہے۔

لہذا اہل خیر حضرات سے گزارش ہے کہ زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، چرم قربانی نیز ہر قسم کی اعانت سے اس دارالعلوم کو تقویت پہنچا کر ثواب عظیم کے مستحق ہوں اور اپنے حلقہ اثر میں بھی اہل خیر حضرات کو امداد کی ترغیب دے کر اجرِ جہنم کے حقدار ہوں۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء

دعا

محمد اخصاص اہل الدین اجمالی

مظہر اعلیٰ و مولیٰ مرکزی مدرستہ اہل علم و سنی ضلع ملتان
یو۔ پی۔ (اسلام آباد)